ماہ تابانِ زہرہ جمال حسن آسمان ولایت کے بدرِ منیر

وَالشَّمْسِ وَضُحٰہَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰہَا

الحمد للہ کہ دریں ایام سعادت فرجام کتاب مستطاب الموسوم بہ

تحقیق الاولیاء

فی شان

سلطان الاصفیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جلد اوّل

مشتمل بر

علوم و مکاشفات اولیاء اللہ و علمائے باللہ رضی اللہ عنہم در مناقب خاتم الاولیاء حضرت غوث اعظم پاک میراں محی الدین باز اشہب محبوب سبحانی قطب ربانی سلطان شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

مؤلفہ و مترجمہ

مسکین عطا محمد خادم خادمانِ نائب خاتم الاولیاء غوث اعظم ثانی علیحضرت پیر غلام محمد صاحب عفا قبلہ امام نبوی رضی اللہ عنہ

15/-

باہتمام خلیفہ اجل میاں محمد یار وٹو قادری مطبوع شد

پتہ: میاں محمد یار وٹو قادری ڈھڈی وال کلاں لائل پور شہر

ہدیہ: پندرہ روپے مجلد

در اشرف پریس لاہور مطبوع شد

دوم

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِ
وَمُنْتَهٰى عِلْمِهٖ وَجَمِيْعَ مَا شَاءَ وَخَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنِ الرَّح
الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ٥ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَالصَّ
وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ سَيِّدِنَا وَ
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَاَصْحَابِهِ الْمُكَرَّمِيْنَ
الْمُعَظَّمِيْنَ وَابْنِهِ الْكَرِيْمِ الْاَمِيْنِ الْمَكِيْنِ مُحْيِ الْاِسْلَامِ وَالدِّيْنِ وَاهِبِ الْمُرَادِ فَرْ
الْاَفْرَادِ غَوْثِ الثَّقَلَيْنِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا الْاِمَامِ اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْحَسَنِيِّ الْحُسَيْنِيِّ
الْجِيْلَانِيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى سَائِرِ اَوْلِيَاءِ اُمَّتِهِ الْكَامِلِيْنَ الْعَارِفِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ دُ

امّا بعد یہ بندۂ مسکین عطا محمدؐ عفی اللہ عنہ الصمد خاکپائے درویشاں وریزہ خوارِ ایشاں برادرانِ اسلام و یارانِ طریقت کی خدمت میں عرض رساں ہے کہ ابتدا میں جب یہ احقر النّاس نائب خاتم الاولیاء غوثِ اعظم ثانی سیّدی و مرشدی اعلیٰ حضرت مولانا پیر غلام محمد صاحب قبلہ امام جلوی رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہُوا تو ایک دن آپ نے خاتم الاولیاء حضرت غوثِ اعظم پاک محبوب سُبحانی حضرت شیخ سیّد عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر فرمایا کہ ایک روز حضورِ نبی کریم نُورِ قدیم جناب محمدؐ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم مجلس فرما تھے کہ اتنے میں دونوں شہزادے حضرات امامین حسنین شریفین علیہما السلام کھیلتے کھیلتے تشریف لے آئے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دونوں شہزادوں کو گود میں لے لیا اور فرمایا "ہماری آل پاک میں سے بارہ امام ہونگے اور باقی سب کے سب ہمارے شہزادے حسینؓ کی آل ہی سے ہوں گے۔ لیکن ہمارے شہزادے حسنؓ کی آل میں سے ایک ایسے فردِ مکمل پیدا ہوں گے جن میں اِن دوازدہ ائمہ کے کمالات جمع ہونگے۔ اُن کی کُنیت ابی محمد لقب محی الدّین اور اسم عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوگا اور جب اُن کا ظہور ہوگا وُہ منبر پر اعلانیہ فرمائیں گے قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ" صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپؐ کا یہ ارشاد مُبارک سُن کر متعجّب ہُوئے کہ آخر حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ بھی تو ولی ہیں۔ کیا اُن کا قدم مُبارک اِن کی گردن پر بھی ہوگا۔ حضرت علی مُرتضیٰ رضی اللہ عنہ اُس مجلس شریف میں حاضر نہ تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت علی مُرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جاکر یہ سارا ذکرِ خیر سُنایا۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ "کیا اُن کا قدم مُبارک میری گردن پر بھی ہوگا؟" حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا "یا علی! بیٹا اگر لائق ہو اور باپ اُس کو کندھوں پر اُٹھالے تو اِس میں کیا حرج ہے۔ وہ میری آل اور آپ ہی کی اولاد ہیں۔ سب سے پہلے آپ ہی یہ شرف حاصل کریں۔" حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو دروازہ کا کُنڈا لگا دیتے چنانچہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی خدمتِ اقدس سے واپسی پر جب دروازہ کا کُنڈا اُتارنا چاہا تو دستِ مبارک کُنڈا تک نہ پہنچا۔ حیران ہو کر کھڑے ہوگئے۔ اتنے میں ایک چھوٹا سا لڑکا نہایت حسین وجمیل حاضر ہُوا اور عرض کی "یا حضرت مجھے کندھوں پر اُٹھا لیجئے میں آپ کو کُنڈا اُتار دیتا ہُوں۔" آپ نے اُس لڑکے کو کندھوں پر اُٹھایا اور کُنڈا اُتروالیا آپ اِسی حیرانگی کی حالت میں واپس حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہُوئے اور کُنڈا والا عجیب و غریب معاملہ عرض کیا۔ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے تبسّم فرما کر ارشاد فرمایا "یا علی! وہ حسین وجمیل لڑکا محی الدّین عبدالقادر کی رُوح ہے۔ اور بہت ہی اچھا ہُوا کہ سب سے پہلے یہ شرف آپ نے حاصل کیا۔"

میرے قبلہ نے چند ایک احادیث شریف اور بیان فرمائیں اور ارشاد فرمایا کہ جملہ اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم کا
ہی عقیدہ ہے کہ ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کے بعد مقرب ترین اور افضل ترین ہستی حضرت غوث
پاک رضی اللہ عنہ ہیں۔ چنانچہ استشہاداً آپ نے حضرت شیخ عبدالحق محدّث دہلوی قدس سرہٗ کی کتاب اخبار الاخیار
اسرار الابرار کے دیباچہ صفحہ ۵ کا ایک اقتباس پیش کیا۔ وہو ھٰذا بعد ازاں چنداں شعب و شجرات و فروع و ثمرات
خاتم ولایت کہ شجرۂ علم و ہدایت بوی منتہی میشود بر آمدند کہ بر مثال شجرۂ طوبیٰ ہر طرف ظلال کمال انداختند و عالم را
جمالِ ولایت منور ساختند خصوصاً اولاد امجاد و احفاد عالی نژاد آنحضرت کہ بحکم وراثت حقیقی و مناسبت ذاتی از ہمہ نصیب
وافر و فیضے کامل تر بردا شتند و بحکم عصمت ذاتی لوامی ولایت معنوی برافراشتہ ریاست صُورت را بدیگراں گذاشت
وہرگز نورِ ولایت از خاندانِ نبوّت انقطاع نہ پذیرد و فلکِ ولایت جز بایں اقطاب قرار نگیرد و از میانِ ایشاں
خواست قطب اقطاب عالم و غوث بنی آدم و مرجع ثقلین و مشہور مغربین ساخت تا محی الدینؓ و مجدد شرع متین گ
اگرچہ جمالِ محمدؐ در تمام آلِ محمدؐ تاباں است لیکن دریں جا جمالے دیگر ست و کمالے دیگر ست جمال جمالِ محمدؐ ست و کم
کمالِ محمدؐ ست اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ؞

یعنی بعد ازاں خاتم ولایت (حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ) سے جن پر علم و ہدایت کا شجرہ منتہی ہوجاتا ہے
اتنے شعب و شجرات و فروع و ثمرات پیدا ہوئے کہ انہوں نے شجرۂ طوبیٰ کی طرح ہر طرف ظلالِ کمال پھیلا
اور عالم کو نورِ جمالِ ولایت سے منوّر کر دیا خصوصاً آنحضرت رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد و احفاد عالی نژاد جنہوں نے
بحکم ولایتِ حقیقی اور مناسبتِ ذاتی سب سے وافر نصیب اور فیض کامل تر حاصل کیا نے بحکم عصمت ذاتی باطنی ولا
کا جھنڈا کھڑا کیا اور ظاہری سلطنت دوسروں کے لئے چھوڑ دی۔ اور ہرگز نورِ ولایت خاندانِ نبوّت سے منقطع نہیں ہ
اور فلکِ ولایت اِن اقطاب کے سوا قرار نہیں پکڑتا۔ اور اُن میں سے جس کو چاہا قطبِ اقطاب عالم و غوث بنی آدم
مرجع ثقلین اور مشہور مغربین بنا دیا حتیٰ کہ وُہ محی الدینؓ اور مجدّد شرع متین بن گئے۔ اگرچہ جمالِ محمدؐ تمام آلِ محمدؐ میں چمک ر
ہے لیکن یہاں اور ہی جمال ہے اور اور ہی کمال ہے۔ جمال جمالِ محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم ہے اور کمال کمالِ محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ؞

کتاب فصوص الحکم فص شیثی میں سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم جناب محمدؐ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں کہ خ
الاولیاء رضی اللہ عنہ کا وُجود مبارک خاتم الرُسل صلّی اللہ علیہ وسلّم کے وُجود مبارک کی طرح قدیم ہے اور جملہ رسل علیہم السلا
نے فیضانِ ولایت خاتم الاولیاء کی مشکوٰۃ سے اخذ کیا ہے۔ اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم کے نزدیک خاتم الاولیاء عالی

...جناب حضرت غوث اعظم پاک پیرانِ پیر دستگیر میراں محی الدّین بازِ اشہب محبوب سبحانی قطب ربّانی شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی
...رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ آپ کے سوا کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ
...کی گردن پر ہے۔ خاتم الاولیاء واحد ہے۔ مولا مشکلکشا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ و دیگر ائمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام و بعض
...افراد رضی اللہ عنہم نائب خاتم الاولیاء کے منصب پر فائز ہیں۔ حضرت شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی کلام اس
...حقیقت پر شاہد ہے۔ العزیز! کتاب فصوص الحکم بظاہر حضرت شیخ الاکبر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے لیکن حقیقت میں
...حدیث شریف کا ایک مقدّس صحیفہ ہے جیسا کہ دیباچہ میں اس امر کی صراحت پائی جاتی ہے:۔

جب اس مسکین نے اپنے پیر و مرشد کے فرمان کے مطابق گجرات شہر میں سکونت اختیار کی اور گجرات کے علماء کرام
...کی تقاریر سُنیں تو معلوم ہُوا کہ اُن کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کو اولیاءؒ پر فضیلت حاصل ہے لیکن
...صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فضیلت حاصل نہیں۔ جب مسئلہ کی تحقیق شروع کی تو پتہ چلا کہ آج کل تمام عالم کے علماء کرام اور
...تمام ولیوں کا یہ ہی عقیدہ ہے۔ دل کو نہایت قلق ہُوا۔ ربّ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ
تَکْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اس مسکین نے ارادہ کیا کہ اس مسئلہ کی تحقیق ایک کتاب کی صورت میں پیش کی جائے
...لہٰذا یہ مسکین اپنے پیر و مرشد نائب خاتم الاولیاء اعلیٰ حضرت مولانا پیر غلام محمّد صاحب قبلہ امام جلبوی رضی اللہ
...عنہ کی رُوحِ پُرفتوح کی طرف متوجّہ ہُوا۔ آپ نے اس امر کی اجازت فرمائی۔ آپ کی اجازت کے بعد یہ بندہ مسکین سُلطان
...غوث الثقلین محبوبِ سبحانی حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجّہ ہُوا۔ آپ نے نہایت خوشی کا اظہار
...فرمایا اور ساتھ ہی اپنی مدد اور تصرّف کا اشارہ فرمایا۔ پھر اس مسکین کا کیا کہنا۔ دل کو خوشی رُوح کو سرور اور جان کو حضور
...پیدا ہُوا۔ دل میں علم کا ایک سمندر موجزن ہُوا۔ قلم میں طاقت آگئی اور کتاب کی تحریر شروع کر دی۔ دُوسرے دن صبح کے وقت
...امیر المومنین امام عالی مقام حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا "لکھ غوث اعظم ہمارے فرزند ہیں"۔

ربّ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی
الْاَمْرِ مِنْکُمْ نیز فرمایا یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ اس لئے مومن متقی وہ ہے
...جو اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم کی اطاعت کرے اور اُن کا فرمان قبول کرے کیونکہ قرآن مجید کے حقائق اور دقائق اہل اللہ
...ہی جانتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا اَهْلُ الْقُرْاٰنِ هُمْ اَهْلُ اللّٰهِ وَخَاصَّتُهٗ (ترمذی شریف)
...لہٰذا اس احقر الناس نے اس مختصر تالیف میں اکابر محدّثین اور اکمل عارفین رضی اللہ عنہم کی تصانیف میں سے حضرت
...غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے ایسے ملفوظات طیّبات حالات مبارکات اور خوارق کرامات جمع کرنے کا ارادہ کیا

ہے جن سے صریح ثابت ہو سکے کہ آپ کو عام صحابہ تو درکنار خلفائے راشدین اور ائمۂ معصومین رضی اللہ عنہم پر بھی فضیلت
حاصل ہے۔ انسب خیال کیا کہ اس مبارک تصنیف کا نام تحقیق الاولیاء فی شانِ سلطان الاصفیاء ہو۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ یہ بندہ بیکس کمتر از مور و مگس اتنا دیباچہ لکھ کر سو گیا۔ اتنے میں میرے سلطان
حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ خواب میں تشریف فرما ہوئے اور جھڑک کر فرمایا: "کیا ہم نے نہیں فرمایا کہ کوئی نبی نہیں
ولی نہیں جو ہماری مجلس میں حاضری نہ دے۔ اور دوسرے ہر نبی کا ولی ہونا لازمی ہے اس لیئے ہمارے قول قدمی ھذہ
علی رقبۃ کل ولی اللہ میں سابقہ انبیاء علیہم السلام بھی داخل ہیں"۔ آپ کا یہ قول مبارک بہجۃ الاسرار و معدن الانوار
مطبوعہ مصر کے صفحہ ۲۲ پر درج ہے جس پر مدلل بحث کتاب میں کی جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ وھو ھذا: وما من نبی
خلقہ اللہ تعالیٰ ولا ولی الا وقد حضر مجلسی ھذا الاحیاء بابدانہم والاموات بارواحہم
یعنی اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو میری مجلس میں حاضری نہ دے' زندہ اپنے بدنوں کے ساتھ اور وصال
شدہ اپنی ارواح کے ساتھ۔ تو بس آپ نے اپنی شانِ اقدس کا خود ہی فیصلہ فرمایا ہے کہ ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مقرب ترین اور افضل ترین ہستی ہم ہیں۔
اور آپ کے اس دعویٰ مبارک پر احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام شاہد ہیں۔ ترمذی شریف
جلد دوم ابواب الزہد باب ماجاء فی الحب میں حدیث شریف مندرج ہے حدثنا احمد بن منیع نا کثیر بن ھشام
نا جعفر برقان نا حبیب بن ابی مرزوق عن عطاء بن ابی رباح عن ابی مسلم الخولانی ثنی معاذ بن جبل
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ عزّ وجلّ المتحابون فی جلالی لھم
منابر من نور یغبطھم النبیون والشھداء وفی الباب عن ابی الدرداء وابن مسعود وعبادۃ
بن الصامت وابی مالک الاشعری وابی ھریرۃ۔ ھذا حدیث حسن صحیح وابو مسلم الخولانی اسمہ
عبد اللہ بن ثوب یعنی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محض میری خاطر آپس میں محبت رکھنے والوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے۔ ان پر پیغمبروں اور شہیدوں
کو بھی رشک ہے۔ اس باب میں حضرت ابو درداء حضرت ابن مسعود حضرت عبادہ بن صامت حضرت ابو مالک اشعری اور حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
اور یہی حدیث شریف قطب الموحدین قبلہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری لاہوری قدس سرہٗ اپنی کتاب کشف المحجوب
باب الکلام فی اثبات الولایۃ کے صفحہ ۱۶۷ پر بالفاظ دیگر پیش فرماتے ہیں وھو ھذا: و پیغمبر گفت صلی اللہ علیہ

ان من عباد اللہ لعبادا یغبطہم الانبیاء والشہداء قیل من ہم یا رسول اللہ صفہم لنا لعلنا نحبہم قال قوم تحابوا بروح اللہ من غیر اموال ولا اکتساب وجوہہم نور علی منابر من نور لا یخافون اذا خاف الناس ولا یحزنون اذا حزن الناس ثم تلا الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ۔ یعنی اللہ عزوجل کے بندوں سے کچھ ایسے بندے ہیں کہ ان پر رشک کھاتے ہیں خدا کے نبی اور شہید۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ وہ کون ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ ان کی صفت بتائیے تاکہ ہم ان کو دوست رکھیں۔ فرمایا وہ ایک قوم ہے جو دوست رکھتی ہیں روح اللہ کو بغیر اموال اور کسبوں کے۔ ان کے چہرے نور ہیں اور وہ نور کے منبروں پر ہوں گے۔ جس وقت لوگ خوف کھائیں گے انہیں کوئی خوف نہ ہوگا اور جس وقت لوگوں کو غم ہوگا۔ انہیں کسی قسم کا غم نہ ہوگا۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ آیت تلاوت کی الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ۞

یہ مسکین خاکپائے درویشاں و ریزہ خوار الیشاں عرض کرتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دے دی ہے کہ ہماری امت میں سے بعض کمل افراد ایسے بھی ہیں جن پر سابقہ انبیاء علیہم السلام بھی رشک کھاتے ہیں۔ رشک کھانے کی اور کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی مگر یہ کہ وہ افراد سابقہ انبیاء علیہم السلام سے جناب الٰہی میں قرب میں درجہ میں مرتبہ میں کمال میں اور احوال میں افضل ہوں۔ پس ان افراد کے سردار حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی فضیلت تو بدرجہ اولیٰ ثابت ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر دوازدہ ائمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام کو سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے کما قال اللہ عزوجل ولقد جعلنا فی السماء بروجا و زینٰہا للنظرین۔ اور ہم نے تحقیق آسمان میں برج بنائے ہیں اور ان کے ساتھ ہم نے ناظرین کے لئے آسمان کو زینت بخشی ہے۔ آسمان سے مراد آسمان ولایت ہے۔ بروج سے مراد دوازدہ ائمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام ہیں اور وہ اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم کی نظر میں آسمان ولایت کی زینت ہیں۔ سابقہ انبیاء علیہم السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواب ہونے کے باعث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں داخل ہیں اور آسمان ولایت کے نجوم ہیں کما قال اللہ تعالیٰ فلا اقسم بمواقع النجوم کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم۔ اب آسمان ولایت کے بروج کل بارہ ہیں اور آسمان ولایت کے نجوم بے شمار ہیں لہٰذا بروج کو نجوم پر فضیلت حاصل ہے یعنی ائمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام کو سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے۔ اب جملہ بروج بھی چونکہ قمر سے فیضان حاصل کرتے ہیں لہٰذا قمر کو بدرجہ اولیٰ نجوم پر فضیلت حاصل ہے۔ آسمان ولایت کے قمر میرے حضرت سلطان غوث الثقلین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں کما

قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا - اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم کے نزدیک آسمان
ولایت کے شمس سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم جناب محمدؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آسمان ولایت کے قمر میرے
حضرت سلطان غوث اعظم پاک سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان آیات بیّنات کی تفسیر کیلئے تفسیر جلوہ
ملاحظہ فرمائیے۔ احادیث شریف اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ یَغْبِطُهُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّهَدَ
اور اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَعِبَادًا یَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِیَآءُ وَالشُّهَدَآءُ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تخصیص نہیں
فرمائی کہ وہ بندے جن پر انبیاء و شہداء علیہم السلام رشک کھاتے ہیں وہ میرے اہلبیت کے بارہ ائمہ اطہار ہیں
اس میں اشارہ ہے کہ اس اُمت مبارکہ کے بعض کُمّل افراد بھی ایسے ہیں جن کو سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت
حاصل ہے ؎

اگر سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض کُمّل عارفین رضی اللہ عنہم سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت
رکھتے ہوں تو اس میں کیا نقص ہے بلکہ یہ تو آپؐ کے خصائص الکبریٰ میں داخل ہے۔ چنانچہ حضرت جلال الدین سیوطی رح
اللہ تعالیٰ اپنی کتاب خصائص الکبریٰ میں احادیث شریف نقل فرماتے ہیں کہ معراج شریف کی رات حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے انبیاء علیہم السلام کی امامت تو بیت المقدس میں کی اور اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کُمّل افراد کی امامت
جناب نے بیت المعمور میں کی جو ساتویں آسمان پر فرشتوں کا کعبہ ہے۔ یہی کُمّل افراد کا گروہ ہے جن پر انبیاء علیہم السلام
بھی رشک کھاتے ہیں۔ اب احادیث پاک پڑھیئے اور ایمان تازہ کیجئے :- خصائص الکبریٰ جزاوّل باب حدیث
انس رضی اللہ عنہ ص ۱۵۳ واخرج النسائی من طریق یزید بن مالک عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتِیْتُ بِدَابَّةٍ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ خَطْوُهَا عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهَا
فَرَكِبْتُ وَمَعِیْ جِبْرَئِیْلُ فَسِرْتُ فَقَالَ اَنْزِلْ فَصَلِّ فَفَعَلْتُ فَقَالَ اَتَدْرِیْ اَیْنَ صَلَّیْتَ
صَلَّیْتَ بِطَیْبَةَ وَاِلَیْهَا الْمُهَاجَرُ ثُمَّ قَالَ اِنْزِلْ فَصَلِّ فَفَعَلْتُ فَقَالَ اَتَدْرِیْ اَیْنَ صَلَّیْتَ
صَلَّیْتَ بِطُوْرِ سِیْنَا حَیْثُ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى ثُمَّ قَالَ اِنْزِلْ فَصَلِّ فَفَعَلْتُ فَقَالَ اَتَدْرِیْ اَیْنَ صَلَّیْتَ
صَلَّیْتَ بِبَیْتِ لَحْمٍ مَوْلِدِ عِیْسٰى ثُمَّ دَخَلْتُ بَیْتَ الْمَقْدِسِ فَجُمِعَ لِیَ الْاَنْبِیَاءُ فَقَدَّمَنِیْ
جِبْرَئِیْلُ حَتّٰى اَمَمْتُهُمْ الخ یعنی نسائی نے یزید بن مالک کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک ایسا چوپایہ لایا گیا کہ وہ گدھے سے اونچا
اور خچر سے نیچا تھا۔ اس کا قدم اس کی منتہی نظر پر پڑتا تھا۔ میں اس پر سوار ہوں اور جبرئیل علیہ السلام میرے ساتھ

تھے۔ میں گیا مجھ سے جبرئیل علیہ السلام نے کہا اُتریئے اور نماز پڑھیئے۔ میں نے اُتر کر نماز پڑھی۔ جبرئیل علیہ السلام
نے کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی ہے۔ آپ نے طیبہ میں نماز پڑھی ہے۔ طیبہ کی طرف آپ کی
ہجرت ہوگی۔ پھر جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا اُتریئے اور نماز پڑھیئے۔ میں نے اُتر کر نماز پڑھی۔ جبرئیل علیہ السلام
نے مجھ سے پُوچھا کیا آپ جانتے ہیں آپ نے کہاں نماز پڑھی ہے۔ آپ نے طورِ سینا میں نماز پڑھی ہے جس جگہ
اللہ تعالے نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تھا۔ پھر جبرئیل علیہ السلام نے کہا اُتریئے اور نماز پڑھیئے۔ میں
نے اُتر کر نماز پڑھی۔ جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے پُوچھا کیا آپ جانتے ہیں آپ نے کہاں نماز پڑھی ہے۔ آپ نے بیت لحم میں نماز پڑھی جس جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہُوئے تھے۔ پھر میں بیت المقدس میں داخل ہُوا۔ جبرئیل علیہ السلام نے انبیا
علیہم السلام کو میرے واسطے جمع کیا۔ جبرئیل نے مجھ کو مقدم کیا یہاں تک کہ میں نے انبیاء علیہم السلام کی
امامت کی الخ ؂

ترجمہ خصائص الکبریٰ جز اوّل باب حدیث ابوسعید رضی اللہ عنہ صفحہ ۱۶۸ ثُمَّ صَعِدْتُ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ
فَاِذَا اَنَا بِاِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ مُسْنِدًا ظَهْرَهٗ اِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ كَاَحْسَنِ الرِّجَالِ قُلْتُ يَا
جِبْرِيْلُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اَبُوْكَ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ وَمَعَهٗ نَفَرٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيَّ فَقِيْلَ لِيْ هٰذَا مَكَانُكَ وَمَكَانُ اُمَّتِكَ وَاِذَا اَنَا بِاُمَّتِيْ شَطْرَيْنِ شَطْرٌ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ
بِيْضٌ كَاَنَّهَا الْقَرَاطِيْسُ وَشَطْرٌ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ رُمْدٌ فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ الْمَعْمُوْرَ وَدَخَلَ مَعِيَ
الَّذِيْنَ عَلَيْهِمُ الثِّيَابُ الْبِيْضُ وَحُجِبَتِ الْاٰخَرُوْنَ الَّذِيْنَ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الرُّمْدِ وَهُمْ عَلٰى
خَيْرٍ فَصَلَّيْتُ اَنَا وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ثُمَّ خَرَجْتُ اَنَا وَمَنْ مَّعِيَ
قَالَ وَالْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ يُصَلِّيْ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ اِلٰى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ الخ یعنی پھر میں ساتویں آسمان کی طرف گیا یکایک میں نے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو دیکھا۔ وُہ
بیت المعمور سے اپنی پُشت لگائے ہُوئے تھے اور مثل احسن الرجال کے تھے۔ میں نے پُوچھا اے جبرئیل! یہ کون
شخص ہے۔ کہا کہ یہ آپ کے باپ خلیل الرحمٰن ہیں اور اُن کے ساتھ اُن کی قوم کا ایک گروہ تھا۔ میں نے اُن سے
سلام علیک کی اور انہوں نے مجھ سے سلام علیک کی۔ مجھ سے کہا گیا یہ آپ کا مکان ہے اور آپ کی اُمّت کا مکان
ہے۔ یکایک میں نے اپنی اُمّت کو دیکھا کہ وہ دو حصّہ تھی۔ ایک حصّہ وہ تھا جن کے جسموں پر سفید کپڑے تھے گویا وُہ
کاغذ تھے اور ایک حصّہ وُہ تھا جن کے جسموں پر میلے کپڑے تھے۔ میں بیت المعمور میں داخل ہُوا اور میرے ساتھ

وہ لوگ داخل ہوئے جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اور دُوسرے لوگ جن کے مَیلے کپڑے تھے وہ روک دیئے
گئے اور وہ لوگ خیر پر تھے۔ میں نے اور اُن مومنوں نے جو میرے ساتھ تھے بیت المعمور میں نماز پڑھی۔ پھر میں
میرے ساتھ جو لوگ تھے وُہ نکلے۔ آپؐ نے فرمایا کہ بیت المعمور وُہ ہے جس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے
ہیں اور وہ پھر قیامت تک وہاں پلٹ کے نہ آئیں گے الخ ۔

(نکتہ ادبیہ) اگرچہ بالعموم انبیا علیہم السلام اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ سے افضل ہیں لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد
فرمارہے ہیں کہ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَعِبَادًا يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ بیشک اولیاء اللہ میں سے بعض
ایسے اولیاء ہیں جن پر انبیاء علیہم السلام اور شہداء رضی اللہ عنہم بھی رشک کرتے ہیں تو اس پر ایمان لے آنا چاہیے
اپنے عقلی ڈھکوسلے ترک کر دینے چاہئیں ؎ عقل قرباں کن بہ پیش مصطفیٰؐ۔ العزیز! آپ کے دل میں اس اُمت
کے عارفین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قدر نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی تعظیم سابقہ رُسل علیہم السلام بھی کرتے ہیں کہ
وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ (مشکوٰۃ شریف جلد سوم باب نُزُوْلِ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَام) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ
عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ یعنی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میری اُمّت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق کے واسطے جنگ کرتی رہے گی
اور قیامت کے دن تک دشمنوں پر غلبہ حاصل کرتی رہے گی حتیٰ کہ عیسیٰ علیہ السلام بن مریم نازل ہوں گے اور
اُمّت کا امیر اُن سے کہے گا "آؤ ہم کو نماز پڑھاؤ" حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے میں امامت نہیں کرتا اس لیے
کہ تم میں سے بعض لوگ بعض پر امیر ہیں اور خداوند تعالیٰ اِس اُمّت کو بزرگ و برتر سمجھتا ہے۔ (مسلم) مسلّمہ حقیقت
ہے کہ جملہ اقطاب حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کے ظہور سے قبل یا وصال مُبارک کے بعد آپ کے نائب
مناب ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے نائب کی تعظیم کریں گے تو ثابت ہُوا کہ آپ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام
پر فضیلت حاصل ہے ۔

اگرچہ علماء کرام کے جملہ اعتراضات کے مُدلّل جوابات کتاب میں درج کیے جائیں گے لیکن مُشتے از خروارے
چند اعتراضات کے مختصر جوابات دیباچہ میں پیش کئے جاتے ہیں :

پہلا اعتراض : صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں قرآن مجید میں آیات بیّنات نازل

حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی شانِ اقدس میں کوئی آیت نازل نہیں ہوئی:

جواب: قرآن مجید میں متعدد آیات بینات آپ کی شانِ اقدس میں نازل کی گئی ہیں جو اس مسکین نے اپنے پیر و مرشد امام ہمام قبلۂ عالمیان نائب خاتم الاولیاء غوث الاعظم ثانی اعلیٰ حضرت مولانا پیر غلام محمد صاحب قبلہ امام جیلوی رضی اللہ عنہ سے حاصل کی ہیں۔ کتب الفتاویٰ حدیثیہ فتح المبین بہجۃ الاسرار اور مناقب غوثیہ کے تحت درج کی جائیں گی۔ وہاں سے ملاحظہ فرمائیے۔ آیۂ کریمہ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (رب تعالیٰ ایسی چیزیں پیدا کرتے ہیں جو تم نہیں جانتے (سورہ نحل ع ۱) کے متعلق میرے سلطان حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ ہماری شان میں نازل کی گئی ہے۔ بہجۃ الاسرار و معدن الانوار مطبوعہ مصر صفحہ ۲۴ کا اقتباس استشہاداً پیش کیا جاتا ہے: الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلی رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ عَلَى الْكُرْسِيِّ يَا اَهْلَ الْاَرْضِ شَرْقًا وَّغَرْبًا وَّيَا اَهْلَ السَّمَاءِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلی رضی اللہ عنہ کرسی پر بیٹھ کر فرمایا کرتے تھے: اے زمین والو! مشرق میں ہو یا مغرب میں اور اے آسمان والو! رب تعالیٰ فرماتے ہیں وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ وہ ایسی چیزیں پیدا کرتے ہیں جن کو تم نہیں جانتے اَنَا مِمَّا لَا تَعْلَمُوْنَ میں ان میں سے ہوں جن کو تم نہیں جانتے۔ ذرا غور فرمائیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں لَا يَعْلَمُ حَقِيْقَتِيْ غَيْرُ رَبِّيْ میری حقیقت کو میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا اور میرے سلطان غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی شانِ اقدس میں رب تعالیٰ فرماتا ہے وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اے لوگو! میرے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کی حقیقت تم نہیں جانتے کیونکہ وہ حضور علیہ السلام کے مظہرِ ذات تامہ ہیں اور ان کی حقیقت میں حقیقت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا ظہور ہے۔

دوسرا اعتراض: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت میں احادیث پاک موجود ہیں۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی شانِ اقدس میں احادیث شریف پیش کیجئے:

جواب: ایک حدیث شریف دیباچہ میں درج کی گئی ہے۔ چند اور احادیث پاک الفتاوی الحدیثیہ، مناقب غوثیہ، تفریح الخاطر، مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی اور عین الفقر الکلاں کے تحت درج کی جائیں گی۔ وہاں سے ملاحظہ فرمائیے۔

تیسرا اعتراض: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ الخ یعنی سب زمانوں سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر اس کے متصل جو زمانہ ہے۔ پھر اس کے متصل

جو زمانہ ہے۔ نیز ارشاد فرمایا لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ
اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِیْفَهٗ میرے صحابہؓ کو بُرا نہ کہو اِس لئے کہ اگر کوئی تم میں سے اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے
صحابی کے ایک مُد یا آدھے مُد کے ثواب کے برابر بھی اُس کا ثواب نہ ہوگا۔ اِن احادیث پاک کی رُو سے کوئی ولی
کتنا بلند مرتبہ ہو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔

جواب :۔ ربّ تعالیٰ فرماتے ہیں وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ثُلَّۃٌ
مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ قَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ (واقعہ ع ۱) یعنی سابقون المقربون اوّلین میں انبوہ کے انبوہ ہیں اور آخرین
تھوڑے ہیں۔ یہ نہیں فرمایا کہ آخرین میں سے کوئی سابقون المقربون کے زُمرہ میں داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ ہاں صحابہ کرام
اللہ تعالیٰ عنہم سب کے سب مقرب بارگاہ تھے اور آخرین میں ایسے لوگ قلیل ہیں۔ یعنی آخرین میں بھی ایسے لوگ
جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مرتبہ کو پہنچے ہوئے ہیں لیکن اُن میں سب کے سب مقرب بارگاہِ ربّ العالمین
تھے اور آخرین میں ایسے لوگ کم ہیں لہٰذا ارشاد مبارک ہوا خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ہمارا زمانہ مبارک سب
زمانوں سے افضل ہے۔ اُس زمانہ مبارک کی فضیلت کون بیان کر سکتا ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بنفس
جلوہ گر تھے۔ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مرتبہ تک کسی ولی کا پہنچنا ممکن نہ ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ارشاد
فرماتے مَثَلُ اُمَّتِیْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا یُدْرٰی اَوَّلُهٗ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔ میری اُمت
کا حال بارش کی مانند ہے جس کی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اُس کا اوّل اچھا ہے یا آخر اچھا۔ (مشکوٰۃ شریف
باب ثواب ھٰذہ الامۃ) بلکہ یہ حدیث پاک صریح دلالت کر رہی ہے کہ آخرین میں سے بعض اولیاء صحابہ رضی اللہ
عنہم پر فضیلت لے جائیں گے جیسا کہ اس حقیقت کی صریح وضاحت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمائی ہے اِنَّ
مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَعِبَادًا یَّغْبِطُهُمُ الْاَنْبِیَآءُ وَالشُّهَدَآءُ بیشک اولیاء اللہ میں سے بعض اولیاء ایسے ہیں
جن پر انبیاء علیہم السلام اور شہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی رشک کرتے ہیں۔ شہداء میں صحابہ بھی ہیں اور ائمہ بھی
رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

اور حدیث شریف لیجئے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ
اَشَدَّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَّکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِیْ بِاَهْلِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میری اُمت میں مجھ سے زیادہ محبت
رکھنے والے وہ لوگ ہونگے جو میری وفات کے بعد پیدا ہوں گے اور اُس امر کی آرزو کریں گے کہ

مجھ کو دیکھ لیں تو اپنے اہل و عیال کو مجھ پر فدا کر دیں مشکوٰۃ شریف باب ثواب ھذہ الامۃ)۔ ذرا انصاف سے غور کیجئے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم صاف فرما رہے ہیں کہ مجھ سے زیادہ محبّت رکھنے والے لوگ وُہ ہوں گے جو میرے انتقال کے بعد پیدا ہوں گے۔ یعنی میری اُمّت کے بعض اولیاء جن کا ظہور میرے بعد ہو گا وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی زیادہ مجھ سے محبّت رکھیں گے۔ اگر اُن کی محبّت حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم سے بڑھ کر ہے تو ثابت ہی ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی محبّت بھی اُن اولیاء کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم سے بڑھ کر ہو لِقَوْلِہٖ تَعَالیٰ یُحِبُّھُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗ (حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اُن کے ساتھ محبّت رکھتے ہیں اسلئے وُہ بھی آپ کے ساتھ محبت رکھتے ہیں۔ مائدہ ع ۱) اب جس شخص کے ساتھ حضور صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم زیادہ محبّت رکھتے ہیں وہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہِ اقدس میں زیادہ افضل ہے اور وہ ہی رب تعالیٰ کی بارگاہِ عالیہ میں زیادہ افضل ہے۔ پس ثابت ہُوا کہ آپؐ کے بعد ایسے کمل افراد ہیں جو صحابہ رضی اللہ عنہم سے افضل ہیں۔

اور حدیث شریف لیجئے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْخَلْقِ اَعْجَبُ اِلَیْکُمْ اِیْمَانًا قَالُوا الْمَلٰٓئِکَۃُ قَالَ وَمَا لَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ قَالُوْا فَالنَّبِیُّوْنَ قَالَ وَمَا لَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْیُ یُنْزَلُ عَلَیْھِمْ قَالُوْا فَنَحْنُ قَالَ وَمَا لَکُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَاَنَا بَیْنَ اَظْھُرِکُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْجَبَ الْخَلْقِ اِلَیَّ اِیْمَانًا لَقَوْمٌ یَکُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ یَجِدُوْنَ صُحُفًا فِیْھَا کِتَابٌ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِیْھَا رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ (حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا۔ ایمان کے اعتبار سے تم مخلوق میں کس کو پسند کرتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا ہم فرشتوں کے ایمان کو بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا فرشتوں کا ایمان بہتر ہی ہونا چاہیئے اس لئے کہ وُہ اپنے پروردگار کے پاس رہتے ہیں۔ پھر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا پھر ہم پیغمبروں کے ایمان کو بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا پیغمبروں کا ایمان لانا تو ظاہر ہے کہ اُن پر وحی آتی ہے۔ پھر صحابہؓ نے عرض کیا۔ پھر ہم اپنے آپ کو بہتر سمجھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تمہارا ایمان لانا بھی ظاہر ہے اسلیئے کہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا میرے نزدیک ایمان کی مضبوطی کے اعتبار سے وہ لوگ سب سے بہتر ہیں

جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ وہ مصحف اور خداوندی کتابوں کو پائیں گے اور اُن احکام پر وُہ ایمان لائیں گے (مشکوٰۃ
شریف باب ثواب ھذہ الامۃ)۔ اِس حدیث شریف میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے بعد کے بعض کُمّل افراد
کی صحابہ رضی اللہ عنہم و سابقہ انبیاء و ملائکہ علیہم السّلام پر فضیلت کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور ظاہر وجہ یہ بتائی
ہے کہ وُہ لوگ صرف قرآن مجید اور احادیث شریف پڑھ کر احکام مندرجہ پر ایمان لے آئیں گے یعنی اُن میں
اِس قدر محبّت، صِدق اور اخلاص کا غلبہ ہوگا کہ بے حیل و حُجت تمام احکام کو تسلیم کر لیں گے۔ لیکن اقطاب
عارفین رضی اللہ عنہم خوب سمجھتے ہیں کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تعلیم دی تھی کہ اگرچہ ہم بظاہر
دُنیا سے پردہ کر جائیں گے لیکن ربّ تعالیٰ نے ہم کو وُہ کمال عطا کیا ہے کہ ہم زندۂ جاوید ہیں اور ہمارا فیضان و
علم ومبدم بڑھتا چلا جائے گا لِقَوْلِہٖ تَعَالیٰ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا یعنی اے حبیب پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم! آپ
کہ اے میرے ربّ مجھے اور زیادہ علم دے (طٰہٰ ع ۶) حتّٰی کہ ہمیں وہ کمالات اور علوم حاصل ہوں گے جو اس وقت
حاصل نہیں ہیں۔ چنانچہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں اَحْمَدُ رَبِّیْ بِمَحَامِدَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لَا اَعْلَمُ
الْاٰنَ یعنی میں قیامت میں اپنے پروردگار کی ایسی حمدیں بیان کروں گا جن کو اب نہیں جانتا ہُوں (خصائص الکبریٰ و
مشکوٰۃ شریف بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَۃِ) میں یہ حدیث شریف اِن الفاظ میں ہے وَیُلْھِمُنِیْ مَحَامِدَ اَحْمَدُہٗ
بِھَا لَا تَحْضُرُنِی الْاٰنَ اور اللہ تعالیٰ میرے دِل میں حمدوں کا الہام کریگا اور میں ایسی حمدیں بیان کروں گا جو اس
وقت میرے ذہن میں نہیں پس حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تعلیم دے دی کہ ہمارے کمالات و
علوم ہر دم ترقی پذیر ہیں اس لئے جو لوگ آپ کے بعد ہم سے تعلیم حاصل کریں گے اُن کے علوم اور کمالات آپ لوگوں
سے بڑھ کر ہوں گے۔ اب اگر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اُمّت کے بعض کُمّل افراد صحابہ رضی اللہ عنہم سے سبقت لے
جائیں بلکہ سابقہ انبیا و ملائکہ علیہم السّلام سے بھی سبقت لے جائیں تو یہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ہی کمال ہے۔ اس
سے یہ پایا جاتا ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے علوم اور کمالات میں ہر دم ترقی ہے اور آپ کا فیضان عوالم میں بڑھتا
چلا جا رہا ہے اور یہی وجہ ہے کہ جب امام آخر الزماں کا ظہور ہوگا جملہ عوالم میں اسلام کا ڈنکا بج جائے گا۔ نیز آپ
اُمّت مبارکہ کے بعض کُمّل افراد جو نئی نئی تفاسیر قرآن مجید پیش کر رہے ہیں اِس حقیقت پر دال ہے کہ سرکار
دو عالم حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم اُن افراد کو اپنے بڑھتے ہُوئے عُلوم سے مستفید فرما رہے ہیں۔

اور حدیث شریف سُنیے وَعَنِ ابْنِ مُحَیْرِیْزٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ جُمُعَۃَ رَجُلٌ مِّنَ الصَّحَابَۃِ حَدِّثْنَا
حَدِیْثًا سَمِعْتَہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اُحَدِّثُکَ حَدِیْثًا جَیِّدًا

تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا وَ اَسْلَمْنَا وَجَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ تَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُوْنَ بِيْ وَلَمْ يَرَوْنِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ الدَّارِمِيُّ وَرَوٰى رَزِيْنٌ عَنْ اَبِيْ عَبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهٖ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا اِلٰى اٰخِرِهٖ یعنی حضرت ابن محیریزؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابوجمعہ رضی اللہ عنہ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں کہا میرے سامنے کوئی حدیث بیان کیجئے جس کو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو۔ انہوں نے کہا میں تمہارے سامنے ایک نہایت فائدہ مند واقعہ بیان کروں گا۔ ایک دفعہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کا کھانا کھایا۔ ہمارے ساتھ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح بھی تھے۔ ابوعبیدہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم سے بھی کوئی شخص بہتر ہے ہم آپ پر ایمان لائے ہیں ہم نے آپ کے ساتھ جہاد کیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں تم سے بھی بہتر لوگ ہیں جو تمہارے بعد پیدا ہوں گے۔ مجھ کو نہ دیکھیں گے اور مجھ پر ایمان لائیں گے (مشکوٰۃ شریف باب ثواب ھٰذہ الامۃ) ایک مومن کے لئے اتنا ہی کافی ہے یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا وَ اَسْلَمْنَا وَجَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ۔ اس حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صریح فیصلہ فرمادیا ہے کہ ہماری امت کے بعض کُل افراد صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم پر فضیلت رکھتے ہیں۔ تو پس خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ سے مراد یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہری زمانہ مبارک تمام زمانوں سے افضل ہے کیونکہ اس زمانہ مبارک میں اولیاء اللہ کا ظہور کثرت سے ہے۔ بدعتیوں، بدکاروں اور گنہگاروں کا وجود کم ہے۔ اس حدیث شریف میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی فضیلت کا ذکر نہیں ہے بلکہ اس زمانہ مبارک کی فضیلت کا ذکر ہے ؛؛

حدیث شریف لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ کا شان نزول یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے علم مبارک سے جانتے تھے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ ہمارے بعد کسی اجتہادی مسئلہ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا آپس میں اختلاف ہوجائے گا اور ان میں جنگ وجدل تک نوبت پہنچے گی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم دو فریق ہو جائیں گے تو اس زمانہ کے ہونے والے مسلمانوں کو تاکید کر دی کہ خبردار جنگ کی حالت میں غصے میں آکر ہمارے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں گستاخی نہ کرنا کیونکہ تم جو ان جنگوں میں خرچ کرو گے ان کی وقعت ان قربانیوں کے مقابلہ میں جو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کی ہیں ہیچ ہیں۔ وہ خود بھوکے رہ کر اپنا مال راہ للہ خرچ کرتے ہیں وہ اپنی حاجات کا خون کرکے

اپنا مال راہِ للہ خرچ کرتے ہیں اور تُم اپنے مال و منال سے بھرپور ہونے کے بعد کوئی قلیل چیز خرچ کروگے۔ ایسے
تمہاری خدمات ایثار کے درجہ میں شمار نہ ہوں گی لہٰذا تمہارے سونے کے پہاڑ خرچ کرنے اُن کے ایک جَو کی خیرات
کے برابر نہیں ہوگا۔ مُراد آپ کی یہ تھی کہ جنگِ جمل اور جنگِ صفین میں ہمارے صحابہ دونوں مخالف فریقوں کے سردار
ہوں گے اسلئے اشارہ فرمادیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو اُس وقت اِن جنگوں میں سردار ہوں گے دُوسرے مسلمانوں کو
سمجھائیں کہ خبردار جنگ کی حالت میں غصّہ میں آکر مخالف گروہ کے سردار صحابہؓ پر کسی قسم کا اعتراض نہ کریں اور نہ اُن کے
ایمان پر حملہ کریں کیونکہ اُن کی جناب الٰہی میں بڑی بھاری عزّت ہے۔ اُن کی قربانیوں اور اخلاص کو تم نہیں پہنچ سکتے
اِس حدیث شریف کا اِطلاق جنگِ جمل اور جنگِ صفّین کے مسلمانوں پر تھا کیونکہ جنگ کی حالت میں یہ امکان تھا کہ مسلمان
مخالف گروہ کے سردار صحابہؓ پر اعتراض کریں اور اُن کو بُرا بھلا کہیں ورنہ آج کل جو مسلمان صحابہ رضی اللہ عنہم پر بکواس
کرے وہ بے ایمان، لعنتی اور کافر ہے۔ اُس کی خیرات، سخاوت اور قربانی کا صحابہ رضی اللہ عنہم کی خیرات، قربانی سے مقابلہ
کرنے کا مطلب ہی کوئی نہیں۔ نیز اِس حدیث شریف میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جنگِ جمل اور جنگِ صفّین کے
جُملہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی تمام نقائص سے بریّت کی شہادت دے دی ہے ۞

اب جو توجیہہ کج فہم عُلما پیش کر رہے ہیں وُہ یہ ہے کہ آج کل ایک مُسلمان اگر سونے کا پہاڑ خرچ کرے
اُسے اُس کا ثواب صحابی کے ایک مُد یا آدھے مُد کے برابر بھی نہ ملے گا۔ یہ بالکل مضحکہ خیز ہے اور قرآن مجید و احادیث
شریف کے صریح خلاف ہے۔ قُرآن مجید اور احادیث شریف کی رُو سے ایک صحابی اگر ایک عمل کرتا ہے اور ایک
تابعی وُہی عمل اُسی اخلاص کے ساتھ کرتا ہے تو اجر برابر ہے۔ پھر اگر وُہی عمل اُسی اخلاص کے ساتھ ایک تبع تابعی کرتا
ہے تو اُس کو وُہ ہی اجر ملے گا جو صحابی اور تابعی کو ملے گا۔ پھر اگر وُہ ہی عمل آج ایک مُسلمان کرتا ہے اور اُسی اخلاص
کے ساتھ کرتا ہے تو وُہ ہی اجر ملے گا جو صحابی یا تابعی یا تبع تابعی کو ملے گا کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی
مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا جو شخص نیک کام کرے گا اُس کو اُس کے دس حصّے ملیں گے۔ اس
مَنْ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر قیامت تک کے مُسلمان شامل ہیں۔ رَبّ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ صحابہ
کو تو ایک نیکی کے عوض دس نیکیاں ملیں گی اور آجکل کے مُسلمان کو ایک کے عوض دو بھی نہیں ملیں گی۔ رَبّ تعالیٰ
کا قاعدہ اوّلین و آخرین جُملہ مُسلمانوں پر ایک جیسا جاری ہے اور وُہ بدلتا نہیں کہ اوّلین کے لئے تو کچھ اور ہو
اور آخرین کے لئے کچھ اور لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ
اللّٰهِ تَبْدِيْلًا اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں میں اپنا یہی دستور رکھا ہے جو پہلے ہو گزرے ہیں اور آپ اللہ تعالیٰ

...کے دستور میں ردّ و بدل نہ پائیں گے۔ اِس مضمون پر بے شمار آیات قرآن مجید میں موجود ہیں لیکن دانا کے لئے اشارہ ...کافی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سُنّت یہی رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر رسُول کی اُمّت کے لئے ایک دستور نازل فرماتا تھا ...وہ دستور ساری اُمّت کے لئے ہوتا تھا۔ صراحت کے لئے ایک حدیث شریف مشکوٰۃ شریف باب ثواب ھذہ الامۃ ...پیش کی جاتی ہے: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ قَوْمٌ لَّھُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِھِمْ ...مُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُقَاتِلُوْنَ اَھْلَ الْفِتَنِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ ...مشکوٰۃ۔ حضرت عبدالرحمٰن بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے اُس شخص نے یہ حدیث شریف بیان ...کی جس نے اِس کو حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے سُنا ہے۔ اُس نے کہا کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہ ...فرماتے سُنا ہے کہ اِس اُمّت کے آخر میں ایک قوم ہوگی جس کے اعمال کا ثواب اِس اُمّت کے پہلے لوگوں ...کے ثواب کے مانند ہوگا (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ثواب کے مانند)۔ یہ قوم لوگوں کو نیک کاموں کا حکم دیگی ...بُرے کاموں سے منع کرے گی اور فتنہ پرداز لوگوں سے لڑے گی۔ اِس حدیث شریف میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم ...نے صراحت فرمادی ہے کہ ہماری اُمّت مبارکہ کے آخرین لوگوں کے لئے اعمال کا ثواب وُہ ہی ہوگا جو ہماری ...اُمّت مبارکہ کے اوّلین لوگوں کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ آجکل کے کج فہم عُلمائے کرام کو قرآن مجید اور احادیث ...شریف کا فہم عطا کرے جو یہ کہہ رہے ہیں کہ چُونکہ آج کل کا مُسلمان اگر سونے کا پہاڑ بھی خیرات کرے تو اُسے اُس ...کو ثواب صحابی کے ایک مُد یا آدھے مُد کے برابر بھی نہیں ملے گا، اِس لئے آج کل کا کوئی ولی ایک ادنیٰ صحابی کے ...درجہ کو بھی نہیں پہنچ سکتا اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم فرمارہے ہیں مَثَلُ اُمَّتِیْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا یُدْرٰی اَوَّلُہٗ ...خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُہٗ (مشکوٰۃ شریف باب ثواب ھذہ الامۃ) میری اُمّت کی مثال بارش کے مانند ہے ...نہیں معلوم کہ اُس کے پہلے قطرات افضل ہیں یا آخری قطرات افضل۔ اِس حدیث شریف میں حضور صلّی اللہ علیہ ...وسلّم نے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اور بالخصوص حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اشارہ فرمادیا تھا کہ ہماری ...آخری اُمّت میں سے ایسے کمّل افراد کا ظہور ہوگا جو درجہ میں اُن سے افضل ہونگے۔ ہر زمانہ میں ایک فرد نائب ...خاتم الاولیاء کے منصب پر فائز ہوتا ہے۔ اُس کے سر پر خاتم الاولیاء حضرت سُلطان غوث اعظم پاک جناب شیخ ...سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا تاج مُبارک ہوتا ہے۔ نائب خاتم الاولیاء قطب ... کے اوپر ہوتا ہے۔ ...نائب خاتم الاولیاء کے گروہ ... کے افراد ہیں۔ بعض افراد درجہ میں ائمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام کے

برابر ہیں اور بعض درجہ میں اُئمہ اطہار اہلبیت علیہم السّلام سے بھی افضل ہیں۔ ایعزیز! اس حقیقت کا انکار مت کر، یہ فقیر کا عینی مشاہدہ ہے اور اس پر احادیث پاک شاہد ہیں۔ سرکارِ دو عالم شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین جناب محمدؐ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کی وُہ نرالی شان ہے کہ جس کو جو مرتبہ چاہتے ہیں عطا فرمادیتے ہیں۔ کسی کو نزدیک بٹھاتے ہیں اور کسی کو دُور بٹھاتے ہیں۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لئے اپنا اور بیگانہ سب برابر ہے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہِ اقدس میں کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں۔ انبیاء و اولیاء علیہم السّلام آپؐ کی ہیبت و سطوت کے سامنے لرزاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی سلطنت حقیقت میں سلطنت مصطفےٰ ہے صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ آپؐ جو چاہیں کریں آپؐ کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کسی علّت سے معلول نہیں ہیں آپؐ جو مرتبہ کسی کو عطا فرماتے ہیں وُہ اپنے فضل سے عطا فرماتے ہیں۔ قاعدہ کُلیہ یہ ہی ہے کہ اُئمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام کو جمیع سابقہ انبیاء و جمیع صحابہ و جمیع اولیاء علیہم السّلام پر فضیلت حاصل ہے لیکن چند گنتی کے کُمّل افراد رضی اللہ عنہم درجہ میں اُئمہ اطہار اہلبیت علیہم السّلام سے افضل ہیں اور حدیث شریف میں اُن ہی کُمّل افراد کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

اب اِن ہی احادیث پاک کی شرح حضرت مجدد الف ثانی قدس سرّہٗ کی زبان پاک سے سُنیئے اور ایمان تازہ کیجئے۔ حضرت مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرّہٗ اپنی کتاب مکتوبات امام ربّانی جلد اوّل مکتوب دوصد و نہم صفحہ ۲۱۰ پر ارقام فرماتے ہیں: بالجملہ کمالاتِ اولیاء ایں طبقہ شبیہ بکمالات صحابِ کرام است۔ ہر چند بعد از انبیاء افضل تر اصحاب کرام است علیہم السّلام اما جائے آں داد کہ از کمال تشابہ یکے را بر دیگرے فضل نتواں داد ازیں جا تواند کہ آنسرور فرمودہ علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسّلام لَا یُدْرٰی اَوَّلُهُمْ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُهُمْ نفرمود لَا اَدْرِیْ اَوَّلُهُمْ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُهُمْ بِعِلْمِهٖ بِحَالِ كُلٍّ مِّنَ الْفَرِیْقَیْنِ لِهٰذَا قَالَ خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ اما چوں از کمال مشابہت جائی تردد بود فرمود لَا یُدْرٰی۔ اگر پرسند کہ آنسرور علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسّلام بعد از قرنِ اصحاب قرنِ تابعین را خیر ساختہ است و بعد از قرنِ تابعین تبع تابعین را پس خیریت ایں دو قرن نیز بریں طبقہ متحقق باشد پس تشابہ ایں طبقہ کمالات باصحاب کرام چہ بود۔ درجواب گوئیم تواند بود کہ خیریت آں قرن بریں طبقہ باعتبار کثرت ظہور اولیاء اللہ باشد و قلّتِ وجود اہل بدعت و ندرت اہل فسق و معصیت وَهُوَ لَا یُنَافِیْ كَوْنَ بَعْضِ الْاَفْرَادِ مِنْ اَوْلِیَآءِ اللّٰهِ فِیْ هٰذَا الطَّبَقَةِ خَیْرٌ مِّنْ اَوْلِیَآءِ ... حَضْرَةِ الْمَهْدِیِّ مَثَلًا۔

فیضِ رُوح القدس ار باز مدد فرماید ؛ دیگراں ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد

یعنی خلاصہ یہ کہ اس طبقہ کے اولیاء کے کمالات اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے کمالات کی مانند ہیں اگرچہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد فضیلت و بزرگی اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے ہے لیکن یہ مناسب نہیں کہ کمالِ مشابہت سے ایک دوسرے پر فضیلت دے سکیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ اسی وجہ سے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہو کہ لَا یُدْرٰی اَوَّلُھُمْ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُھُمْ نہیں معلوم ان میں سے اوّل کے بہتر ہیں یا آخر کے۔ اور یہ نہیں فرمایا لَا اَدْرِیْ اَوَّلُھُمْ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُھُمْ میں نہیں جانتا ہوں کہ اُن میں سے اوّل کے بہتر ہیں یا آخر کے کیونکہ فریقین میں سے ہر ایک کا حال آپ کو معلوم تھا اسی واسطے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ سب زمانوں سے بہتر میرا زمانہ ہے۔ لیکن چونکہ کمالِ مشابہت کے باعث تردد کا مقام تھا اس لئے لَا یُدْرٰی فرمایا ؛

اگر کوئی سوال کرے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کے زمانہ کے بعد تابعین کے زمانہ کو اور تابعین کے زمانہ کے بعد تبع تابعین کے زمانہ کو بہتر فرمایا ہے تو یہ دونوں قرن بھی یقیناً اُس گروہ سے بہتر ہوں گے۔ پھر یہ طبقہ کمالات میں اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ کیسے مشابہ ہوگا تو اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ ہو سکتا ہے ان دو قرن کا اس طبقہ سے بہتر ہونا اس اعتبار سے ہو کہ اولیاء اللہ کا ظہور کثرت سے ہوگا اور بدعتیوں اور بدکاروں اور گنہگاروں کا وجود کم ہوگا۔ اور یہ امر ہرگز اس بات کے منافی نہیں کہ اس طبقہ کے اولیاء اللہ میں سے بعض افراد ان دونوں قرنوں کے اولیاء سے بہتر ہوں جیسے کہ حضرت مہدی علیہ السلام ؎

فیضِ رُوح القدس کا گر دے مدد تو اور بھی ؛ کر دکھائیں کام وہ جو کچھ مسیحا سے ہوا

چوتھا اعتراض: حضرت محبوبِ سبحانی غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ کتاب غنیۃ الطالبین میں خود ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُمتِ محمدیہ میں سب سے برگزیدہ ہستی امیرالمومنین خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ نیز خطبات میں بھی اس کی تصدیق پائی جاتی ہے کَمَا وَرَدَ عَلٰی اَوَّلِ الصَّحَابَۃِ وَاَفْضَلِہِمْ بِالتَّحْقِیْقِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ؛

جواب: مسلم شریف میں وارد ہوا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جمعہ کی نماز کے بعد حضرت ام ایمن جو ایک بوڑھی صحابیہ تھیں کے پاس جناب تشریف لے جاتے اور فرماتے مائی صاحبہ میرے لئے دعا کیجئے

نیز حدیث پاک میں وارد ہوا کہ ایک روز حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم مسجد مبارک کی طرف تشریف لا رہے تھے۔ آگے
ایک سفید ریش مرد ملا۔ آپ نے اُس کے سفید بالوں اور عُمر کا ادب کرتے ہُوئے اُس سے گزر کر آگے چلنے
گریز کیا۔ اِن دونوں احادیث شریفہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بوڑھی عُمر کا لحا
رکھتے ہُوئے اُن دونوں کا ادب کیا۔ رئیس المکاشفین حضرت شیخ الاکبر محی الدّین ابن العربی رضی اللہ تعالیٰ ع
فتوحاتِ مکیّہ جز رابع باب ۵۵۸ کے صفحہ ۲۷۶ پر ارشاد فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ترتیب
خلافت میں راز اور حکمتِ الٰہی یہ ہے کہ سب اپنا اپنا حق لے سکیں۔ اگر سب سے پہلے حضرت علی مُرتضیٰ ر
اللہ تعالیٰ عنہ تختِ خلافت پر بیٹھ جاتے تو پہلے تینوں خلفاء حقِ خلافت سے محروم رہ جاتے کیونکہ اُن
وصال شریف سب سے بعد ہُوا۔ اِسی طرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اگر سب سے اوّل خلیفہ ہوتے
پہلے دونوں خلیفے حقِ خلافت سے محروم رہ جاتے کیونکہ اُن دونوں حضرات کا وصال مُبارک آپ کی زند
مُبارک میں ہُوا۔ اور اِسی طرح اگر حضرت عُمر فاروق رضی اللہ عنہ سب سے پہلے تختِ خلافت پر بیٹھ جاتے
خلیفۂ اوّل حقِ خلافت سے محروم رہ جاتے کیونکہ خلیفۂ اوّل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ کی زندگی مبار
میں وصال پا گئے۔ چونکہ ترتیبِ اعمار ہی ترتیبِ خلافت ٹھہری اِس لئے ترتیبِ خلافت سے ترتیبِ فض
نہیں پائی جاتی۔ اصل کلام پڑھیے اور فہم پیدا کرنے کی کوشش کیجئے؛ فَجَمَعَ اللّٰہُ الْاَقْرَبِیْنَ لِمُحَمَّدٍ صَلّ
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ الَّذِیْ اَمَرَنَا اللّٰہُ اَنْ نَتَّبِعَ
مِلَّتَہٗ لِتَقَدُّمِہٖ فِیْھَا لَا لِاَنَّہٗ اَحَقُّ بِھَا مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلِلزَّمَانِ حُکْ
فِی التَّقَدُّمِ لَا فِی الْمَرْتَبَۃِ کَالْخِلَافَۃِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ کَانَ مِ
حِکْمَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِنَّہٗ اَعْطَاھَا اَبَابَکْرٍ ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ عَلِیَّ بِحَسْبِ اَعْمَارِھِمْ وَ
لَھَا اَھْلٌ فِیْ وَقْتِ اَھْلِیَّتِہِ الَّذِیْ قَبْلَہٗ وَلَا بُدَّ مِنْ وِلَایَۃِ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمْ وَخَلْعِ اِنْ
لَوْ تَقَدَّمَ لَا بُدَّ مِنْہُ حَتّٰی بَلٰی مَنْ لَا بُدَّ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ فِیْ سَابِقِ عِلْمِہٖ مِنَ الْوِلَایَۃِ فَرَتَّبَ ا
الْخِلَافَۃَ تَرْتِیْبَ زَمَانٍ لِلْاَعْمَارِ حَتّٰی لَا یَقَعُ خَلْعٌ مَعَ الْاِسْتِحْقَاقِ فِیْ کُلِّ وَاحِدٍ مِنْ مُتَقَدِّ
وَمُتَاَخِّرٍ وَعِلْمُ الصَّحَابَۃِ ذٰلِکَ اِلَّا بِالْمَوْتِ وَمَعَ ھٰذَا الْبَیَانِ الْاِلٰھِیِّ نَبْقٰی اَھْلَ الْاَھْوَا
فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ مَعَ اِبَانَۃِ الصُّبْحِ لِذِیْ عَیْنَیْنِ بِلِسَانٍ وَشَفَتَیْنِ نَسْاَلُ اللّٰہَ الْعِصْمَ
مِنَ الْاَھْوَاءِ وَھٰذِہٖ کُلُّھَا اَشْفِیَۃٌ اِلٰھِیَّۃٌ تَنْزِیْلٌ مِنَ الْمُسْتَعْمِلِ لَھَا اَمْرَاضَ التَّعَصُّبِ وَحَمِ

...حیۃ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل ؀

اب چونکہ حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ تختِ خلافت پر سب سے اوّل بیٹھے اس لئے اوّلیت کا سہرا اُن کے سر پر باندھا گیا لیکن اس سے یہ مُراد نہیں کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہِ عالیہ میں خلفائے راشدین میں سے افضل ترین ہستی حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن کی اوّلیت اور فضیلت بالتحقیق بوجہ خلیفۂ اوّل ہونے کے ہے جس کا تعلق آپ کی بوڑھی عمرِ مبارک سے تھا اور یہ ظاہری فضیلت ہے نہ کہ حقیقی معنوی اسی لئے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم خلفاء کے انتخاب کے لئے درازیِ عمر کی طرف اشارہ فرما گئے تھے کما ورد فی الحدیث (مشکوٰۃ شریف جلد دوم باب الرفق والحیاء وحسن الخلق) وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انبئکم بخیارکم قالوا بلی یا رسول اللہ قال خیارکم اطولکم اعمارا واحسنکم اخلاقا رواہ احمد یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے میں بتاؤں تم میں بہتر لوگ کون ہیں یاراں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ آپؐ نے فرمایا تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جن کی عمریں دراز ہیں اور جن کے خُلق اچھے ہیں (احمد)۔ تو پس عالی سرکار جناب حضرت غوثُ الثقلین رضی اللہ عنہ نے بھی اُن کی عمر شریف کا ادب کیا ہے ورنہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہِ اقدس میں مقرّب ترین ہستی حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ ہیں ؀

حقیقی معنوی فضیلت کے متعلق تفسیر جلوی میں قرآن مجید اور احادیث شریف کی رُو سے ثابت کیا گیا ہے کہ مولا مشکلکشا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جمیع صحابہ رضی اللہ عنہم پر فضیلت حاصل ہے اور رب تعالیٰ کی بارگاہ میں ترتیبِ فضیلت حسبِ ذیل ہے۔ آسمانِ ولایت کے شمس خاتم الرسل جناب محمد پاک ہیں صلّی اللہ علیہ وسلّم، آسمانِ ولایت کے قمر خاتم الاولیاء جناب شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی ہیں رضی اللہ عنہ، آسمانِ ولایت کے بُروج دوازدہ ائمہ اطہار اہلبیت علیہم السّلام ہیں اور آسمانِ ولایت کے نجوم حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صحابہ (جمیع سابقہ انبیاء وجمیع اولیاء علیہم السّلام) ہیں۔ پس شمس کو قمر پر، قمر کو بُروج پر اور بُروج کو نجوم پر بالترتیب صریح فضیلت حاصل ہے۔ اگرچہ تفسیر جلوی میں کئی مقامات پر یہ اہم و نادر مسئلہ مذکور ہے لیکن اختصاراً عرض ہے کہ مندرجہ ذیل آیات بیّنات کی تفسیر ملاحظہ کیجئے اور اپنے قُلوب کو عقائدِ صحیحہ کے نُور سے منوّر کیجئے:

(۱) وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝ (سورۂ نساء)

(۲) وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝ (سورہ شمس)

لہٰذا یہ حقیقت پایۂ صحت کو پہنچ گئی کہ خاتم الرسل جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں مقرب ترین ہستی خاتم الاولیاء جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں۔

پانچواں اعتراض: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبتِ اقدس کا شرف حاصل ہے اور حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کی صحبت مبارک کا شرف حاصل نہیں پھر فضیلت کیسے ہو سکتی ہے؟

جواب: چونکہ اولیاء علیہم السلام کو ازل سے لے کر ابد تک یعنی عالم ارواح میں دارِ دنیا میں اور دار آخرت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبتِ اقدس کا شرف حاصل ہے لہٰذا وہ بھی آپ کے صحابہ میں داخل ہیں کما قولہٗ تعالیٰ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ وکما وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ نیز حدیث شریف میں وارد ہوا رِجَالٌ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْزِلَتُهُمْ كَمَنْزِلَتِیْ۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری صحبت کا شرف حاصل نہیں مگر وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی فہرست میں داخل ہیں۔ حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ مثنوی شریف دفتر اول میں ترجمہ پیش فرماتے ہیں ؎

گفت پیغمبر کہ ہست از امتم ؛ کہ بود ہم گوہر و ہم ہمتم

مر مرا زاں نور بیند جانِ شاں ؛ کہ من ایشاں را ہمی بینم عیاں

بے صحیحین و احادیث و روات ؛ بلکہ اندر مشربِ آبِ حیات

یہ تو عام اولیاء کی حالت ہے۔ میرے حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ازل میں ہی وزیرِ اعظم تھے لِقَوْلِهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

وَغُصْتُ بِحَارَ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ نَشْاَتِیْ ؛ اَخِیْ وَرَفِیْقِیْ كَانَ مُوْسَی بْنَ عِمْرَانِیْ

میں نے علم کے سمندروں میں قبل از پیدائش غوطے لگائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بن عمران میرے بھائی اور رفیق تھے ؎

فَمَنْ فِيْ رِجَالِ اللّٰهِ نَالَ مَكَانَتِيْ ❊ وَجَدِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِي الْوَصْلِ رَبَّانِيْ

ں عبدالقادر یکتائے زمانہ ہوں۔ میرا لقب محی الدین اور وطن اصلی میرا جیلان ہے۔

نَعَمْ نَشْاَتِيْ فِي الْحُبِّ مِنْ قَبْلِ اٰدَمَ ❊ وَقَرَّبَنِيَ الْمَوْلٰى فَفُزْتُ بِدَوْلَتِيْ

یں نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے قبل عشق الٰہی میں پرورش پائی ہے۔ رب تعالیٰ نے مجھے ازل
میں اپنے قرب کی دولت سے نوازا ❊

اَنَا كُنْتُ فِي الْعُلْيَا وَنُوْرُ مُحَمَّدٍ ❊ بِمَكْنُوْنِ عِلْمِ اللّٰهِ بِنُبُوَّتِيْ

مجھے اس وقت مراتب علیا حاصل تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پاک منصب نبوت کے ساتھ
للہ تعالیٰ کے علم میں ثابت تھا ❊

پس ثابت ہوا کہ حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مبارک کا
رف ازل سے حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپ کی ولادت مبارک ہوئی تو ماہ رمضان شریف میں دن
ے وقت آپ دودھ نہ پیتے تھے گویا قرآن مجید آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھ کر تشریف لائے چنانچہ
حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ اپنی کتاب زبدۃ الاسرار باب ذکر نسبہ وصفتہ کے صفحہ ۳۶
روایت نقل فرماتے ہیں اَخْبَرَ الشَّيْخُ الْاَصِيْلُ ابو مُحَمَّدٌ عبداللطیف بن شیخ القدوۃ ابی النجیب
عبدالقاهر السهروردي عَنِ الْمَشَائِخِ قَالُوْا كَانَ لِاُمِّ الْخَيْرِ اَمَةِ الْجَبَّارِ فَاطِمَةَ اُمِّ الشَّيْخِ عَبْدِ
الْقَادِرِ قَدَمٌ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ وَسَمِعْنَاهَا تَقُوْلُ غَيْرَ مَرَّةٍ لَمَّا وَضَعْتُ اِبْنِيْ عَبْدَ الْقَادِرِ كَانَ
لَا يَرْضَعُ ثَدْيَةً فِيْ نَهَارِ رَمَضَانَ وَغُمَّ عَلَى النَّاسِ هِلَالُ رَمَضَانَ فَاَتَوْنِيْ وَسَاَلُوْنِيْ
عَنْهُ فَقُلْتُ لَهُمْ لَمْ يَلْتَقِمِ الْيَوْمَ ثَدْيًا ثُمَّ اتَّضَحَ اَنَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ كَانَ مِنْ رَمَضَانَ
وَاشْتَهَرَ بِبِلَادِنَا فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ اِنَّهٗ وُلِدَ لِلْاَشْرَافِ وَلَدٌ لَا يَرْضَعُ فِيْ نَهَارِ رَمَضَانَ ❊

سلم یعنی شیخ اصیل ابو محمد عبداللطیف بن شیخ قدوہ ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی مشائخ عظام سے روایت
کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ام الخیر امۃ الجبار حضرت فاطمہ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی والدہ پاک اس
امر میں قدم راسخ رکھتی تھیں اور میں نے انہیں کئی بار فرماتے سنا کہ جب میں نے اپنے فرزند عبدالقادر
جنا تو آپ ماہ رمضان مبارک میں دن کو میرا دودھ نہیں پیتے تھے اور ایک دفعہ بادل کی وجہ سے ہلال رمضان
پر مبہم ہوگیا۔ لوگ میرے پاس آئے اور آپ کے متعلق دریافت کیا۔ پس میں نے کہا کہ آج میرے فرزند

عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرا دودھ نہیں پیا۔ لہٰذا لوگوں پر واضح ہوگیا کہ وہ دن رمضان کا تھا۔ پس اس دن ہمارے شہر میں مشہور ہوگیا کہ سادات کے خاندان میں ایک ایسا مولود پیدا ہوا ہے جو رمضان کے دنوں میں دن کو دودھ نہیں پیتا۔

چھٹا اعتراض: جمہور اہلسنّت والجماعت کا اجماع اس امر پر ہے کہ آپ کے قول مبارک قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ کا اطلاق جناب کے زمانہ مبارک کے اولیاء پر ہے۔ متقدمین اور متاخرین اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ نیز صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور سابقہ انبیاء علیہم السلام تو ہر حال میں آپ سے افضل ہیں۔ چنانچہ اکابر اولیاء اللہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی و حضرت مجدد الف ثانی وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ کی تصانیف اس امر پر شاہد ہیں۔

جواب: ہر ولی ولی تب بنتا ہے جب اس کے کندھوں پر حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم مبارک آئے۔ جب مولا مشکلکشا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے یہ شرف حاصل کیا تو دوسرا کون ولی ہے جو آپ کے قدم مبارک کا انکار کرے۔ چنانچہ میرے سلطان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا حکم مبارک ازل سے لے کر ابد تک جاری ہے۔ چونکہ آپ کی شان مبارک بشری عقول اور فہوم سے بالاتر ہے اسلئے امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر مہربانی فرمائی اور اپنی شانِ اقدس کی خود ہی وضاحت فرما دی ؎

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا ❊ اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَاتَغْرُبُ

(ترجمہ) ہم سے پہلے لوگوں کے سورج غروب ہوگئے اور ہمارا آفتاب ہمیشہ بلندی کے افق پر رہے گا کبھی غروب نہیں ہوگا۔

پس جناب نے جملہ متقدمین (سابقہ انبیاء علیہم السلام و صحابہ رضی اللہ عنہم) کے کمالات پر پانی پھیر دیا اور فرمایا کہ ان کے سورج غروب ہوگئے یعنی ان کے فیضان ختم ہو گئے اور ہمارا فیضان ابدالآباد تک جاری رہے گا۔ ہمارے بعد جملہ اقطاب ہمارے نائب بن کر آئیں گے چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام بھی ہمارے ہی نائب ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ہمارے ہی نائب ہوں گے کیونکہ جب تک فیضان کا سلسلہ جاری ہے ہمارے ہی توسط اور توسل سے جاری وساری رہے گا۔ چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ اپنی کتاب اخبار الاخیار فی اسرار الابرار کے دیباچہ میں صفحہ ۵ پر حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی شانِ اقدس میں فرماتے ہیں: اگرچہ جمالِ محمد در تمام آلِ محمد تاباں است لیکن در ینجا جمالے دیگر ست و کمالے دیگر ست

جمالِ محمدؐ است و کمالِ کمالِ محمدؐ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ۔ اگرچہ سرکارِ دوعالم
حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا جمالِ مبارک آپ کی تمام آل مبارک یعنی ائمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام میں چمک رہا
ہے لیکن اس جگہ اور ہی جمال ہے اور اور ہی کمال ہے۔ جمالِ جمالِ محمدؐ پاک ہے اور کمالِ کمالِ محمدؐ پاک ہے صلی اللہ
علیہ وسلم۔ سبحان اللہ! حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی نے کیسے احسن پیرایہ اور نادر انداز میں فتویٰ تحریر
فرما دیا ہے کہ اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات آپ کی آل پاک میں چمک رہے ہیں لیکن آپ کے جملہ کمالات کے
مرآتِ تامہ آئینہ مکمل اور مظہرِ اتم صرف حضرت غوث اعظم پاک ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس پر آنحضرت رضی اللہ
عنہ کا اپنا قول مبارک تَاللّٰہِ ھٰذَا وُجُوْدُ جَدِّیْ لَا وُجُوْدُ عَبْدِ الْقَادِرِ (قسم ہے اللہ تعالیٰ کی یہ وجود میرے نانا پاک
صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے، عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود نہیں ہے۔ (تفریح الخاطر ص۴۲) شاہد ہے۔ ائمہ
اہلبیت علیہم السلام میں سے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا۔ پس آنجناب کی فضیلت جملہ ائمہ اطہار پر ثابت ہوتی اور
امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ امام اوّل ہیں۔ نیز صحابہ کرام اور مشائخ عظام رضی اللہ عنہم سب کے سب
آل میں داخل ہیں لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ کُلُّ مَنْ سَلَکَ عَلٰی طَرِیْقَتِیْ فَھُوَ اٰلِیْ جو کوئی میرے طریقہ پر چلا پس
وہ میری آل میں داخل ہے۔ لہٰذا آنحضرت رضی اللہ عنہ کی فضیلت صحابہ کرام اور جملہ مشائخ عظام رضی اللہ عنہم پر ثابت
ہوئی۔ نیز سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام بھی چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب تھے اور ان کی شریعتیں بھی حقیقتاً
آپ ہی کی شریعتیں ہیں اور وہ مع امتوں کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہیں۔ لہٰذا وہ بھی لفظ آل
میں داخل ہیں۔ پس آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت سابقہ انبیاء علیہم السلام پر بھی ثابت ہوئی۔

اور جو فتویٰ کتاب زبدۃ الاسرار میں ص۳۲ پر حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ کی طرف منسوب ہے
وہ الحاقی کلام ہے کیونکہ وہ صریح اس کے متضاد ہے۔ اسی طرح دیگر اقطاب عارفین و مشائخ عظام رضی اللہ عنہم کی
تصانیف میں متعصب لوگوں نے ایسے کلمات الحاق کر دیئے ہیں اور آج کل کے علمائے اہلسنت والجماعت بوجہ
کم فہمی کے یہ اپنا عقیدہ پیش کر رہے ہیں۔ یہ نہیں جانتے کہ آپ کے دشمنان نے آپ کی شانِ اقدس گھٹانے
کے لئے منظم سازش کے تحت ایسے کلمات بزرگانِ دین کی کتب میں الحاق کر دیئے ہیں۔ جملہ سلف صالحین کا
عقیدہ یہ ہے کہ آپ کو سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فضیلت حاصل ہے۔ اگرچہ ان کی
تحقیق تفصیل کتاب ہذا میں پیش کی جائے گی لیکن مشتے از خروارے چند اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم کی تحقیق
بطور نمونہ دیباچہ میں سپرد قلم کی جاتی ہے:

تحقیق قطب الموحدین حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ (از کتاب فصوص الحکم)

خطبۃ الکتاب : اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مُبَشِّرَۃٍ اُرِیْتُھَا فِی الْعَشْرِ الْاٰخِرِ مِنْ مُحَرَّمٍ سَنَۃَ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ وَسِتِّمِائَۃٍ بِمَحْرُوْسَۃِ دِمَشْقَ وَبِیَدِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کِتَابٌ فَقَالَ لِیْ ھٰذَا کِتَابُ فُصُوْصِ الْحِکَمِ خُذْہُ وَاخْرُجْ بِہٖ اِلَی النَّاسِ یَنْتَفِعُوْنَ بِہٖ (ترجمہ) لیکن حمد و نعت کے بعد پس تحقیق میں نے ۶۲۷ھ ماہ محرم شریف کے آخر عشرہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مبارک خواب میں اس حال میں کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک کتاب تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا "یہ کتاب فصوص الحکم ہے" اس کو لے اور اس کو لوگوں پر ظاہر کر تاکہ وہ اس سے فائدہ حاصل کریں۔" آخر میں فرماتے ہیں فَمَا اُلْقِیْ اِلَّا مَا یُلْقٰی اِلَیَّ وَلَا اُنَزِّلُ فِیْ ھٰذَا الْمَسْطُوْرِ اِلَّا مَا یُنَزَّلُ بِہٖ عَلَیَّ (ترجمہ) پس میں وہ چیز افاضہ کرتا ہوں جو میری طرف افاضہ کی گئی ہے اور اس کتاب میں وہ چیز لاتا ہوں جو مجھ پر اتاری گئی۔ (ف) اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم کے نزدیک سرکار دو عالم حضور نبی کریم جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب فصوص الحکم حضرت شیخ الاکبر رضی اللہ عنہ کو ایک رات خواب میں اجمالاً دکھائی اور بعد میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شیخ الاکبر رضی اللہ عنہ کو تفصیلاً لکھائی۔ پس حقیقت میں کتاب فصوص الحکم حدیث پاک کا ایک مقدس صحیفہ ہے۔ اب جو شخص فصوص الحکم کے اسرارات کو من وعن تسلیم نہ کرے وہ بدنصیب ہے۔

فَصُّ حِکْمَۃٍ نَفْثِیَّۃٍ فِیْ کَلِمَۃٍ شِیْثِیَّۃٍ : فَمِنَّا مَنْ جَھِلَ فِیْ عِلْمِہٖ فَقَالَ وَالْعَجْزُ عَنْ دَرْکِ الْاِدْرَاکِ اِدْرَاکٌ وَمِنَّا مَنْ عَلِمَ فَلَمْ یَقُلْ بِمِثْلِ ھٰذَا وَھُوَ اَعْلَی الْقَوْلِ بَلْ اَعْطَاہُ الْعِلْمُ السُّکُوْتَ کَمَا اَعْطَاہُ الْعَجْزَ وَھٰذَا ھُوَ اَعْلٰی عَالِمٍ بِاللّٰہِ وَلَیْسَ ھٰذَا الْعِلْمُ اِلَّا لِخَاتَمِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَوْلِیَآءِ وَمَا یَرَاہُ اَحَدٌ مِنَ الْاَنْبِیَآءِ وَالرُّسُلِ اِلَّا مِنْ مِشْکٰوۃِ الرَّسُوْلِ الْخَاتَمِ وَلَا یَرَاہُ اَحَدٌ مِنَ الْاَوْلِیَآءِ اِلَّا مِنْ مِشْکٰوۃِ الْوَلِیِّ الْخَاتَمِ حَتّٰی اَنَّ الرُّسُلَ لَا یَرَوْنَہٗ مَتٰی رَاَوْہُ اِلَّا مِنْ مِشْکٰوۃِ خَاتَمِ الْاَوْلِیَآءِ فَاِنَّ الرِّسَالَۃَ وَالنُّبُوَّۃَ اَعْنِیْ نُبُوَّۃَ التَّشْرِیْعِ وَرِسَالَتَہٗ تَنْقَطِعَانِ وَالْوِلَایَۃَ لَا تَنْقَطِعُ اَبَدًا فَالْمُرْسَلُوْنَ مِنْ کَوْنِھِمْ اَوْلِیَآءَ لَا یَرَوْنَ مَا ذَکَرْنَاہُ اِلَّا مِنْ مِشْکٰوۃِ خَاتَمِ الْاَوْلِیَآءِ فَکَیْفَ مَنْ دُوْنَھُمْ مِنَ الْاَوْلِیَآءِ (ترجمہ) پس ہم عارفین میں سے بعض وہ شخص ہے جو معرفت الٰہی میں متحیر ہوا اور کہا کہ ادراک کا درک سے عاجز آجا

کی نہایت ادراک ہے، اور ہم میں سے بعض وہ ہے جس نے معرفت الٰہی حاصل کی اور اُس کا قول ابن عجز کے قول
کی مثل نہیں ہے۔ اُس کا قول اعلیٰ ہے۔ اُسکے علم نے اُس کو سکوت عطا کیا ہے جیسا کہ اُس متحیّر کی حیرت نے
اس کو عجز عطا کیا ہے اور یہ ساکت عارف اعلیٰ عالم باللہ ہے۔ اور یہ علم معرفت سوائے خاتم الرّسل صلّی اللہ
علیہ وسلّم اور خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کے بالاصالت کوئی نہیں جانتا۔ اور انبیاء و رُسل علیہم السّلام میں سے کوئی
شخص بغیر خاتم الرّسل صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مشکوٰۃ کے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھتا اور اولیاء میں سے بھی کوئی شخص
خاتم الاولیاء کی مشکوٰۃ کے بغیر اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھتا بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ جملہ رُسل علیہم السّلام بھی اللہ
تعالے کو خاتم الاولیاء کی مشکوٰۃ کے بغیر نہیں دیکھتے۔ اس میں اشارہ ہے کہ خاتم الرُّسل صلّی اللہ علیہ وسلّم سرِّ الٰہی
ہیں اور خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی صورتِ پاک پر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم ہی کا ظہور ہے۔ اور تحقیق رسالت و نبوّت
یعنی رسالت تشریعی و نبوّت تشریعی دونوں منقطع ہو جاتی ہیں اور ولایت کبھی منقطع نہیں ہوتی۔ مُراد یہ ہے کہ ہر
رسُول و نبی کا پہلے ولی ہونا لازمی ہے اور سابقہ رُسل علیہم السّلام کی شریعتیں سب منسُوخ ہو گئی ہیں لیکن اُنکی
ولایت ابدالآباد تک باقی ہے۔ نیز اس میں اشارہ ہے کہ خاتم الرُّسل صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرح خاتم الاولیاء پر
ولایت ختم نہیں ہو گئی یعنی کوئی یہ نہ سمجھے کہ جس طرح خاتم الرُّسل صلّی اللہ علیہ وسلّم پر رسالت ختم ہے ایسے ہی
خاتم الاولیاء پر ولایت ختم ہے کیونکہ ولایت منقطع ہونے والی نہیں یعنی اولیاء قیامت تک ہوتے رہیں گے۔
خاتم الاولیاء ایک ایسا ولی ہے جس پر ولایت کے کمالات ختم ہیں اور جملہ اولیاء اُس سے فیضانِ ولایت حاصل
کرتے ہیں۔ پس رُسل علیہم السّلام باعتبار اولیاء ہونے کے اللہ تعالے کو بغیر خاتم الاولیاء کی مشکوٰۃ کے نہیں
دیکھ سکتے لہٰذا رسُولوں سے جو کمتر درجہ والے ہیں، وہ خاتم الاولیاء کے بغیر کیسے ولایت حاصل کر سکتے ہیں۔
مراد یہ ہے کہ ہر رسُول کا پہلے نبی ہونا لازمی ہوتا ہے اور ہر نبی کا پہلے ولی ہونا لازمی ہے اور علم ولایت حاصل
کرنے کے لئے ہر رسُول اور نبی خاتم الاولیاء کا محتاج ہے یعنی علم ولایت میں خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ
جملہ رُسل و انبیاء علیہم السّلام کے پیر و مُرشد ہیں پس خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی فضیلت جملہ سابقہ رُسل و انبیاء
علیہم السّلام پر ثابت ہے۔ جب سابقہ رُسل علیہم السّلام پر خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت ہے تو
جملہ اولیاء علیہم السّلام پر آپ کی فضیلت بدرجہ اولیٰ ثابت ہے۔ اولیاء میں صحابہ بھی ہیں اور ائمہ اطہار
اہلبیت بھی ہیں علیہم السّلام۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اُمّت میں سے
جا[illegible] ولی ہے جس کا یہ دعویٰ ہو کہ ہم کو جملہ اولیاء و انبیاء علیہم السّلام پر فضیلت حاصل ہے۔ یہ دعویٰ سوائے

میرے حضرت سلطان غوث الثقلین پیران پیر دستگیر میراں محی الدین باز الشہب محبوب سبحانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے کسی نے نہیں کیا۔ جب آپ کا ظہور عنصری ہوا تو آپ نے تخت پر بیٹھ کر اس نرالے منصب کا اعلان کیا اور ارشاد فرمایا قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ چونکہ ہر نبی کا ولی ہونا لازمی ہے اس لئے جملہ سابقہ انبیاء علیہم السلام بھی آپ کے اس قول مبارک میں داخل ہیں آپ کے بعض خدام نے آپ کے اس قول مبارک کی وضاحت چاہی تو آپ نے ارشاد فرمایا "یَا غُلَامُ اَلْوِلَایَاتُ هٰهُنَا اَلدَّرَجَاتُ هٰهُنَا فِیْ مَجْلِسِیْ تَفَرَّقُ الْخِلَعُ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا وَلِیٍّ اِلَّا وَقَدْ حَضَرَ مَجْلِسِیْ هٰذَا الْاَحْیَاءُ بِاَبْدَانِهِمْ وَالْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِهِمْ اے لڑکے! ولایات یہاں ہیں درجات یہاں ہیں، میری مجلس میں خلعتیں تقسیم ہوتی ہیں، اللہ تعالٰے نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو میری مجلس میں حاضری نہ دے زندہ اپنے ابدان کے ساتھ اور فوت شدہ اپنی ارواح کے ساتھ" (بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار صد ۲۴)۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ خاتم الاولیاء سے مراد میرے حضرت سلطان غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ ہیں۔ قرآن مجید میں تقریباً بچاس عدد آیات بینات حضرت سلطان غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی شان اقدس میں نازل کی گئی ہیں۔ وہ سب آیات بینات اس امر پر دال ہیں کہ سرکار دوعالم حضور نبی کریم جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ کی بارگاہ اقدس میں مقرب ترین ہستی حضرت سلطان غوث اعظم پاک ہیں رضی اللہ عنہ۔ آپ ہی آسمان ولایت کے قمر ہیں اور آپ ہی خاتم الاولیاء کے لقب سے ملقب ہیں۔ تفسیر علوی پڑھیے اور اپنے ایمان کو تازہ کیجیے۔

اب اس پر اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ اگر خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ نے جملہ سابقہ رسل علیہم السلام کو علم ولایت پڑھایا ہے تو لازمی ہے کہ آپ کا وجود مبارک قدیم ہو اور اگر آپ کا وجود مبارک قدیم ہے تو لازمی ہے کہ آپ سابقہ رسل علیہم السلام کی شریعتوں کی پیروی کرتے چلے آئے ہوں۔ اس صورت میں علم شریعت میں خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ سابقہ رسل علیہم السلام کے تابع ہیں، لہٰذا خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی سابقہ رسل علیہم السلام پر فضیلت کیسے ثابت ہے؟ اس کے جواب میں حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وَاِنْ كَانَ خَاتَمُ الْاَوْلِيَاءِ تَابِعًا فِی الْحُكْمِ لِمَا جَاءَ بِهٖ خَاتَمُ الرُّسُلِ مِنَ التَّشْرِيْعِ فَذٰلِكَ لَا يَقْدَحُ فِیْ مَقَامِهٖ وَلَا يُنَاقِضُ مَا ذَهَبْنَا اِلَيْهِ فَاِنَّهٗ مِنْ وَجْهٍ يَكُوْنُ اَنْزَلَ كَمَا اَنَّهٗ مِنْ وَجْهٍ يَكُوْنُ اَعْلٰى وَقَدْ ظَهَرَ فِیْ ظَاهِرِ شَرْعِنَا مَا يُؤَيِّدُ مَا ذَهَبْنَا اِلَيْهِ فِیْ فَضْلِ عُمَرَ فِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ بِالْحُكْمِ فِيْهِمْ وَفِیْ تَابِيْرِ النَّخْلِ فَمَا يَلْزَمُ الْكَامِلَ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ التَّقَدُّمُ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ وَفِیْ كُلِّ مَرْتَبَةٍ وَاِنَّمَا نَظَرُ الرِّجَالِ

يَتَقَدَّمُ فِيْ رُتَبِ الْعِلْمِ بِاللّٰهِ هُنَالِكَ مَطْلَبُهُمْ وَ اَمَّا حَوَادِثُ الْاَكْوَانِ فَلَا تَعَلُّقَ لِخَوَاطِرِهِمْ
تحقق مَا ذَكَرْنَاهُ (ترجمہ) اور اگرچہ خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ احکام شریعت میں جو خاتم الرسل صلی اللہ علیہ
ئے ہیں تابع ہے۔ لِمَا جَآءَ بِهٖ خَاتِمُ الرُّسُلِ مِنَ التَّشْرِيْعِ سے مراد سابقہ رسل علیہم السلام کی شریعتیں
کیونکہ جملہ سابقہ رسل علیہم السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں داخل ہیں اور سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم
ب ہیں اور سب کو علم شریعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کر مبعوث فرماتے تھے جیسا کہ حضرت شیخ الاکبر
عنہ فتوحات کے جزو ثانی باب ۳۳ میں صفحہ ۱۳۸ پر فرماتے ہیں وَ كَذٰلِكَ قَالَ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً
يَلْزَمُ النَّاسَ رُؤْيَةُ شَخْصِهٖ فَلَمَّا وَجَّهَ فِيْ زَمَانِ ظُهُوْرِ جِسْمِهٖ رَسُوْلَهٗ عَلِيًّا وَّ مُعَاذًا اِلَى
يَمَنِ لِتَبْلِيْغِ الدَّعْوَةِ كَذٰلِكَ وَجَّهَ الرُّسُلَ وَ الْاَنْبِيَآءَ اِلٰى اُمَمِهِمْ مِنْ حِيْنِ كَانَ نَبِيًّا وَّ
بَيْنَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ فَدَعَا الْكُلَّ اِلَى اللّٰهِ فَالنَّاسُ اُمَّتُهٗ مِنْ اٰدَمَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اور ایسے ہی
وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ (سبا) یعنی ہم نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے اور
لوں کو آپ کے وجود مبارک کا دیکھنا ضروری نہیں ہے۔ پس جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ظہور جسمانی
کے زمانہ میں حضرت علی اور معاذ رضی اللہ عنہما کو یمن کی طرف دعوت اسلام کی تبلیغ کے واسطے متوجہ فرمایا
سے ہی رسولوں اور نبیوں کو ان کی اُمتوں کی طرف اُس وقت متوجہ فرمایا جب کہ آپ نبی تھے اور آدم علیہ السلام
ور مٹی کے درمیان تھا۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کُل مخلوق کو خدا کی طرف دعوت دی اور تمام لوگ آدم
سلام سے لیکر قیامت تک آپ کی اُمت ہیں (انتہیٰ)۔ اگرچہ خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ سابقہ رسل علیہم السلام
شریعتوں کے تابع ہیں لیکن یہ امر خاتم الاولیاء کے مرتبہ میں ضرر نہیں کرتا ہے اور نہ ہی اُس چیز کی مخالفت کرتا
جس کی طرف ہم گئے ہیں کیونکہ تحقیق خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ ایک وجہ سے سابقہ رسل علیہم السلام سے کمتر
تبہ والا ہے جیسا کہ تحقیق وہ ایک وجہ سے اُن سے اعلیٰ مرتبہ والا ہے یعنی اس وجہ سے
خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ علم حقیقت میں سابقہ رسل علیہم السلام کے پیر و مرشد ہیں وہ سابقہ رسل علیہم السلام
اعلیٰ مرتبہ والے ہیں اور اس وجہ سے کہ وہ علم شریعت میں سابقہ رسل علیہم السلام کے تابع ہیں وہ اُن سے
مرتبہ والے ہیں۔ اور تحقیق ہماری شریعت میں وہ چیز ظاہر ہوئی جو ہمارے اس قول کی مؤید ہے جس کی طرف
گئے ہیں اور وہ یہ ہے کہ جنگ بدر کے قیدیوں اور تابیر نخل کے متعلق حکم کرنے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت حاصل ہوئی۔ مراد یہ ہے کہ اگرچہ ایک خاص شئے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

کو سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت حاصل ہوئی لیکن تقدم اور فضیلت کلی حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مسلم ہے۔ ایسے ہی اگرچہ سابقہ رسل علیہم السلام کو ایک وجہ سے خاتم الاولیاء رضی اللہ
پر فضیلت حاصل ہے لیکن تقدم اور فضیلت کلی خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کے لئے مسلم ہے۔ یس کا حل کسے لئے یہ
نہیں کہ اس کو ہر شے اور ہر مرتبہ میں تقدم حاصل ہو اور کاملین کی نظر میں تقدم کا تعلق صرف علم باللہ کے
کے ساتھ ہے اور ان کے نزدیک فضیلت اور پیشوائی بھی معرفت الٰہی ہے۔ لیکن حوادث کو ان کا چونکہ ان
قلوب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے دنیاوی حوادث میں کاملین کے تقدم کا سوال ہی نہیں پیدا ہو
پس وہ چیز پایہ تحقیق کو پہنچی جس کا ہم نے ذکر کیا۔ مثال کے طور پر ایک ولی قطب زمان کے منصب پر ف
ہے لیکن وہ درزی کا کام نہیں جانتا، موچی کا کام نہیں جانتا، موٹر ڈرائیوری کا کام نہیں جانتا۔ اب ان فنون
اس کے تقدم کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ لیکن چونکہ کاملین کی نظر میں تقدم اور فضیلت کا تعلق صرف معرفت
الٰہی کے ساتھ ہے اس لئے اس ولی کو سب پر فضیلت حاصل ہے۔ اب خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ اگرچہ
احکام شریعت میں سابقہ رسل علیہم السلام کے تابع تھے لیکن علم ولایت میں چونکہ آپ سابقہ رسل علیہم السلام
کے پیر و مرشد ہیں اسلئے آپ کو سابقہ رسل علیہم السلام پر تقدم اور فضیلت حاصل ہے۔ جیسا کہ سابق میں
مذکور ہوا خاتم الاولیاء سے مراد میرے حضرت سلطان غوث اعظم پاک سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں۔

خاتم الاولیاء عالی سرکار جناب حضرت غوث اعظم پاک سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا خاتم الرسل
سرکار دوعالم شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ از روئے علم شریعت کیا
تعلق ہے؟ اس کے جواب میں ارشاد فرمایا وَلَمَّا مَثَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّبُوَّةَ بِالْحَائِطِ
مِنَ اللَّبِنِ وَقَدْ كَمُلَ سِوَى مَوْضِعِ لَبِنَةٍ وَاحِدَةٍ وَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّبِنَةَ غَيْرَ
أَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَاهَا إِلَّا كَمَا قَالَ لَبِنَةً وَّاحِدَةً وَأَمَّا خَاتَمُ الْأَوْلِيَاءِ فَلَابُدَّ
مِنْ هٰذِهِ الرُّؤْيَا فَيَرَى مَا مَثَّلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَرَى فِي الْحَائِطِ مَوْضِعَ
لَبِنَتَيْنِ اللَّبِنُ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ فَيَرَى اللَّبِنَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَنْقُصُ الْحَائِطُ عَنْهُمَا وَيَكْمُلُ بِهِمَا
لَبِنَةَ ذَهَبٍ وَّلَبِنَةَ فِضَّةٍ فَلَابُدَّ أَنْ يَرَى نَفْسَهُ تَنْطَبِعُ فِي مَوْضِعِ تَيْنِكَ اللَّبِنَتَيْنِ فَيَكُونُ
خَاتَمُ الْأَوْلِيَاءِ تَيْنِكَ اللَّبِنَتَيْنِ فَيُكْمِلُ الْحَائِطَ وَالسَّبَبُ الْمُوجِبُ لِكَوْنِهِ رَاٰهَا لَبِنَتَيْنِ أَنَّهُ
تَابِعٌ لِشَرْعِ خَاتَمِ الرُّسُلِ فِي الظَّاهِرِ وَهُوَ مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ الْفِضِّيَّةِ وَهُوَ ظَاهِرُهُ وَمَا يَتَّبِعُهُ

مِنَ الْاَحْکَامِ کَمَا هُوَ اَخَذَ عَنِ اللّٰهِ فِی السِّرِّ مَا هُوَ بِالصُّوْرَةِ الظَّاهِرَةِ مُتَّبِعٌ فِیْهِ لِاَنَّهٗ یَرٰی
عَلٰی مَا هُوَ عَلَیْهِ فَلَا بُدَّ اَنْ یَّرَاهُ هٰكَذَا وَهُوَ مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ الذَّهَبِیَّةِ فِی الْبَاطِنِ فَاِنَّهٗ
مِنَ الْمَعْدَنِ الَّذِیْ یَاْخُذُ مِنْهُ الْمَلَكُ الَّذِیْ یُوْحٰی بِهٖ اِلَی الرَّسُوْلِ فَاِنْ فَهِمْتَ مَا اَشَرْتُ
حَصَلَ لَكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ (ترجمہ) اور جب نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے نبوت کو اینٹوں کی دیوار کے
مثال دی اور تحقیق وہ دیوار سوائے ایک اینٹ کی جگہ کے مکمّل تھی تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم وہی ایک اینٹ
تحقیق حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نہیں دیکھتے ہیں اُس اینٹ کو مگر ایک ہی اینٹ۔ مُراد یہ ہے کہ احکام شریعت
کرنے میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ایک ہی حالت ہے اور وُہ یہ کہ آپ براہِ راست احکام شریعت اللہ تعالےٰ
حاصل کرتے ہیں۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کسی کے تابع نہیں ہیں۔ اور لیکن ضروری ہے کہ خاتم الاولیاء رضی اللہ
الیسا ہی خواب دیکھے پس وُہ دیوارِ نبوّت میں دو اینٹیں دیکھتا ہے، ایک اینٹ سُنہری اور دُوسری اینٹ روپہلی۔
دیکھتا ہے کہ دیوارِ نبوت اُن دو اینٹوں کے بغیر ناقص ہوتی ہے اور اُن دونوں کے ساتھ کامل ہوتی ہے۔ اور
ہے کہ خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ بھی اپنے آپ کو اُن دونوں اینٹوں کی جگہ چسپاں دیکھے پس خاتم
رضی اللہ عنہ وُہ دونوں اینٹیں ہوں گے اور دیوارِ نبوت مکمّل ہوگی۔ دو اینٹوں سے مُراد یہ ہے کہ خاتم الاولیاءُ
عنہ کی دو حالتیں ہیں۔ اور علّت موجبہ اس بات کی کہ خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ نے ایک اینٹ کو دو
دیکھا یہ ہے کہ تحقیق خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ ظاہر میں خاتم الرسل صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شرح کے تابع
دو پہلی اینٹ سے مُراد ہے۔ یہ خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کا ظاہر ہے یعنی احکام شریعت میں وُہ ظاہر
صلّی اللہ علیہ وسلّم کے تابع ہیں۔ یہ آپ کی ایک حالت ہے جس کو چاندی کی اینٹ کے ساتھ تشبیہہ
ہے۔ خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی دُوسری حالت یہ ہے کہ جن احکام شرع میں آپ ظاہری صُورت میں تابع
ہیں وہی احکام شرع آپ اللہ تعالےٰ سے اخذ کرتے ہیں کیونکہ تحقیق آپ امرِ الٰہی کو اس چیز پہ
ہیں کہ نفس الامر میں ہے یعنی خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی نظر عِلم اٰلہی پر ہے اور علمِ الٰہی میں ہر شئے کے
پر آپ کی نظر ہے۔ چونکہ خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کے علم کا ماخذ علمِ الٰہی ہے اِسلیئے ضروری ہے کہ آپ
سے امرِ دین یعنی احکام شرع کو ایسے ہی اخذ کریں جیسے آپ ظاہری صُورت میں حاصل کرتے ہیں۔ پس
احکام شرع کو علمِ الٰہی سے اخذ کرنے کو سُنہری اینٹ کے ساتھ تشبیہہ دی گئی ہے۔ اور تحقیق خاتم الاولیاءُ
عنہ نے احکام شرع کو اُس معدن سے اخذ کیا ہے جس سے وہ فرشتہ اخذ کرتا ہے جو اُن احکام شرع

کے ساتھ خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا جاتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ باطن میں احکام شرع اخذ کرنے میں خا
الاولیاء رضی اللہ عنہ کے علم کا ماخذ اور معدن وہ ہی ہے جو خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور وہ معدن علم ا
ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ شرف حاصل ہے کہ حضرت جبرئیل امین علیہ الس
علم الٰہی سے وہ احکام شرع اخذ کرتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بظاہر پہنچاتے ہیں اور خاتم الاولیاء رض
عنہ کی نظر علم الٰہی پر ہے اور آپ خود بخود بغیر کسی فرشتے کے احکام شرع باطن میں علم الٰہی سے اخذ کرتے ہیں
اگر تو نے اس چیز کو سمجھا جس کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے تو تجھے تحقیق نافع علم حاصل ہوا ہو۔

خاتم الاولیاء جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی از روئے علم ولایت خاتم الرسل جناب مح
پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا نسبت ہے؟ اس کے جواب میں ارشاد فرمایا فَکُلُّ نَبِیٍّ مِنْ لَدُنْ اٰ
اِلٰی اٰخِرِ نَبِیٍّ مَا مِنْهُمْ اَحَدٌ یَاْخُذُ اِلَّا مِنْ مِشْکٰوۃِ خَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ وَاِنْ تَاَخَّرَ وُجُوْدُ طِیْ
فَاِنَّہٗ بِحَقِیْقَتِہٖ مَوْجُوْدٌ وَھُوَ قَوْلُہٗ کُنْتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ وَغَیْرُہٗ مِنَ
الْاَنْبِیَاءِ مَا کَانَ نَبِیًّا اِلَّا حِیْنَ بُعِثَ وَکَذٰلِکَ خَاتِمُ الْاَوْلِیَاءِ کَانَ وَلِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَ
وَالطِّیْنِ وَغَیْرُہٗ مِنَ الْاَوْلِیَاءِ مَا کَانَ وَلِیًّا اِلَّا بَعْدَ تَحْصِیْلِہٖ شَرَائِطَ الْوِلَایَۃِ مِنَ الْاَخْلَا
الْاِلٰھِیَّۃِ فِی الْاِتِّصَافِ بِھَا مِنْ کَوْنِ اللّٰہِ تُسَمّٰی بِالْوَلِیِّ الْحَمِیْدِ فَخَاتِمُ الرُّسُلِ مِنْ حَیْثُ وِلَا
نِسْبَتُہٗ مَعَ الْخَتْمِ لِلْوِلَایَۃِ نِسْبَۃُ الْاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ مَعَہٗ فَاِنَّہُ الْوَلِیُّ الرَّسُوْلُ النَّبِیُّ
خَاتِمُ الْاَوْلِیَاءِ الْوَلِیُّ الْوَارِثُ الْاٰخِذُ عَنِ الْاَصْلِ الْمُشَاھِدُ لِلْمَرَاتِبِ وَھُوَ حَسَنَۃٌ مِّنْ حَسَ
خَاتِمِ الرُّسُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُقَدَّمِ الْجَمَاعَۃِ وَسَیِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ (ترجمہ) حض
آدم علیہ السلام سے لیکر آخری نبی تک کوئی ایسا نبی نہیں جو نبوت کو بغیر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی مش
کے اخذ کرے اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود عنصری متاخر ہوا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حقیقت
کے ساتھ موجود تھے جس پر آپ کا قول مبارک کُنْتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ (میں اس وقت
تھا جب آدم علیہ السلام کا پتلا تیار نہ ہوا تھا) شاہد ہے۔ مراد یہ ہے کہ جملہ سابقہ انبیاء علیہم السلام نے علم نبوت
یعنی علم شریعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھا اور جیسا کہ سابق میں مذکور ہوا جملہ سابقہ انبیاء علیہم السلا
نے علم ولایت خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ سے پڑھا۔ خاتم الرسل جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر انب
علیہم السلام میں سے کوئی شخص نبی نہ ہوتا تھا جب تک کہ وہ زمین پر مبعوث نہ ہوتا تھا۔ اور ایسے ہی خاتم الاو

رضی اللہ عنہ اُس وقت ولی تھے جب آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے اور خاتم الاولیاء جناب سید عبدالقادر
جیلانی رضی اللہ عنہ کے بغیر اولیاء رضی اللہ عنہم میں سے کوئی شخص ولی نہ ہوتا تھا جب تک کہ دارِ دُنیا میں وجودِ عنصری
کے ساتھ شرائط ولایت حاصل نہ کرتا تھا۔ شرائطِ ولایت یہ ہیں کہ ولی اخلاقِ الٰہیہ کیساتھ متصف ہو کیونکہ
اللہ کا ولی حمید کے نام کے ساتھ تسمیہ کیا گیا ہے کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی وَ ھُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ (شوریٰ)
جناب خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی باعتبار اپنی ولایت کے خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کے ساتھ وہی نسبت
ہے جو دیگر انبیاء و رُسل علیہم السلام کو اُن کے ساتھ ہے۔ مُراد یہ ہے کہ جیسا کہ سابقہ انبیاء و رسل علیہم السلام
نور ولایت خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی مشکوٰۃ سے حاصل کرتے ہیں ایسے ہی خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم علمِ ولایت خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی مشکوٰۃ سے حاصل کرتے ہیں
خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ ولی ہیں وارث ہیں اصل معدن سے اخذ کرنے والے ہیں اور مشاہدِ مراتب ہیں یعنی انبیاء
و اولیاء کو مراتبِ ولایت تقسیم کرنے والے ہیں۔ اِس عبارت سے عُقدہ پڑ جاتا ہے کہ خاتم الرسل صلی اللہ علیہ
وسلم بھی علم ولایت اخذ کرنے میں خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کے محتاج ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی
اس عقدہ کشائی فرمادی ہے وَ ھُوَ حَسَنَۃٌ مِّنْ حَسَنَاتِ خَاتَمِ الرُّسُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مُقَدَّمِ
الْجَمَاعَۃِ وَ سَیِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ اور وہ خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ خاتم الرسل جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم
جو انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی جماعت کے پیشوا اور اولادِ آدم علیہ السلام کے سردار ہیں، کے حسنات میں سے
ایک حسنہ ہیں یعنی خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے وُجودوں میں سے ایک وُجود ہیں۔
مطلب یہ ہے کہ خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم سرِ الٰہی ہیں اور خاتم الاولیاء کی صورت پر آپ ہی کا ظہور ہے۔ باعتبارِ
رسالت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب مُبارک خاتم الرسل ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور باعتبارِ ولایت حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کا لقب مبارک خاتم الاولیاء ہے رضی اللہ عنہ۔ مُراد یہ ہے کہ خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ خاتم الرسل صلی اللہ
علیہ وسلم کے لئے مرآتِ تامہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمانِ ولایت
کا شمس فرمایا ہے اور خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کو آسمانِ ولایت کا قمر فرمایا ہے کَمَا قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الشَّمْسِ
وَ ضُحٰھَا وَ الْقَمَرِ اِذَا تَلٰھَا۔ حقیقت میں غور کیا جائے تو یہاں دو مشکاتیں نہیں ہیں بلکہ ایک ہی مشکوٰۃ ہے
اور وہ خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی مشکوٰۃ ہے۔ اب خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ
سے فیضانِ ولایت حاصل کرنا کوئی اچنبہ بات نہیں لیکن چونکہ تجلیاتِ الٰہیہ غیر مکرر ہیں اس لئے بظاہر خاتم
الرسل صلی اللہ علیہ وسلم اور خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کے دو علیحدہ علیحدہ وُجود ہیں۔ اگرچہ بلحاظ خاتم الرسل

صلی اللہ علیہ وسلّم اور خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ دونوں علم ولایت کے مالک ہیں لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ ازل میں خاتم الاولیاء
رضی اللہ عنہ نے علم ولایت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلّم سے حاصل کیا اور ازرُوئے شفقت حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے
نبوت یعنی شریعت کا شعبہ اپنے پاس رکھا ہوا ہے اور ولایت کا شعبہ خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا ہوا ہے
جملہ انبیاء علیہم السلام کو علم شریعت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلّم نے پڑھایا ہے اور جملہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام کو علم ولایت
خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ نے پڑھایا ہے۔ علم ولایت چونکہ ترقی پذیر ہے اسلئے خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ جملہ سابقہ انبیاء
وجملہ اولیاء علیہم السلام کو علم ولایت ازل سے ابد تک پڑھاتے ہیں اور جناب خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلّم بھی ہر درس کی مجلس
میں برائے صدارت اور اپنے معشوق کی زیارت کے لئے جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ جملہ نجوم کا قمر کے ساتھ براہ راست تعلق ہے
اور جملہ نجوم قمر سے فیضان حاصل کرتے ہیں۔ آسمان ولایت کے نجوم خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلّم کے صحابہ ہیں کما
قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ کما قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِیْ
کَالنُّجُوْمِ۔ لفظ صحابی کی تعریف میں خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں اِنَّ مِنْ اَصْحَابِیْ مَنْ یَّرَانِیْ
بَعْدَ مَفَارَقَتِیْ میرے رحلت کر جانے کے بعد جو مجھے دیکھے گا وہ میرے اصحاب میں سے ہوگا (کنوز الحقائق)
چونکہ جملہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام کو خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلّم کی حضوری کا شرف ہے اسلئے وہ سب کے سب
صحابہ میں داخل ہیں۔ اب آسمان ولایت کے جملہ نجوم آسمان ولایت کے قمر سے فیضان ولایت حاصل کرتے ہیں یعنی
جملہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام نے فیضان ولایت خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی مشکوٰۃ سے اخذ کیا ہے۔ چونکہ انبیاء و اولیاء علیہم
السلام حیات ہیں کما وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ
یُّرْزَقُ اسلئے وہ اپنے علم ولایت میں موت کے بعد بھی ترقی کرتے رہتے ہیں، اور اسی علم ولایت میں ترقی کے لئے
جملہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام موت کے بعد بھی خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی بارگاہ اقدس میں حاضری دیتے رہتے ہیں
یہ سلسلہ ابد الآباد تک جاری رہے گا چنانچہ خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ جناب سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا
قول مبارک وَمَا مِنْ نَّبِیٍّ خَلَقَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا وَلِیٍّ اِلَّا وَقَدْ حَضَرَ مَجْلِسِیْ ھٰذَا الْاَحْیَاءُ بِاَبْدَانِھِمْ
وَالْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِھِمْ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو میری مجلس میں حاضری نہ دے
اپنے بدنوں کے ساتھ اور فوت شدہ اپنی ارواح کے ساتھ، اس حقیقت پر دال ہے۔ بعض عارفین باللہ رضی اللہ عنہم
کو اپنی کشف میں سہو پڑ گیا ہے جو کہتے ہیں کہ ائمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام خاتم الاولیاء جناب سید عبد القادر جیلانی رضی
اللہ عنہ سے بے نیاز ہیں۔ جب خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلّم بظاہر ازروئے شفقت خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ

ولایت پڑھتے ہیں تو ائمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام خاتم الاولیاء رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے
ے بے نیاز ہو سکتے ہیں۔ کلامِ فصوص سے ثابت ہوا کہ اولیاء و انبیاء علیہم
السلام اور ائمۂ اطہار اہلبیت علیہم السلام سب کے سب علمِ ولایت خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ سے پڑھتے ہیں بلکہ
خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم بھی ازراہِ شفقت علمِ ولایت خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ سے پڑھتے ہیں اگرچہ باطن میں خاتم
صلی اللہ علیہ وسلم علمِ ولایت کی اصل اور معدن ہیں اور خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی اصل بھی خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم
۔ خاتم الاولیاء جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی شانِ اقدس میں متعدد آیات بینات قرآن مجید میں نازل کی گئی
وہ سب اس حقیقت پر دال ہیں کہ جملہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام نے فیضانِ ولایت آسمانِ ولایت کے قمر خاتم الاولیاء
ب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی مشکوٰۃ مبارک سے اخذ کیا ہے۔ تفسیر علوی پڑھیے اور ایمان تازہ کیجیے۔ مثال کے
یک آیت قرآنی پیش کی جاتی ہے: تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ جَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّ قَمَرًا
مُّنِیْرًا۔ بڑی برکت ہے اس ذات کی جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس میں ایک آفتاب اور منور کرنے والا چاند بنایا۔
عَلَیْهِ السَّلَامُ اِنَّ لِلْقُرْاٰنِ ظَهْرًا وَّ بَطْنًا وَ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی عَشَرَةِ اَبْطُنٍ
مَا هُوَ بَطْنٌ فَهُوَ اَنْفَعُ وَ اَرْفَعُ لِاَنَّهٗ مُخٌّ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قرآن مجید مشتمل بر الفاظ و
نی ظاہری اور اسرار و رموز باطنی ہے" نیز فرمایا "اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو دس باطنی رموز پر نازل فرمایا ہے" ہر بطن
سے نافع اور مفید تر ہے کیونکہ وہ قرآن مجید کا مغز ہے۔ آیت کا ایک بطن پیش کیا جاتا ہے۔ فِی السَّمَآءِ آسمان
نی آسمانِ ولایت میں۔ بُرُوْجًا بروج جمع برج کی ہے۔ آسمان کے بارہ برج ہیں یعنی دوازدہ ائمہ اطہار اہلبیت علیہم
السلام آسمانِ ولایت کے بارہ برج ہیں۔ سِرَاجًا سراج سے مراد آفتاب ہے یعنی خاتم الرسل جناب محمد پاک صلی اللہ
علیہ وسلم آسمانِ ولایت کے آفتاب ہیں۔ قَمَرًا مُّنِیْرًا منور کرنے والا چاند یعنی خاتم الاولیاء سید عبدالقادر جیلانی رضی
عنہ آسمانِ ولایت کے قمر ہیں اور جملہ آسمان کو منور کرنے والے ہیں۔ اس آیۂ شریفہ میں رب تعالیٰ ولایت کا ایک
ش کر رہے ہیں اور وہ یہ کہ آسمانِ ولایت خاتم الاولیاء کے نور سے منور ہے یعنی جملہ اولیاء و انبیاء خاتم الاولیاء
ولایت اخذ کر رہے ہیں حتیٰ کہ دوازدہ امام علیہم السلام و خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم بھی نور ولایت خاتم الاولیاء
مشکوٰۃ سے اخذ کرتے ہیں۔ یہ ہی وجہ ہے کہ آیۂ کریمہ میں بروجاً کو "منیراً" نہیں فرمایا اور نہ ہی سراجاً کو منیراً فرمایا۔ العزیز؛
ی کا انکار نہ کر بلکہ حق و عزت تسلیم کر لے۔ سبحان اللہ! فصوص الحکم قرآن مجید کی تفسیر ہے۔

فصوص الحکم میں خاتم الاولیاء کی تخصیص نہیں کی گئی۔ دل میں تردد پیدا ہوا کہ خاتم الاولیاء سے کون ہستی مراد ہے۔

اسکے بعد چند مبشرات نصیب ہوئیں جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

(۱) ایک رات یہ مسکین سرکارِ دو عالم جناب محمدؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت پاک سے مشرف ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا "اولیائی صحابی انبیاء صحابی غوث الاعظم کالقمر وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا علی مرتضیٰ اسلئے قمر نہیں ہیں کہ اُن کا ظہور ہمارے ساتھ ہے" حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معجز نما کلام دیکھیئے کوزہ میں بند ہے۔ آج کل کے علمائے کرام فرمارہے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم پر لفظ ولی کا عائد نہیں ہوتا اسلئے خاتم الاولیاء جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے قول مبارک قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے" میں صحابہ رضی اللہ عنہم داخل نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے احسن پیرایہ میں لفظ صحابی کی شرح فرمادی آپ فرماتے ہیں "میرے اولیاء میرے صحاب ہیں انبیا میرے صحاب ہیں" یعنی ہر وہ شخص جس کو ہماری صحبت کا شرف حاصل ہے وہ ہمارے صحاب میں داخل ہے خواہ وہ صحبت صوری ہو یا معنوی ہو۔ مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہے جمیع انبیاء و اولیاء علیہم السلام ہمارے صحاب ہیں اور آسمانِ ولایت کے نجوم ہیں کما قال اللہ تعالیٰ فَلَا اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ وَكَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ۔ آگے ارشاد فرمایا "غوث الاعظم کالقمر" غوث الاعظم مثل قمر کے ہیں یعنی حضرت غوث اعظم پاک جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ آسمانِ ولایت کے قمر ہیں اور جملہ نجوم یعنی جمیع انبیاء و اولیاء علیہم السلام آپ ہی سے فیضانِ ولایت حاصل کرتے ہیں۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمادیا کہ خاتم الاولیاء حضرت غوث الاعظم پاک جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں۔ آگے ارشاد فرمایا "وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا" یعنی ان آیات بینات میں قمر سے مراد حضرت غوث الاعظم پاک رضی اللہ عنہ۔ آگے ارشاد فرمایا "علی مرتضیٰ اسلئے قمر نہیں ہیں کہ اُن کا ظہور ہمارے ساتھ ہے" یہ اُن لوگوں کا رد ہے جو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خاتم الاولیاء کہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمادیا ہے کہ آیت کریمہ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا میں اِذَا تَلٰهَا قابلِ غور ہے۔ قسم ہے قمر کی جب آوے شمس کے بعد۔ اِذَا تَلٰهَا وضاحت فرمارہا ہے کہ وہ ہستی جس پر قمر کا اطلاق ہوتا ہے اُس کا ظہورِ عنصری شمس یعنی خاتم الرسل جناب محمدؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہوگا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ظہور عنصری چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے لہذا وہ قمر نہیں ہیں۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے کہ آسمانِ ولایت کے قمر اور خاتم الاولیاء جن سے جمیع انبیاء و اولیاء علیہم السلام فیضانِ ولایت حاصل کرتے ہیں وہ حضرت غوث الاعظم پاک جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۲) ایک رات سرکارِ دو عالم جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک آراستہ ہے۔ رُسل اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] نعت کے کتنی افراد حاضرِ خدمتِ اقدس ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسکین کی طرف اشارہ کرکے ارشادِ مبارک فرمایا کہ [illegible] اس شخص نے قرآن مجید کے وُہ حقائق اور دقائق بیان کئے ہیں جو آج تک کسی نے بیان نہیں کئے۔" پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اشارۂ مبارک سے جُملہ حاضرین نے مجھ کو گھیر لیا اور اس مسکین کو دیکھ کر ہنستے تھے۔ حاضرین میں سے سیّد الکونین حضرت [illegible] پاک علیہ السلام میرے سامنے تشریف فرما ہوئے اور فرمایا "اپنی کتاب میں یہ بھی لکھو قمر وہ ہے جس کا ظہور حضور صلی اللہ [illegible] وسلم کے بعد ہے۔" سُبحان اللہ! کلام امام امامِ کلام ہے۔ آپ کی کلامِ مبارک میں غور کیجئے۔ کوزہ میں سمندر بند ہے۔ میرے [illegible] میں اُسی وقت انقا ہو گیا کہ امام پاک اُن علماءِ کرام کے عقائد کی تردید سمجھا رہے ہیں جن کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کے بعد مرتبہ سابقہ رُسل کا ہے یا حضرت صدیقِ اکبر کا ہے یا حضرت علی مُرتضیٰ کا ہے علیہم السّلام۔ گویا آپ آیۂ کریمہ وَالْقَمَرِ [illegible] تَلٰهَا سے استنباط سمجھا رہے ہیں کہ شمسِ احدیت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتبہ قمر کا ہے لیکن ربّ تعالیٰ فرماتا ہے [illegible] اس چاند کی قسم جب سُورج سے پیچھے آوے یعنی قمر سے مُراد وُہ ہستی ہے جس کا ظہورِ عنصری حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کے فی بعد ہو گا۔ اِسلئے کوئی سابقہ رسُول یا صحابی قمر نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا لا محالہ قمر سے مُراد میرے حضرت سلطان غوث [illegible] اعظم پاک رضی اللہ عنہ ہیں۔ پس فیصلہ شُد کہ آسمانِ ولایت کے قمر یعنی خاتم الاولیاء جناب سیّد عبدالقادر جیلانی ہیں رضی [illegible] تعالیٰ عنہ ۔

(۳) [illegible] ایک رات مولا مشکلکشا حضرت علی مُرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی زیارت پاک نصیب ہوئی۔ آپ نے فرمایا "ہم غوث الاعظم [illegible] پاک کے خادم ہیں۔" پس آپ نے خود ہی جھگڑا مٹا دیا اور مُہر لگا دی کہ آسمانِ ولایت کے قمر اور خاتم الاولیاء حضرت [illegible] غوث الاعظم پاک ہیں رضی اللہ عنہ۔ سبحان اللہ! حضرت علی مُرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شان بھی نرالی ہے۔ امامت کی شان [illegible] متعدد آیات بیّنات قرآن مجید میں نازل کی گئی ہیں۔ تفسیر جلوی پڑھیئے اور ایمان تازہ کیجئے۔ مثال کے طور [illegible] ایک آیت کریمہ پیش کی جاتی ہے: وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاۗءِ بُرُوْجًا وَّ زَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ اور تحقیق ہم نے [illegible] آسمان میں بُرج بنائے ہیں اور اُن بُروج کے ساتھ ہم نے آسمان کو ناظرین کے لئے زینت بخشی ہے۔ مُراد یہ [illegible] ہے کہ دوازدہ اَئمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام آسمانِ ولایت کے بارہ بُروج ہیں اور اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم [illegible] کے نزدیک وُہ آسمانِ ولایت کی زینت ہیں۔ اب آسمانِ ولایت کے بُروج تو ہیں کُل بارہ اور نجوم ہیں بے شمار [illegible] بُروج کو نجوم پر صریح فضیلت حاصل ہے۔ اب دوازدہ اَئمہ اطہار اہلبیت علیہم السّلام کے سرتاج و سردار [illegible] مشکلکشا حضرت علی مُرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں یعنی حضرت علی مُرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو سب اَئمہ اطہار اہلبیت

علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے اور اس پر حدیث ذیل شاہد ہے۔ اَنَا مَدِیْنَۃُ الصِّدْقِ وَصِدِّیْقٌ بَابُھَا اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعَدْلِ وَعُمَرُ بَابُھَا اَنَا مَدِیْنَۃُ الْحَیَاءِ وَعُثْمَانُ بَابُھَا اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا اَنَا مَدِیْنَۃُ الْحِلْمِ وَحَسَنٌ بَابُھَا اَنَا مَدِیْنَۃُ الصَّبْرِ وَحُسَیْنٌ بَابُھَا میں صدق کا شہر ہوں اور صدیقؓ اُس کا دروازہ ہیں میں عدل کا شہر ہوں اور عمرؓ اُس کا دروازہ ہیں میں حیاء کا شہر ہوں اور عثمانؓ اُس کا دروازہ ہیں میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اُس کا دروازہ ہیں میں حلم کا شہر ہوں اور حسنؓ اُس کا دروازہ ہیں میں صبر کا شہر ہوں اور حسینؓ اُس کا دروازہ ہیں۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس حدیث شریف میں خلفائے راشدین اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہم کے سروں پر علیحدہ علیحدہ صفات کے سہرے باندھے ہیں لیکن سب سے افضل و اعلیٰ اور درخشندہ ترین سہرا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سر مبارک پہ باندھا ہے۔ علم اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتیہ سے ایک صفت ہے اور صدق و عدل و حیاء و حلم اور صبر صفات اضافیہ سے ہیں۔ سبع مثانی یعنی ائمہ سبعہ اُمّہات الصفات ہیں اور وہ حیات علم ارادہ قدرت سمع بصر اور کلام ہیں۔ حیات کے بعد تمام صفات میں سے اعلیٰ صفت علم ہے بلکہ تمام صفات کا قیام اور وجود ساتھ علم کے ہے۔ علم ہی بتلا رہا ہے کہ یہ صدق ہے یہ عدل ہے یہ حیاء ہے یہ حلم ہے اور یہ صبر ہے۔ سبحان اللہ! خاتم الرسل جناب محمدؐ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کی کلام مبارک بھی معجزہ ہے۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بظاہر خلفائے راشدین اور ائمہ اطہار اہلبیت رضی اللہ عنہم کو ایک ہی سطح پر رکھا ہے یعنی سب کی اپنے ساتھ ایک ہی نسبت رکھی ہے اور وہ نسبت دروازہ اور شہر کی ہے۔ دروازہ اور شہر کی آپس میں وہ ہی نسبت ہے جو نجم اور شمس کی ہے۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مراد یہ ہے کہ کوئی شخص خلفائے راشدین اور ائمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام کو قمر تصور نہ کرے۔ نیز حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اشارہ فرما دیا ہے کہ منصب خلافت کے اعتبار سے سب برابر ہیں اور کسی کو کسی پر فضیلت حاصل نہیں۔ حدیث شریف کے معانی پر غور کیا جائے تو خلفائے راشدین اور ائمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام میں سے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی فضیلت صاف چمک رہی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ خاتم الرسل جناب محمدؐ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم آسمانِ ولایت کے شمس ہیں، خاتم الاولیاء جناب سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ آسمانِ ولایت کے قمر ہیں، دوازدہ ائمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام آسمانِ ولایت کے بروج ہیں جن کے سردار حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں، اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صحابہ (جمیع انبیاء و اولیاء علیہم السلام) آسمانِ ولایت کے نجوم ہیں۔ اب شمس کو قمر پر، قمر کو بروج پر اور بروج کو نجوم پر بالترتیب صریح فضیلت حاصل ہے۔

تحقیق علامہ ابی الظفر السید ظهیر الدین القادری الحسنی الحسینی رضی اللہ عنہ: (از کتاب الفتح المبین فیما یتعلق بتریاق المحبین مطبوعہ مصر ص۱۱) وقال الشیخ العارف ابو محمد علی بن ابی بکر لما قال الشیخ عبد القادر ما قال قام الشیخ علی الهیتی وقبل القدم فقال له اصحابه بم فعلت ذلک فقال لانه امر ان یقولها واذن له فی عزل من انکرها علیه فاردت ان اکون اول من سارع الی الانقیاد الیه وقال الشیخ ابو صخر قلت للشیخ عدی بن مسافر قدس سره هل امر الشیخ عبد القادر قدس سره بان یقول ذلک فقال قد امر وامره ما وضع الاولیاء کلهم رؤسهم مکان الامر الا تری الملائکة علیهم السلام لم یسجدوا لآدم صلی اللہ تعالی علیه وسلم الا لورود الامر علیهم بذلک انتهی. والذی یخطر ببال هذا العبد الفقیر ان القدم علی حقیقتها کما هو الظاهر المتبادر من اللفظ ویؤیده الوصف بهذه فانها حقیقة فی المشار به المشاهد المحسوس وان الشیخ قدس سره ما قال ذلک الا علی لسان الحقیقة المحمدیة وکم ولی قال ما قال علی لسانها الا تری سلطان العاشقین عمر بن الفارض قدس سره کیف قال ؎

وانی وان کنت ابن آدم صورة ❊ فلی فیه معنی شاهد بابوتی

فانه لیس ذلک الا علی لسان تلک الحقیقة التی خلق آدم وسائر الانبیاء علیهم السلام بل العالم العلوی والسفلی کما یشیر الیه بعض الآثار والیه یومی قول العارف النابلسی

طه النبی تکونت من نوره ❊ کل الخلیقة ثم لو ترک القطا

والفناء فی الحقیقة المحمدیة مسلم عند السادة الصوفیة وجهات الفناء فیه مختلفة وللشیخ قدس سره الحظ الاوفر منها بل له رضی اللہ تعالی عنه رتبة الخلافة الکبری کما ینبئ عن ذلک کلامهم ومن هذا صح له ان یقول ما یقول ویؤید ما قلناه ما نقل عن الشیخ ابی صخر انه قال للشیخ عدی علیه الرحمة اعلمت ان احدا من المشایخ المتقدمین قال قدمی هذه الخ غیر الشیخ عبد القادر قدس سره فقال لا ثم قال له ابو صخر فما معناها فقال هی مفصحة عن مقام الفردیة فی وقته قیل له فلکل وقت فرد قال ولم یؤمر احد ممن له هذا المقام قبل ان یقول هذا القول انتهی۔

یعنی شیخ عارف ابو محمد علی بن ابو بکر قدس سرہٗ سے منقول ہے کہ جب میرے سردار شیخ سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ (میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے) فرمایا تو شیخ علی ہیتی رحمہ اللہ نے اُٹھ کر آنحضرت رضی اللہ عنہ کا قدم مبارک پکڑا اور اپنی گردن پر رکھا۔ اس پر بعض اصحاب نے پوچھا کہ آپ نے اس طرح کیوں کیا۔ فرمایا کہ آنحضرت قدس سرہٗ اس قول کے کہنے پر مامور ہیں اور اُن کو اس بات کا اذن ہُوا ہے کہ اولیائے کرام سے جو اس بات کا منکر ہو اُس کو معزول کر دیں۔ پس میں نے چاہا کہ آپ کے تابعداروں میں سے پہلا میں جاؤں۔ اور شیخ ابو صخر علیہ الرحمۃ سے منقول ہے کہ میں نے شیخ عدی بن مسافر قدس سرہٗ سے پوچھا کیا حضرت شیخ سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ اس کے کہنے پر مامور ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا ہاں وہ اس کے کہنے پر مامور ہوئے تھے اور تمام اولیاء نے اپنے سر امر الٰہی سے جھکائے تھے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا تا وقتیکہ خداوند تعالیٰ نے اُن کو حکم نہ دیا انتہیٰ۔ اور اس مسکین فقیر کی تحقیق یہ ہے کہ حضرت شیخ علی ہیتی قدس سرہٗ نے واقعی آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھا جیسا کہ عبارت مذکورہ کے الفاظ سے صاف ظاہر ہے کیونکہ اُس نے آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حقیقت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا ظہور اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا اور حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کلمہ سوائے بسانِ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے نہیں فرمایا۔ بہت اولیاء اللہ نے فنا فی الرسول کا مقام حاصل کرنے کے بعد بسانِ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے کلام فرمایا ہے۔ سُلطان العاشقین عمر ابن الفارض قدس سرہٗ کیسے فرماتے ہیں ؎ میں اگرچہ ظاہر میں آدم کا بیٹا ہوں لیکن اُس میں میری حقیقت میرے باپ ہونے پر شاہد ہے۔

اور ابن الفارض رح کا یہ کلام بسانِ حقیقت محمدیہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے ہے جس سے حضرت آدم و جملہ انبیاء علیہم السلام پیدا کئے گئے ہیں جیسا کہ بعض احادیث شریف اس امر پر شاہد ہیں۔ عارف کامل حضرت نابلسی قدس سرہٗ کا اس پر حویہ ہے ؎ ظفہ سے مراد ہمارے نبی پاک ہیں صلی اللہ علیہ وسلّم جن کے نورِ پاک سے تمام خلقت پیدا کی گئی ہے حتیٰ کہ سنگخوار پرندہ بھی۔

سادات صوفیہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک فنا فی الحقیقت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ایک مسلمہ امر ہے لیکن ہر ولی اپنی استعداد کے مطابق اس سے حظ حاصل کرتا ہے۔ چونکہ حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی استعداد اعلیٰ ترین ہے اور آپ کو اس حقیقت سے حظِ اوفر نصیب ہے لہٰذا خلافتِ کبریٰ کا تاج آپ کے سر مبارک پر پہنایا گیا۔ چنانچہ آپ کا کلام مبارک قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ اس مرتبہ کی خبر دے رہا ہے یعنی آپ نے

محمدی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے بزبانِ حقیقتِ محمّدیہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ساتھ یہ کلمہ مُبارک فرمایا۔ مُراد یہ ہے کہ مقامِ
محمدی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کما حقّہٗ سوائے آپ کے کسی وَلی، صحابی، امام اور نبی کو نصیب نہیں ہُوا اور میری تحقیق کہ خلافت
کبری کا منصب آپ کے سپرد ہے کی صحت اور تائید میں شیخ ابوصحر قدس سرہٗ کا قول نقل کیا جاتا ہے: شیخ ابوصحر قدس
سرہٗ سے منقول ہے کہ میں نے شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ سے پُوچھا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ مشائخ متقدمین سے کسی
نے یہ کلمہ جو سُلطان سیّد عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہا ہو۔ اُنہوں نے فرمایا نہیں۔ تو مَیں نے پُوچھا کہ جو کچھ اُنہوں
نے فرمایا ہے اس کا کیا مطلب ہے اُنہوں نے فرمایا کہ اپنے مقامِ فردیّت کو ظاہر کیا ہے۔ تو مَیں نے کہا کہ ہر زمانے
میں ایک فرد ہوتا ہے۔ اس کے جواب میں اُنہوں نے فرمایا کہ اس بات پر اُن افراد میں سے سوائے آنجناب کے اور
کوئی مامور نہیں ہُوا۔

(ف) مولانا حضرت شیخ محمّد صادق شہابی سعدی قادری قدس سرہٗ مناقبِ غوثیہ کے دیباچہ میں فرماتے ہیں: چنانکہ
آرد درمناقبِ معراجیہ کہ مگس نمے نشست بر بدن مبارک وی رضی اللہ عنہ چنانکہ نمے نشست بر بدنِ مُبارک اُو
صلّی اللہ علیہ وسلّم وبود عرقِ بدنِ وی رضی اللہ عنہ معطّر وخوشبو چنانکہ عرقِ بدنِ مبارکِ اُو صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم وچون
بیت الخلاء میرفت بول وغائطِ اُو در زمین فرو مے برد چنانچہ بول وغائطِ او زمین فرو می بُرد صلّی اللہ علیہ وسلّم پُرسیدہ شد حضرت غوثیہ رضی اللہ عنہ
ازیں حالت پس گفت باللہ ہٰذا وجود جدی لا وجود عبدالقادر و دریں کلام اشارت است بسوئی فناءِ تم حضرت غوثیہ در
حضرت نبویہ ذاتاً وصفاتاً قولاً وفعلاً حالاً وکمالاً انتھٰی۔ یعنی مناقبِ معراجیہ میں مذکور ہے کہ حضرت غوث الثقلین
رضی اللہ عنہ کے بدنِ مُبارک پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی جیسا کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے جسمِ اطہر پر نہیں بیٹھتی تھی اور
آنحضرت رضی اللہ عنہ کے بدنِ مُبارک کا پسینہ معطّر اور خوشبودار تھا جیسا کہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے بدنِ مبارک
کا پسینہ اور جب آنحضرت رضی اللہ عنہ بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تو آپ کا پیشاب و پاخانہ مُبارک زمین نگل جاتی
جیسا کہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا پیشاب و پاخانہ مُبارک زمین نگل جاتی تھی۔ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ سے
اس حالت کے متعلق پُوچھا گیا تو آپ نے فرمایا، قسم ہے اللہ تعالیٰ کی یہ وُجود میرے نانا پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ہے
عبدالقادر کا وُجود نہیں ہے۔ پس آپ کا یہ کلام مبارک آپ کا حضور نبیِ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ذاتِ اقدس میں فناء
یعنی ذاتاً وصفاتاً قولاً وفعلاً حالاً وکمالاً کی طرف اشارہ ہے انتھٰی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اگرچہ فنافی الرسولؐ کے مقام سے حظ حاصل کیا لیکن اپنی اپنی استعدادات
کے مطابق حاصل کیا۔ مقامِ محمدی صلّی اللہ علیہ وسلّم کما حقّہٗ کسی کو نصیب نہ ہُوا کما ورد فی الحدیث اَنَا مدینۃ

الصِّدْقِ وَصِدِّیْقٌ بَابُھَا اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعَدْلِ وَعُمَرُ بَابُھَا اَنَا مَدِیْنَۃُ الْحَیَاءِ وَعُثْمَانُ بَا
اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا اَنَا مَدِیْنَۃُ الْحِلْمِ وَحَسَنٌ بَابُھَا اَنَا مَدِیْنَۃُ الصَّبْرِ وَحُسَیْنٌ بَا
مَیں صدق کا شہر ہُوں اور صدیقؓ اُس کا دروازہ ہیں، مَیں عدل کا شہر ہُوں اور عمرؓ اُس کا دروازہ ہیں، مَیں حیا کا ش
ہُوں اور عثمانؓ اُس کا دروازہ ہیں، مَیں علم کا شہر ہُوں اور علیؓ اُس کا دروازہ ہیں، مَیں حلم کا شہر ہُوں اور حسنؓ اُس کا د
ہیں، مَیں صبر کا شہر ہُوں اور حُسینؓ اُس کا دروازہ ہیں۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خلفائے راشدین اور ائمہ اطہار اہلبی
رضی اللہ عنہم کو ایک ایک خاص وصف سے گردانا ہے اور اُس ایک خاص صفت میں بھی اپنا اور اُن کا موازنہ لفظ
اور دروازہ کے ساتھ کیا ہے۔ اہلِ فہم کے لئے اتنا اشارہ ہی کافی ہے۔ اسی لئے ان حضرات میں سے کسی نے یہ
نہیں کہا ھٰذَا وُجُوْدُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ (یہ وجود جناب محمدؐ پاک صلّی اللہ علیہ
کا وجود مبارک ہے میرا وجود نہیں ہے)، اور نہ ہی کسی حدیث شریف سے یہ ثابت ہے کہ صحابہ کرام یا ائمہ اطہا
اللہ عنہم کے ابدانِ مبارک پر مکھی نہ بیٹھتی تھی یا اُن کا پسینہ خوشبودار تھا یا اُن کا پیشاب یا پاخانہ زمین نگل جاتی ت
وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ۔ میرے سُلطان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو ربّ تعالیٰ نے
اِستعداد کاملہ عطا فرمائی کہ جیسے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم ربّ تعالیٰ کے لئے مرآت تامہ ہیں ویسے ہی حضرت غو
الثقلین رضی اللہ عنہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لئے مرآت تامہ ہیں۔ جیسے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم ربّ تعا
کے محبوب ہیں ایسے ہی حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے محبوب ہیں۔ جیسے ربّ
حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صُورتِ پاک اور حقیقت پر جلوہ نما ہیں لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی ال
(ص سے مُراد حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صورت پاک ہے اور قسم اُٹھائی کہ یہ ہماری ہی صُورت ہے اور قرآن
مُراد حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی حقیقت ہے اور قسم اُٹھائی کہ یہ ہماری ہی حقیقت ہے۔ ص ع ۱) ایسے ہی ح
صلّی اللہ علیہ وسلّم حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی صُورتِ پاک اور حقیقت پر جلوہ نما ہیں اور فرمایا ہے
قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ اسی لئے انبیاء اور اولیاء علیہم السّلام نے آپ کے قدم مُبارک
اپنی گردنوں کا فخر سمجھا۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم عالم الغیب تھے آپ جانتے تھے کہ علماء کرام بوجہ کم فہمی
صحابہ کرام اور انبیاء کرام علیہم السّلام کو کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ سے مُستثنیٰ سمجھیں گے اسلئے وضاحت کے لئے فر
کیا وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ (القصیدۃ الغوثیہ) اور گہے بگاہے کرسی پر بیٹھ کر اس اعلان
صاف وضاحت فرماتے: وَمَا مِنْ نَبِیٍّ خَلَقَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا وَلِیٍّ اِلَّا وَقَدْ حَضَرَ مَجْلِسِیْ ھٰذَا الْاَ

تَ بَا... بِنُوْ وَالْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِهِمْ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں فرمایا جو میری مجلس میں حاضری نہ
دیتا ہو زندہ اپنے بدنوں کے ساتھ اور فوت شدہ اپنی ارواح کے ساتھ (آپ کا یہ قول مبارک امام نورالدین ابی الحسن علی بن
... قدس سرہٗ اپنی کتاب بہجۃ الاسرار و معدن الانوار کے صفحہ ۲۲ پر و حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ
... کتاب زبدۃ الآثار کے صفحہ ۵۰ پر اور زبدۃ الاسرار کے صفحہ ۵۸ پر و حضرت شیخ عبدالقادر قادری ابن محی الدین الاربلی قدس
... کتاب تفریح الخاطر کے صفحہ ۵۹ پر اور حضرت شاہ ابوالمعالی لاہوری قدس سرہٗ اپنی کتاب تحفۃ القادریہ باب یازدہم
لفظ صفحہ ۴۷ پر نقل فرماتے ہیں)۔

... مراد یہ ہے کہ مقام محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کما حقہٗ سوائے میرے سلطان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے کسی ولی
علیہم ... نبی اور رسول کو نصیب نہیں اور یہ ہی وجہ ہے کہ سوائے آپ کے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا قَدَمِیْ هٰذِهٖ
عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ (میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے)، اور نہ ہی یہ دعویٰ کیا ہے تَاللّٰهِ هٰذَا وُجُوْدِیْ
... وُجُوْدُ عَبْدِ الْقَادِرِ (قسم ہے اللہ تعالیٰ کی یہ میرا وجود میرے نانا پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک ہے عبدالقادر
... نہیں ہے۔ تفریح الخاطر و مناقب غوثیہ)۔ سابقہ انبیاء و رسل علیہم السلام میں سے تو کسی نے فنا فی الرسول یعنی
... حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا دعویٰ نہیں کیا کیونکہ قرآن مجید اور احادیث پاک میں یہ امر کہیں ثابت نہیں
... تعالیٰ ... حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا قول مبارک مَعَاشِرَ الْاَنْبِيَاءِ اُوْتِيْتُمُ اللَّقَبَ وَاُوْتِيْنَا مَا
... تُؤْتَوْهُ (اے گروہ انبیاء! تم کو لقب عطا کیا گیا ہے اور ہم کو وہ چیز عطا ہوتی ہے جو تم کو عطا نہیں ہوتی۔
الـ... اعظم والناموس الاقدم) بھی اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ گروہ انبیاء! تم کو نبوت کا لقب تو نصیب ہے
... فنا فی الحقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال ہم کو نصیب ہے وہ آپ لوگوں کو نصیب نہیں۔ بعض لوگوں کے
... مولا مشکل کشا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بھی مقام محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کما حقہٗ نصیب ہے اور وہ
... ذیل احادیث پاک پیش کرتے ہیں: (۱) اَنَا وَعَلِیٌّ مِنْ نُوْرٍ وَّاحِدٍ (میں اور علیؓ ایک ہی نور سے
... (۲) اِنَّ عَلِیًّا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ (علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں) (۳) یَا عَلِیُّ لَحْمُكَ لَحْمِیْ وَدَمُكَ
... جِسْمُكَ جِسْمِیْ رُوْحُكَ رُوْحِیْ (اے علیؓ! تیرا گوشت میرا گوشت ہے تیرا خون میرا خون ہے تیرا جسم میرا جسم
... تیری روح میری روح ہے)۔ اُن لوگوں نے اِن احادیث پاک کا مفہوم نہیں سمجھا اور اِن احادیث پاک سے
... علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا کما حقہٗ مقام محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ اِن احادیث
... شرح اس مسکین سے سنیے اور انصاف کا ترازو ہاتھ میں پکڑیے۔

(۱) اَنَا وَ عَلِیٌّ مِنْ نُوْرٍ وَّاحِدٍ میں اور علیؓ نورِ واحد سے ہیں۔ بعض لوگ نُورِ واحد سے مُراد اللہ تعالیٰ لیتے ہیں یعنی ازل میں ہمارے نُور کا ظہور اور علی مرتضیٰ کے نور کا ظہور اللہ تعالیٰ کی ذات سے بیک وقت ہُوا۔ یہ شرح مضحکہ خیز ہے کیونکہ ازل میں اللہ تعالیٰ کی ذات سے ایک ہی نورِ پاک پیدا ہُوا اور وُہ نور خاتم الرسُل جناب محمدؐ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کا نُورِ پاک ہے کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ۔ اگر اللہ تعالیٰ کی ذات سے دو نُور پیدا ہوتے تو آیۂ کریمہ میں ربّ تعالیٰ واحد کی جائے تثنیہ کا صیغہ استعمال کرتا یعنی نُورَانِ یا نُورَیْنِ فرماتا۔ نیز حدیث شریف اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے وضاحت فرمادی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے ایک ہی نُور پیدا ہُوا اور وُہ نُور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا نُورِ پاک ہے۔ ہاں! حضرت علی مُرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا نُور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نُورِ پاک سے پیدا ہُوا کَمَا قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَا مِنْ نُّوْرِ اللّٰہِ وَالْخَلْقُ کُلُّھُمْ مِّنْ نُّوْرِیْ میں اللہ تعالیٰ کے نُور سے ہُوں اور ساری خلقت میرے نُور سے ہے۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مُراد یہ ہے کہ ہمارے والد ماجد بھی نُور ہیں اور ہمارے دادا پاک بھی نور ہیں اور میں اور علیؓ ایک ہی دادا کی اولاد ہیں۔ اس حدیث شریف میں مسلمانوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے والد ماجد اور دادا پاک پر کسی قسم کا اعتراض نہ کریں کیونکہ وہ سراپا نُور ہیں۔

(۲) اِنَّ عَلِیًّا مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہُوں۔ "علیؓ مجھ سے ہے" حقیقت کے اعتبار سے ہے کیونکہ ہر شئے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نُورِ پاک سے پیدا ہُوئی ہے۔ "اور میں علیؓ سے ہُوں" ظاہر کے اعتبار سے ہے یعنی میرا اور علیؓ کا دادا ایک ہے۔ دُوسری توجیہ اس کی یہ ہے کہ ہماری نسل علی مرتضیٰ سے چلیگی۔

(۳) یَا عَلِیُّ لَحْمُکَ لَحْمِیْ وَدَمُکَ دَمِیْ جِسْمُکَ جِسْمِیْ رُوْحُکَ رُوْحِیْ اے علیؓ! تیرا گوشت میرا گوشت ہے تیرا خُون میرا خُون ہے تیرا جسم میرا جسم ہے تیری رُوح میری رُوح ہے۔ اس حدیث شریف میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت علی مُرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فنا فی الرسُول کے متعلق تعلیم بخشی ہے۔

کُن بدینگونہ تصور دمبدم

من ہمہ یار است از سر تا قدم

یعنی یا علیؓ! ہمارا تصور اس طرح سے کریں کہ اپنے آپ سے نظر اُٹھالیں اور یہ تصوّر کریں کہ یہ میرا وُجود میرا نہیں ہے بلکہ سرتاپا حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا وُجودِ مُبارک ہے۔ مُراد یہ ہے کہ یا علیؓ! اپنے ظاہر و باطن سے نظر اُٹھالیں اور یہ تصوّر کریں کہ آپ کا ظاہر اور باطن یعنی قالب اور رُوح میں ہُوں تاکہ مقام فنا فی الرسولؐ سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی

میں۔ پس حدیث شریف میں فنا فی الرسولؐ ہونے کی تعلیم ہے۔ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ
اللہ عنہ کو فنا فی الرسولؐ ہونے کی تعلیم دی اس لئے لازمی ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مقام فنا فی الرسولؐ
حاصل کیا لیکن حدیث شریف سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ فنا فی الرسولؐ میں آپ کا کیا درجہ تھا کیونکہ حدیث شریف
صرف فنا فی الرسولؐ ہونے کی تعلیم ہے۔ اگر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو کما حقہٗ مقام محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نصیب
تو آپ ضرور ہی موجیں مارتے اور فرماتے هٰذَا وُجُوْدُ مُحَمَّدٍ الرَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
وُجُوْدُ عَلِيٍّ یہ علیؓ کا وجود نہیں ہے بلکہ جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک ہے لیکن کسی حدیث شریف
یہ امر ثابت نہیں۔ پس مندرجہ بالا تینوں احادیث پاک سے یہ امر ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ
مقام محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہیں۔

تحقیق شیخ الشیوخ حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (از کتاب الفتح المبین مطبوعہ مصر صفحہ ۱۱۸) فَكَيْفَ تَصِحُّ
دَعْوَى الْإِجْمَاعِ وَقَدْ صَرَّحَ جُمْهُوْرٌ عَظِيْمٌ مِنْ أَكَابِرِ الْأَوْلِيَاءِ وَجَمٌّ غَفِيْرٌ مِنَ الْمَشَائِخِ الصُّلَحَاءِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ بِأَنَّ سُلْطَانَ الْأَقْطَابِ السَّيِّدَ الشَّيْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
تُوِّجَ بِتَاجِ الْخِلَافَةِ الْكُبْرٰى وَلَمْ يَنَلْ أَحَدٌ مِّنَ الرِّجَالِ مَرْتَبَتَهٗ وَلَا صَعِدَ أَحَدٌ مِّنْهُمْ
دَرَجَتَهٗ وَلَا وَصَلَ إِلٰى مَقَامِهٖ فِي الطَّرِيْقِ وَلَا اتَّصَفَ بِهِمَّتِهٖ وَقُوَّتِهٖ وَلَا سَاوَاهُ فِي هَدْيِهٖ
وَإِرْشَادِهٖ وَيَشْهَدُ لِذٰلِكَ وَيَدُلُّ عَلَيْهِ مَا رُوِيَ بِالْمَوْجِدِ الصَّحِيْحِ عَنْ مَنْبَعِ الْعِرْفَانِ الْإِلٰهِيِّ
وَمَوْرِدِ الْعَذْبِ فِي الْهُدَى الْمُحَمَّدِيِّ شَيْخِ الشُّيُوْخِ فِي وَقْتِهٖ بِلَا كَلَامٍ وَالْمُرْشِدِ الْكَامِلِ
السِّرَاجِ مُرَبِّي الْمُرِيْدِيْنَ قُدْوَةِ الْوَاصِلِيْنَ زُبْدَةِ الزَّاهِدِيْنَ حَضْرَةِ شَاهْ نَقْشَبَنْد رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ فِي مَدْحِ الْحَضْرَةِ الْغَوْثِيَّةِ مَا نَصُّهٗ

بادشاہِ ہر دو عالم شاہ عبدالقادرؓ است ⁂ سرورِ اولادِ آدم شاہ عبدالقادرؓ است
آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم ⁂ نورِ قلب از نورِ اعظم شاہ عبدالقادرؓ است

یعنی پس اجماع کا دعویٰ کیسے صحت کو پہنچا اور تحقیق اکابر اولیاء اللہ میں سے جمہورِ عظیم اور مشائخ الصلحاء
سے جم غفیر نے خوب صراحت سے بیان فرمایا ہے کہ سلطان الاقطاب غوث الثقلین حضرت شیخ عبدالقادر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر مبارک پر رب تعالیٰ نے خلافت کبریٰ کا تاج پہنایا ہوا ہے اور آج تک کوئی
آپ کے کمال تک نہیں پہنچی اور نہ ان میں سے کسی کو یہ درجہ نصیب ہوا ہے۔ اہل اللہ میں سے (انبیاء علیہم

السلام اور اولیاء کرام رضی اللہ عنہم میں سے) کسی کو آپ کا مقام یعنی مقامِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کما حقہٗ نصیب نہیں ہوا اس لئے آپ کی ہمت اور قوت کا کوئی سامنا نہیں کر سکتا اور نہ ہی ہدایت اور ارشاد میں کوئی آپ کا ہم پلہ ہوا ہے منبع عرفانِ الٰہی نائبِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت شاہِ نقشبند رضی اللہ عنہ کا کلام جو روایات صحیحہ سے منقول ہے اس حقیقت پر صریح دلالت کرتا ہے وَھُوَ ھٰذَا:

بادشاہِ ہر دو عالم شاہِ عبدالقادر است ❊ سرورِ اولادِ آدم شاہِ عبدالقادر است

دونوں جہان کے بادشاہ عالی سرکار شاہِ عبدالقادر ہیں رضی اللہ عنہ اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے سردار بادشاہ عبدالقادر ہیں رضی اللہ عنہ ❊

آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم ❊ نورِ قلب از نورِ اعظم شاہِ عبدالقادر است

سورج چاند عرش و کرسی لوح و قلم نورِ قلب حضرت محبوبِ سبحانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کے نورِ اعظم سے ہیں ❊

(ف) حضرت خواجہ بہاؤ الدین شاہِ نقشبند قدس سرہٗ نقشبند سلسلہ کے مورثِ اعلیٰ ہیں۔ آپ نے اپنی تحقیق ایک مصرعہ میں پیش فرمادی ہے ؎

سرورِ اولادِ آدم شاہِ عبدالقادر است

یعنی حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے سردار ہیں۔ اگر سرورِ اولادِ محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تو صرف ائمہ اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سرداری ثابت ہوتی لیکن فرمایا سرورِ اولادِ آدم تاکہ سابقہ انبیاء علیہم السلام پر بھی سرداری ثابت ہو جائے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جملہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ پر سرداری جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کو ہے تو میں شاہِ نقشبند رضی اللہ عنہ حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ کو مقامِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے مشرف سمجھتے ہیں اور حضور علیہ السلام کے بعد ربِ تعالیٰ کی بارگاہ میں افضل ترین ہستی جانتے ہیں ❊

تحقیق انیق علامۃ المحقق المدقق حضرت مولٰینا علی بن سلطان محمد القاری رضی اللہ عنہ (از کتاب نزھۃ الخاطر الفاطر فی ترجمہ سید الشریف عبدالقادر رضی اللہ عنہ صفحہ ۱۲) وَ تُوُفِّيَ سَيِّدُنَا وَ مَوْلَانَا الشَّيْخُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ رَبِيْعِ الْاٰخِرِ وَ لَعَلَّ الْحِكْمَةَ فِيْ تَاَخُّرِهٖ مِنْ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ اِشْعَارًا بِاَنَّ الْوَلِيَّ اَحَطُّ رُتْبَةً مِّنَ النَّبِيِّ بِدَرَجَةٍ وَّاحِدَةٍ وَاَمَّا كَوْنُ وَفَاتِهٖ فِيْ لَيْلَةِ الْحَادِيَةِ عَشَرَ اَوْ يَوْمِهٖ مِنْ رَبِيْعِ الْاٰخِرِ فَلَمْ اَرَ

مَنْقُولًا وَإِنْ كَانَ يَقْتَضِيْ وَجْهًا مَعْقُوْلًا ۔

یعنی سیدنا و مولانا شیخ سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک ماہ ربیع الآخر میں ہوا اور حضور نبی کریم جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ماہ ربیع الاوّل میں ہوا۔ اس ایک ماہ کی تاخیر میں حکمت یہ ہے کہ رب تعالیٰ نے ہر کسی کو سمجھا دیا ہے کہ جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہی درجہ کم ہیں یعنی جیسے ماہ ربیع الاوّل اور ماہ ربیع الآخر کے درمیان کوئی ماہ نہیں ایسے ہی خاتم الرسل جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور خاتم الاولیاء جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی ہستی نہیں۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نمبر جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا ہے نیز جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک گیارہ ربیع الآخر کو ہوا اور جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک بارہ ربیع الاوّل کو ہوا یعنی تاریخ وفات میں بھی ایک ہی دن کا فرق رکھا ہے۔ اس میں بھی یہی حکمت ہے۔ اگرچہ یہ نقلی دلیل نہیں لیکن نہایت احسن عقلی دلیل ہے ۔

(ف) اگرچہ حضرت ملا علی قاری قدس سرہ نے کوئی آیت یا حدیث شریف پیش نہیں کی لیکن اپنا عقیدہ بیان کر دیا ہے کہ سرکار دو عالم خاتم الرسل جناب محمد پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں مقرب ترین ہستی خاتم الاولیاء جناب حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ ہیں یعنی حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کو جمیع سابقہ انبیاء و جمیع اولیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے ۔

تحقیق امام ہمام حضرت شیخ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ (از کتاب الفتح المبین صفحہ ۱۱۲)

مَا اُرِیْدُ نَقْلَهٗ وَلِلّٰهِ دَرُّ الْاِمَامِ الْعَارِفِ بِاللّٰهِ الْفَقِیْهِ النَّزِیْهِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْغَنِیِّ النَّابِلِسِیِّ قُدِّسَ سِرُّهٗ حَیْثُ یَقُوْلُ فِیْ نُوْنِیَّتِهٖ الَّتِیْ سَبَقَ تَحْرِیْرُهَا مُشِیْرًا اِلٰی تَوْجِیْهِ مَسْئَلَةِ الْقَدَمِ اَوَّلًا وَ مُصَرِّحًا ثَانِیًا بِالْحِکْمَةِ وَالسَّبَبِ الْبَاعِثَیْنِ لِحَضْرَةِ الشَّیْخِ قُدِّسَ سِرُّهٗ عَلَی الْقَوْلِ بِهَا وَالتَّفْرِیْعِ بِهَا مَا نَصُّهٗ ۔

یعنی امام ہمام عارف باللہ حضرت شیخ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ کا نعتیہ کلام نقل کیا جاتا ہے۔ اس میں مسئلہ قدم کی توجیہہ اور آنحضرت رضی اللہ عنہ کے اس کلمہ کا اعلان کرنے کا سبب اور حکمت بالتصریح پیش کی گئی ہے وَهُوَ هٰذَا: (شعر ۸۷)

وَقَدِ اصْطَفٰی مِنْ خَلْقِهٖ بَشَرًا وَمِنْ ۔ بَشَرٍ جَمِیْعُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنِیْ !

بِالْفَضْلِ فَازَ وَثُمَّ فَازَ الْاَوْلِیَاءِ ؛ مِنْ بَعْدِهٖ بِمَرَاتِبِ الْاِیْقَانِ

ربّ تعالیٰ نے اپنی خلقت میں سے ایک بشر کو برگزیدہ کر لیا ہے جس نے بشارت دی کہ جمیع انبیاء سابقہ علیہم السلام میرے پیچھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ انبیاء علیہم السلام پر بھی فضیلت لے گئے اور پھر اولیاء جن کا ظہور عنصری انبیاء علیہم السلام کے بعد ہوا، پر بھی فضیلت لے گئے۔ انبیاء سابقہ و جمیع اولیاء علیہم السلام پر حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت مراتبِ ولایت کی رُو سے ہے۔

صوفیائے عظام و علمائے کرام کی خدمتِ اقدس میں التماس ہے کہ اس احقر الناس سے بحکم اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ کسی حرف میں خطا صادر ہو تو اُس کی اصلاح میں کوشش کریں اور مستفیضان کلام دُعائے خیر سے یاد فرماویں۔ آمین وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَھُوَ نِعْمَ الرَّفِیْقُ۔

مسکین عطا محمد عفی اللہ عنہ

گجرات (پاکستان)

از کتاب الفتاوی الحدیثیہ

خاتمۃ الفقہا والمحدثین حضرت شیخ احمد شہاب الدین بن حجر الہیتمی المکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب الفتاوی الحدیثیہ باب مطلب فی کرامات الاولیاء رضی اللہ عنہم صفحہ ۹۰ فرماتے ہیں وَقَالَ الْیَافِعِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صَحَّ بِالسَّنَدِ الْمُتَّصِلِ اِلَی الشَّیْخِ الْقُطْبِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اِنَّ اُمَّ شَابٍّ عِنْدَہٗ دَخَلَتْ عَلَیْہِ وَھُوَ یَاْکُلُ فِیْ دَجَاجَۃٍ فانکرت اکلہ الدجاجہ واطعامہ ابنہا ارذل الطعام فَقَالَ لَھَا اِذَا صَارَ اِبْنُکِ بِحَیْثُ یَقُوْلُ لِمِثْلِ ھٰذِہِ الدَّجَاجَۃِ قُوْمِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ فَقَامَتْ وَلَھَا اَجْنِحَۃٌ وَطَارَتْ بِھَا حَقَّ لَہٗ اَنْ یَّاْکُلَ الدَّجَاجَ ؀

یعنی حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ سے بہ سند صحیح جو قطب ربانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ تک پہنچتی ہے منقول ہے کہ ایک لڑکے کی والدہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ آپ اُس وقت مرغی کا گوشت تناول فرما رہے تھے اور اُس کا لڑکا جو کی چپاتیاں کھا رہا تھا۔ وہ عورت آپ پر بدگمان ہو گئی کہ خود تو مرغ کا سالن تناول فرماتے ہیں اور میرے لڑکے کو خشک جو کی چپاتیاں دی جاتی ہیں۔ آپ نے مرغی کی ہڈیوں کو جمع کر کے فرمایا قُوْمِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُٹھ۔ وہ مرغی زندہ ہو کر کھڑی ہو گئی۔ اُس کے پر و بال درست ہو گئے اور اُڑنے لگی۔ آپ نے اُس ضعیفہ سے مخاطب ہو کر فرمایا "جب تیرا لڑکا اِس مقام پر پہنچ گیا وہ بھی مرغی کا گوشت کھائے گا"۔؀

اور فتاوی حدیثیہ باب مطلب فی حکایۃ غریبۃ ص۲۱۳ پر فرمایا وحکی ابن الملقن فی طبقات الاولیاء عن الشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلِیِّ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الظُّھْرِ فَقَالَ لِیْ یَا بُنَیَّ لِمَ لَا تَتَکَلَّمُ قُلْتُ یَا اَبَتَاہُ اَنَا رَجُلٌ اَعْجَمِیٌّ کَیْفَ اَتَکَلَّمُ عَلٰی فُصَحَاءِ بَغْدَادَ فَقَالَ افْتَحْ فَاکَ فَفَتَحْتُہٗ فَتَفَلَ فِیْہِ سَبْعًا وَقَالَ تَکَلَّمْ عَلَی النَّاسِ وَادْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ فَصَلَّیْتُ الظُّھْرَ وَجَلَسْتُ وَحَضَرَنِیْ خَلْقٌ کَثِیْرٌ فَارْتَجَّ عَلَیَّ فَرَاَیْتُ عَلِیًّا قَائِمًا بِاِزَائِیْ فِی الْمَجْلِسِ فَقَالَ یَا بُنَیَّ لِمَ لَا تَتَکَلَّمُ فَقُلْتُ یَا اَبَتَاہُ قَدْ اُرْتِجَ عَلَیَّ فَقَالَ افْتَحْ فَاکَ فَفَتَحْتُہٗ فَتَفَلَ فِیْہِ سِتًّا قُلْتُ لِمَ لَا تُکَمِّلُھَا سَبْعًا قَالَ اَدَبًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَ مَثَلَوْ ثُوَّ تَوَارٰی عَنِّیْ فَتَکَلَّمْتُ ۞

یعنی طبقات الاولیاء میں ابن الملقن سے منقول ہے کہ ایک دفعہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا کہ میں نے ظہر سے قبل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: "اے بیٹے تو کلام کیوں نہیں کرتا"
میں نے عرض کیا" اے میرے جدِ امجد میں عجمی ہوں، کس طرح فصحائے بغداد کے روبرو کلام کروں"۔ پھر آپ نے
مجھ کو فرمایا مُنہ کھول۔ جب میں نے مُنہ کھولا تو سات مرتبہ لعابِ دہن مبارک میرے مُنہ میں ڈالا اور فرمایا لوگوں میں کلام کر
وَادْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ اور لوگوں کو حکمت اور عُمدہ نصیحت سے خدا کے
رستے کی طرف بلاؤ۔ پس میں ظہر کی نماز ادا کر کے بیٹھا تو لوگ بکثرت میرے پاس جمع ہوگئے اور میں مرعوب سا ہو
میں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ مجلس میں میرے بالمقابل کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں "اے میرے
فرزند تو کلام کیوں نہیں کرتا" میں نے عرض کیا "اے میرے باپ میری زبان رُک گئی ہے"۔ پس آپ نے فرمایا مُنہ
کھول۔ جب میں نے مُنہ کھولا تو چھ مرتبہ لعاب دہن مُبارک میرے مُنہ میں ڈالا۔ میں نے عرض کیا کہ سات مرتبہ کیوں
نہیں ڈالا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب کی وجہ سے۔ یہ فرما کر میری نظر سے غائب ہوگئے۔ اس کے
بعد میں کلام کرنے لگا۔

(ف) حضرت علامہ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کتاب خصائص الکبریٰ میں فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر میں حضور
رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن مُبارک حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے زخم پر ایک دفعہ حضرت
قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں ایک دفعہ اور حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں ایک دفعہ لگایا (باب معجزات غزوہ بدر)
اور غزوہ اُحد میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن مبارک حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں ایک دفعہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں ایک دفعہ
(باب معجزات اُحد) اور غزوہ ذی قرد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن مبارک حضرت ابو قتادہ رضی اللہ
عنہ کے چہرہ پر ایک دفعہ لگایا (باب معجزات غزوہ ذی قرد) اور غزوہ خیبر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب
دہن مبارک مولا مشکلکشا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں میں ایک دفعہ لگایا (باب معجزات غزوہ خیبر)
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن مُبارک حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زخم پر ایک دفعہ لگایا
(باب معجزات سریہ عبداللہ بن رواحہ) اور غزوہ حنین میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن مُبارک حضرت
خالد رضی اللہ عنہ کے زخم پر ایک بار لگایا (باب معجزات غزوہ حنین)۔ کسی صحابی کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا ہے کہ حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن مبارک کسی کے مُنہ میں سات بار ڈالا ہو بلکہ انبیاء کرام علیہم السلام کے متعلق

(کوئی) ایسی روایت نہیں پائی جاتی۔ پس یہ امر میرے حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت پر صریح دلالت (کرتی) ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سات مرتبہ لعاب دہن مبارک لگانے کا اثر جناب کے وعظ مبارک کے بیان کے موقعہ پر بیان کیا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

اور فتاوی حدیثیہ باب مطلب احیاء الموتی کرامۃ ص۲۱۲ پر فرمایا۔ وَقَالَ وَمِنَ الْمَشْهُوْرِ بِمَا رُوِیَ مُسْنَدًا مِنْ خَمْسِ طَرِیْقٍ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الشُّیُوْخِ الْاَجِلَّاءِ اِنَّ الْقُطْبَ الشَّیْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ نَفَعَ اللّٰهُ بِهٖ جَاءَتْ اِلَیْهِ امْرَاَةٌ بِوَلَدِهَا وَخَرَجَتْ عَنْهُ لِلّٰهِ وَلَهٗ فَقَبِلَهٗ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِالْمُجَاهَدَةِ فَدَخَلَتْ اُمُّهٗ عَلَیْهِ یَوْمًا فَوَجَدَتْهُ نَحِیْلًا مُصْفَرًّا یَاْکُلُ قُرْصَ شَعِیْرٍ فَدَخَلَتْ عَلَی الشَّیْخِ فَوَجَدَتْ بَیْنَ یَدَیْهِ اِنَاءً فِیْهِ عَظْمُ دَجَاجَةٍ قَدْ اَکَلَهَا فَقَالَتْ یَا سَیِّدِیْ تَاْکُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ وَیَاْکُلُ اِبْنِیْ خُبْزَ الشَّعِیْرِ فَوَضَعَ یَدَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ الطَّعَامِ وَقَالَ قُوْمِیْ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُحْیِی الْعِظَامِ فَقَامَتِ الدَّجَاجَةُ سَوِیَّةً وَصَاحَتْ فَقَالَ الشَّیْخُ اِذَا صَارَ اِبْنُكِ هٰکَذَا فَلْیَاْکُلِ الدَّجَاجَ وَمَا شَاءَ وَقَالُوْا مَرَّتْ عَلٰی مَجْلِسِهٖ حِدَاَةٌ فِیْ یَوْمٍ شَدِیْدِ الْحَرِّ وَهُوَ یَعِظُ النَّاسَ فَشَوَّشَتْ عَلَی الْحَاضِرِیْنَ فَقَالَ یَا رِیْحُ خُذِیْ رَاْسَ هٰذِهِ الْحِدَاَةِ فَوَقَعَتْ لِثَانِیْ وَقْتِهَا بِنَاحِیَةٍ وَرَاْسُهَا فِیْ نَاحِیَةٍ فَنَزَلَ الشَّیْخُ فَاَخَذَهَا فِیْ یَدِهٖ وَاَمَرَّ یَدَهُ الْاُخْرٰی عَلَیْهَا وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُوْمِیْ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَحَیِیَتْ وَطَارَتْ وَالنَّاسُ یُشَاهِدُوْنَ وَقَدْ تُکَلِّمُهُمُ الْمَوْتٰی فَفِیْ رِسَالَةِ الْقُشَیْرِیْ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخَرَّازِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ کَانَ مُجَاوِرًا بِمَکَّةَ فَمَرَّ بِبَابِ بَنِیْ شَیْبَةَ فَرَاٰی شَابًّا حَسَنَ الْوَجْهِ مَیِّتًا فَنَظَرَ فِیْ وَجْهِهٖ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ یَا اَبَا سَعِیْدٍ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْاَحْیَاءَ اَحْیَاءٌ وَاِنْ مَاتُوْا وَاِنَّمَا یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ وَجَاءَ مُسْنَدًا مِنْ ثَلَاثِ طُرُقٍ اَنَّ الشَّیْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ زَارَ وَمَعَهٗ نَاسٌ کَثِیْرُوْنَ قَبْرَ الشَّیْخِ حَمَّادِ الدَّبَّاسِ فَاَطَالَ الْوُقُوْفَ عِنْدَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ مَسْرُوْرًا فَسُئِلَ فَاَخْبَرَ اَنَّهٗ مَرَّ مَعَ الشَّیْخِ حَمَّادٍ وَاَصْحَابِهٖ عَلٰی قَنْطَرَةٍ بِبَغْدَادَ بِصَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَدَفَعَهٗ فِی النَّهْرِ اِمْتِحَانًا لَهٗ بِشِدَّةِ الْبَرْدِ فَلَمْ یَتَاَثَّرْ فَاَخْبَرَ اَصْحَابَهٗ بِاَنَّهٗ جَبَلٌ لَا یَتَحَرَّكُ وَاِنَّهٗ رَاَی الشَّیْخَ حَمَّادًا فِیْ قَبْرِهٖ عَلٰی اَحْسَنِ هَیْئَةٍ اِلَّا اَنَّ یَدَهُ الْیُمْنٰی لَا تُطِیْعُهٗ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ مَا هٰذَا قَالَ هٰذِهِ الْیَدُ الَّتِیْ رَمَیْتُكَ بِهَا فَهَلْ اَنْتَ غَافِرٌ لِیْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاسْاَلِ اللّٰهَ تَعَالٰی اَنْ یَّرُدَّهَا عَلَیَّ فَوَقَفْتُ اَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰی فِیْ ذٰلِكَ وَقَامَ مَعِیْ خَمْسَةُ آلَافِ وَلِیٍّ فِیْ قُبُوْرِهِمْ یَسْاَلُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰی

ان يقبل مسئلتي فيه ويشفعون عندي في تمام المسئلة فما زلت اسأل الله تعالى في ذلك
حتى رد الله تعالى يده وما فعتى بها ثم اجتمع المشايخ وطلبوا برهانا على هذه القصة
فقال لهم اختاروا لكم رجلين يتبين لكم ذلك على لسانهما فاختاروا شخصين غائبين
وقالوا نمهلك فقال لا تقوموا حتى تسمعوا منهما فلم يلبثوا حتى جاء احدهما يشتد عد
فقال اشهدني الله الساعة الشيخ حمادا وقال لي يا يوسف اسرع الى مدرسة الشيخ عبد الق
وقل للمشايخ الذين فيها صدق الشيخ عبد القادر فيما اخبر به عني فلم يتم كلامه حتى جا
الآخر واخبر بمثل ما اخبر به فقاموا واستغفروا وكانفلاق البحر بجفافه في الرسالة عن بعضهم كنا في
مركب فمات رجل منا فاخذنا في جهازه فلما اردنا ان نلقيه في البحر جف فحفرنا له قبر
ودفناه فارتفع الماء والمركب وسرنا وكانقلاب الاعيان وهو كثير لا يحصى منه ؎

یعنی اور فرمایا کہ آپ کی مشہور کرامات میں سے جو شیوخ اجلاء کی ایک جماعت نے پانچ طریق کی سند
روایت فرمائی ہیں یہ ہیں کہ قطب ربانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اللہ تعالیٰ ہم کو آپ سے نفع
پہنچائے) کی بارگاہ عالیہ میں ایک ضعیفہ عورت لڑکے کو لے کر حاضر ہوئی اور اُس کو اللہ تعالیٰ کی خاطر فارغ کر د
آپ نے اُس لڑکے کو اپنی غلامی میں قبول فرمایا اور مجاہدہ کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ ایک روز اُس کی والدہ اُس
پاس آئی اور اپنے لڑکے کو نہایت لاغر اور کمزور پایا اور دیکھا کہ وہ جَو کی روٹی کھا رہا ہے۔ پھر وہ حضرت کی خدمت
اقدس میں حاضر ہوئی اور دیکھا کہ آپ کے دستِ مبارک میں ایک برتن ہے جس میں مرغی کا گوشت ہے اور آ
اُسے تناول فرما رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر اُس ضعیفہ نے کہا یا حضرت آپ مرغی کا گوشت کھاتے ہیں اور میرا لڑ
کی روٹی کھاتا ہے۔ آپ نے اپنا دستِ مبارک اُن ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا قُومِي بِاللهِ مُحْيِ الْعِظَامِ اللہ تع
کے امر سے اُٹھ جو ہڈیوں کو زندہ کرنے والا ہے۔ مرغی کھڑی ہو گئی اور اُس کے پر و بال درست ہو گئے۔ تب حضرت
اُس ضعیفہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جب تیرا لڑکا بھی اِس مقام پر پہنچ جائے گا وہ مرغی کا گوشت کھائے گا اور اُ
اختیار ہو گا جو چاہے سو کھائے ؎

اور اُن ہی شیوخ سے منقول ہے کہ ایک دن آپ کی مجلس کے اُوپر ایک بدآواز چیل گھوم رہی تھی اور مجلس اُس
ناخوشگوار آواز سے پریشان تھی۔ آپ نے بادِ صرصر کو ارشاد فرمایا کہ اِس چیل کا سر تن سے جُدا کر دو۔ فوراً اُس کا سر تن
سے جُدا ہو گیا اور آپ کے پاس آ گری۔ آپ اُس کے حال پر مہربانی فرما کر منبر سے اُترے۔ آپ نے اُس کو ایک

ک سے پکڑا اور دوسرا ہاتھ مبارک اُس پر پھیرا اور فرمایا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُوْمِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ اے چیل اللہ تعالیٰ
سے اُٹھ۔ وُہ اُسی وقت زندہ ہو کر اُڑ گئی اور لوگ اِس منظر کو دیکھ رہے تھے۔

اور تحقیق اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ موتیٰ بھی کلام کرتے ہیں جیسا کہ رسالہ قشیری میں حضرت ابوسعید خراز
اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب آپ مکہ معظمہ میں مجاور تھے آپ کا گزر باب بنی شیبہ میں ہُوا۔ دیکھا کہ ایک خوبصورت
جوان مرا پڑا ہے۔ آپ نے اُس کے چہرے کی طرف نظر کی۔ اُس میّت نے تبسّم فرمایا اور کہا اے ابوسعید! اب تُو نے
لیا کہ تحقیق زندہ زندہ ہی ہیں اور اُن کی موت سوائے اس کے نہیں کہ وُہ ایک گھر سے دُوسرے گھر کی طرف نقل کر
تے ہیں۔

اور شیوخِ اجلاء سے بہ سند صحیح تین طریق سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ
کی ایک جماعت کے ساتھ شیخ حماد الدباس کی قبر کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ اُس کی قبر پر بہت
ٹھہرے اور پھر نہایت خوشی خوشی واپس روانہ ہُوئے۔ لوگوں نے شیخ حماد کی قبر پر بہت زیادہ دیر ٹھہرنے کی وجہ
فت کی۔ آپ نے فرمایا کہ ایک روز ہم شیخ حماد اور اُس کے اصحاب سمیت نماز جمعہ کے لئے جا رہے تھے کہ ہم بغداد
ایک پل پر سے گزرے۔ شیخ حماد نے امتحاناً ہم کو نہر میں گرا دیا اور اُس روز سخت سردی تھی۔ لیکن مجھ پر کچھ اثر نہ
تب شیخ حماد نے اپنے اصحاب کو خبر دی کہ تحقیق یہ پہاڑ ہے جو کسی بلا کی وجہ سے جُنبش نہیں کرتا۔ اور فرمایا کہ میں نے
شیخ حماد کو نہایت احسن ہیئت میں دیکھا سوائے ایک چیز کے کہ اُس کا دایاں ہاتھ بیکار تھا۔ میں نے اُس کو کہا کہ اِس کی
وجہ ہے۔ اُس نے جواب دیا یہ وُہ ہاتھ ہے جس سے میں نے آپ کو پانی میں پھینکا تھا۔ کیا آپ مجھے معاف فرما
تے ہیں۔ میں نے کہا ہاں۔ اُس نے کہا پھر آپ اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں کہ مجھے میرا ہاتھ واپس دے دے۔
میں ٹھہر گیا اور اللہ تعالیٰ سے اُس کے متعلق درخواست کی اور میرے ساتھ پانچ ہزار اولیاء اللہ نے اپنی قبروں میں سے
اللہ تعالیٰ سے درخواست کی اور سفارش کی کہ میرا سوال اُس کے حق میں قبول ہو۔ پس میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا رہا
حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ہاتھ اُس کو واپس دے دیا اور اُس ہاتھ سے اُس نے میرے ساتھ مصافحہ کیا۔ جب یہ خبر بغداد شریف
مشہور ہُوئی تو مشائخ بغداد جمع ہُوئے اور آپ سے اِس قصّہ پر بُرہان طلب کی۔ آپ نے اُن سے فرمایا کہ مشائخ
سے دو آدمیوں کو چُن لیجئے وُہ اپنی زبان سے اِس قصّہ کی خبر تم کو دیں گے۔ اُنہوں نے اُن دو مشائخ کو چُنا جو اُس
وقت مجلس سے غائب تھے اور کہا کہ ہم آپ کو کچھ مُہلت دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اپنی جگہ سے مت اُٹھو حتیٰ کہ اِس قصّہ
دونوں سے سُن لو۔ اُس وقت اُن دونوں میں سے ایک آن پہنچا اور تائید کی کہ حق تعالیٰ نے اِسی وقت شیخ حماد کے

مشاہدہ سے مشرف فرمایا ہے اور اُس نے مجھے کہا اے یوسف! حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے مدرسہ میں فو
پہنچ اور جو مشائخ وہاں موجود ہیں اُن کو کہہ دے کہ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے جو کچھ میرے متعلق خبر دی ا
وہ بالکل سچ ہے۔ ابھی اُس نے کلام ختم نہیں کی تھی کہ دُوسرا شیخ بھی آن پہنچا اور اُس نے بھی اُسی طرح کی خبر دی۔ جس
مشائخ اُٹھ کھڑے ہوئے اور آپ سے معافی مانگی ؂

اور ایک رسالہ میں بعض مشائخ سے منقول ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سمندر کو پھاڑ کر خشک
کر دیا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ ہم آپ کے ساتھ جہاز میں سوار تھے اور ہم میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا۔ ہم نے اُس کو کفن
لپیٹ لیا اور ارادہ کیا کہ اُس کو سمندر میں ڈال دیں۔ آپ کے تصرّف سے سمندر خشک ہو گیا۔ پس ہم نے اُس کے لئے
کھودی اور اُس کو دفن کیا۔ پھر پانی اور کشتی دونوں بلند ہو گئے اور ہم چلے گئے ؂

اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات انقلاب اعیان کے متعلق شمار سے باہر ہیں ؂

(ف) مصنف فتاویٰ حدیثیہ نے اس باب کے تحت میرے حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
صرف دو کرامات بیان کی ہیں۔ ایک مُرغی کا زندہ کرنا دُوسرا چیل کا زندہ کرنا حالانکہ زبدۃ العارفین مولانا
محمد صادق صاحب قادری شہابی سعدی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مناقب غوثیہ میں باسناد صحیحہ آپ کی
کرامات احیاء الموتیٰ کے متعلق نقل کی ہیں۔ نیز تفریح الخاطر میں بھی اُن کا حوالہ موجود ہے ؂

احیاء الموتیٰ کے متعلق سابقہ انبیاء علیہم السلام میں سے سیّدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر سُنیئے جو اولوالعزم
ہیں اور خلیل اللہ اُن کا لقب مُبارک ہے۔ ربّ تعالیٰ فرماتے ہیں وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ
قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ۔ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ۔ (اور جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے اے ربّ
تو مُردوں کو کیونکر زندہ کرے گا۔ فرمایا کیا تُو نے یقین نہیں کیا؟ کہا کیوں نہیں! لیکن اس واسطے کہ تسکین ہو میرے
بقرہ ع ۳۵)۔ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حق تعالیٰ نے احیاء الموتیٰ کی صفت عطا کی ہوئی ہوتی تو وُہ ہرگز یہ سوال
رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى کیونکہ اگر اُن میں یہ قُدرت ہوتی تو وُہ ضرور جانتے ہوتے کہ جو کام بندہ کر سکتا ہے
تعالیٰ کے نزدیک کیا مشکل ہے۔ ربّ تعالیٰ کے متعلق ان کا عقیدہ تو تھا کہ ربّ تعالیٰ
مُردے زندہ کر سکتا ہے لیکن چُونکہ اُن کے پاس یہ قدرت نہ تھی لہٰذا اُن کو صرف علم الیقین حاصل تھا عین الیقین
نہ تھا کسی اَمر کے متعلق اطمینانِ قلب یعنی عین الیقین اُس وقت حاصل ہوتا ہے جب بندہ اُس اَمر کو آنکھ سے
لے۔ چنانچہ اُنہوں نے ربّ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اُنہیں مُردے زندہ کر کے دکھائے جائیں تاکہ اُن کو عین الیقین

[illegible] ہو جاتے۔ سوال معقول تھا لہٰذا رب تعالیٰ نے چار جانور ذبح کرائے اور پھر زندہ کر کے دکھائے۔ یہ آیہ کریمہ صاف [illegible] کرتی ہے کہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حق تعالیٰ نے احیاء الموتیٰ کی صفت عطا نہیں کی تھی یعنی وہ صاحب تصرف نہ تھے۔

اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر سنیئے۔ رب تعالیٰ فرماتے ہیں اَنِّیْ قَدْ جِئْتُکُمْ بِاٰیَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَھَیْـَٔۃِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْہِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰہِ وَاُبْرِیُٔ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ (کہ میں آیا ہوں تم پاس نشان لے کر تمہارے رب کا کہ میں بنا دیتا ہوں مٹی کی صورت جانور کی پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ ہو جاوے اڑتا جانور اللہ کے حکم سے اور چنگا کرتا جو اندھا پیدا ہو اور کوڑھی اور جلاتا ہوں مردے اللہ کے حکم سے۔ آل عمران۔ ع ۵)۔

اس آیہ کریمہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے احیاء الموتیٰ کی صفت ثابت ہے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر اپنا تصرف نہیں کر سکتے لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحب تصرف ہیں، صاحب اذن ہیں لیکن صاحب اختیار نہیں۔ وہ اسی مردے کو زندہ کر سکتے ہیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا اذن ہو۔ ہر مردے کو وہ زندہ نہیں کر سکتے یعنی وہ اپنے تصرف کو بلا منشاء الٰہی استعمال نہیں کر سکتے۔

اب میرے حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی شان اقدس دیکھیے۔ القصیدۃ الغوثیہ میں فرماتے ہیں:

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ ! ❊ لَقَامَ بِقُدْرَۃِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

(اگر میں اپنے راز کو مردہ پر ڈالوں تو فوراً اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اٹھ کھڑا ہو)۔

آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اذن کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ ارشاد فرمایا کہ اگر میت پر میں اپنا تصرف استعمال کروں تو وہ فوراً اٹھ کھڑا ہو کیونکہ یہ قدرت مجھے رب تعالیٰ نے عطا کی ہوئی ہے پس ثابت ہوا کہ آپ صاحب تصرف، صاحب اذن اور صاحب اختیار ہیں۔ جس وقت چاہیں جہاں چاہیں اپنا تصرف استعمال کر سکتے ہیں۔ سابقہ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی کے لئے سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے احیاء الموتیٰ کی صفت ثابت نہیں اور وہ صاحب اذن ہیں، صاحب اختیار نہیں لہٰذا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت سابقہ انبیاء علیہم السلام پر ثابت [illegible] صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی نے بھی مردے زندہ نہیں کئے۔ عالی سرکار جناب حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبوبیت عرش سے لیکر فرش تک چمک رہی ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کی بارگاہ عالیہ میں مقرب ترین ہستی آپ ہی ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

نیز صاحب فتاویٰ حدیثیہ نے ذکر فرمایا ہے کہ حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک صحابی کے لئے سمندر کو پھاڑ کر خشک کر دیا۔ کتب حدیث شریف میں کسی صحابی کے لئے یہ چیز ثابت نہیں بلکہ قرآن مجید میں یہ امر سابقہ انبیاء علیہم السلام میں سے بھی کسی کے لئے ثابت نہیں۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے دریائے قلزم کو پھاڑا تو وہ دریا کا پھاڑنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے ثابت نہیں بلکہ رب تعالیٰ کی قدرت سے تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام معہ اپنی قوم دریا پر پہنچ کر کھڑے ہو گئے۔ اگر صاحب تصرف ہوتے تو اسی وقت دریا کو پھاڑ کر پار نکل جاتے لیکن جب پیچھے سے فرعون کا لشکر قریب آن پہنچا تو قوم گھبرا گئی لیکن آپ نے قوم کو تسلی دی اور رب تعالیٰ کی مدد کے امیدوار ہو گئے۔ رب تعالیٰ فرماتے ہیں فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۝ قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ۝ فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۝ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ۝ (پھر جب مقابل ہوئیں دونوں فوجیں کہنے لگے موسیٰ کے لوگ ہم تو پکڑے گئے۔ کہا کوئی نہیں۔ میرے ساتھ ہے میرا رب۔ مجھ کو راہ بتادے گا۔ پھر حکم بھیجا ہم نے موسیٰ کو مار اپنے عصا سے دریا کو۔ پھر پھٹ گیا تو ہو گئی ہر پھانک جیسے بڑا پہاڑ۔ شعراء۔ع ۴) پس آیۂ کریمہ سے رب تعالیٰ کی قدرت ثابت ہے نہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے انفلاق البحر کا تصرف۔ اب میری آنکھوں کے نور دل کے سرور اور روح کے حضور آنحضور جناب حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان دیکھئے القصیدۃ الغوثیہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

فَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّيْ فِيْ بِحَارٍ ٭ لَصَارَ الْكُلُّ غَوْرًا فِي الزَّوَالِ

(اگر میں اپنا راز یا توجہ سمندروں پر ڈالوں تو تمام سمندروں کا پانی زمین میں جذب ہو کر خشک ہو جائے اور ان کا نام و نشان نہ رہے)۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کسی صحابی یا نبی کے لئے انفلاق البحر کا تصرف بھی ثابت نہیں چہ جائیکہ اور اختیار۔ پس یہ امر آپ کی فضیلت پر صریح دلالت کرتا ہے۔

اور فتاویٰ حدیثیہ باب مطلب فی حکم ماذا قال قائل فلان یعلم الغیب ص ۲۳۲ پر فرمایا قَالَ الْيَ... وَرُوِيَ مُسْنَدًا عَنْهُ اَعْنِي الشَّيْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ اِنَّ شَيْخًا اَرْسَلَ جَمَاعَةً يَقُوْلُوْنَ لَهٗ اِنَّ لِيْ ... سَنَةً فِيْ دَرَكَاتِ بَابِ الْقُدْرَةِ فَمَا رَاَيْتُكَ ثُمَّ نَقَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ

جماعةٍ من أصحابه إذهبوا إلى فلانٍ تجدون جماعتَه في بعض الطريق أو سلهم إلى
بغداد فرداً وهم معكم إليه ثم قولوا له يسلم عليك الشيخ عبدالقادر ويقول لك أنت
في الدركات ومن هو في الدركات لا يرى من هو في الحضرة ومن هو في الحضرة لا يرى
من في المخدع وأنا في المخدع أدخل وأخرج من باب السر حيث لا تراني بأمارة
أن خرجت لك الخلعة الفلانية في الوقت الفلاني على يدي خرجت لك وهي خلعة الرضا
وبأمارة خروج التشريف الفلاني في الليلة الفلانية لك على يدي خرج وهو تشريف الفتح
وبأمارة أن خلع عليك في الدركات بمحضر اثني عشر ألف ولي وهي خلعة الولاية
وهي فرجية خضراء طرازها سورة الإخلاص على يدي خرجت لك فانتهوا فوجدوا جماعة
ذلك الشيخ فرداً وهم ثم أخبروه بما ذكره الشيخ عبدالقادر فقال صدق وهو صاحب
الوقت والتصرف ٭

یعنی امام یافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سند سے روایت
کرتے ہیں کہ ایک شیخ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے پاس جاکر کہو کہ میں چالیس
سال سے درکاتِ قدرت میں ہوتا ہوں لیکن آپ کو وہاں نہیں دیکھا اور اسی وقت حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ
نے بھی اپنے چند خادموں کو فرمایا کہ فلاں شیخ کی طرف جاؤ اور اس کے بعض اصحاب کو جو تمہاری طرف بھیجے ہیں رستے
میں مل کر ان کو شیخ کے پاس لے جاؤ اور کہو کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ آپ کو السلام علیکم کہتے ہیں اور
فرماتے ہیں کہ تو درکات میں ہے اور جو درکات میں ہوتا ہے وہ درگاہ والے کو نہیں دیکھتا اور جو درگاہ میں ہوتا ہے
وہ مخدع والے کو نہیں دیکھتا اور میرا مقام مخدع ہے۔ میں مخفی دروازہ سے آتا جاتا تھا اس لئے تو نے مجھے نہ دیکھا۔
اگر تو اس بات کی تصدیق کرنا چاہتا ہے تو وہ خلعت جو فلاں رات تم کو دی گئی تھی وہ میرے ہی ہاتھ سے آئی تھی
اور وہ خلعتِ رضا تھی اور دوسری بات آپ کی تصدیق کے لئے یہ ہے کہ فلانی رات کو جو فتوحات تم کو ہوئیں وہ
میرے ہاتھ ہی بھیجی گئی تھی اور وہ فتح کا شرف تھا اور تیسری علامت یہ ہے کہ درکات میں بارہ ہزار ولی کو خلعت
ولایت دی گئی اور وہ سبز خلعت کہ جس کی طرز میں سورۂ اخلاص کی تھیں تیرے لئے میرے ہاتھ بھیجی گئی۔ جب
حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خدام اس شیخ کے اصحاب کو راستے میں ملے تو ان کو واپس شیخ کی
خدمت میں لے گئے اور جو پیغام حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے دیا تھا بیان کیا۔ اس شیخ نے کہا صدق

هُوَ صَاحِبُ الْوَقْتِ وَالتَّصَرُّفِ یعنی حضرت شیخ عبدالقادر سُلطان الوقت اور صاحبِ تصرف نے سچ فرمایا ؎

(ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ میرے سُلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا وُہ مقام ہے کہ علمائے ظاہر تو در کنار علمائے ربّانی کے عقول و فہوم بھی وہاں نہیں پہنچتے۔ اسی لیے آپ نے بامرِ الٰہی اپنی شان خود ہی بیان فرمادی ہے تاکہ لوگ ورطۂ ہلاکت میں نہ گریں۔ اور فرمایا ہمارا مقام مُخدع ہے۔ مُخدع اُس دیوانِ خاص کو کہتے ہیں جہاں بادشاہ اپنے مشیروں کے ساتھ مشورہ کرتے ہیں۔ نیز فرمایا کہ سرکارِ دوعالم حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہِ عالیہ سے جو انعامات تقسیم ہوتے ہیں وُہ ہمارے ہی ہاتھ سے ہوتے ہیں یعنی ہم حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے مشیرِ اعلیٰ ہیں۔ پس آپ کی فضیلت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سابقہ انبیاء علیہم السّلام پر ثابت ہوئی۔ القصیدۃ الغوثیہ میں ارشاد فرماتے ہیں

أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمُخْدَعُ مَقَامِيْ ؎ وَأَقْدَامِيْ عَلٰى عُنُقِ الرِّجَالِ

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِيْ ؎ وَجَدِّيْ صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ

یعنی میں حضرت امام حسن علیہ السّلام کی اولاد سے ہُوں اور میرا مقام مُخدع ہے اور میرے قدم تمام رجال کی گردنوں پر ہیں۔ لفظ رجال میں تمام مردانِ حق یعنی جمیع اولیاء صحابہ کرام اور سابقہ انبیاء علیہم السّلام سب کے سب داخل ہیں اور عبدالقادر میرا مشہور و معروف نام ہے اور میرے نانا پاک سرکارِ دوعالم حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم چشمۂ کمال کے مالک ہیں۔ یہ مرتبہ مجھ کو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے عطا کیا ہے ؎

اور فتاویٰ حدیثیہ کے باب مطلب فِيْ قَوْلِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ قَدَمِيْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ صفحہ ۲۲۵ پر فرمایا ثَالِثُهَا اِنَّهُمْ قَدْ يُؤْمَرُوْنَ تَعْرِيْفًا لِجَاهِلٍ اَوْ شُكْرًا وَتَحَدُّثًا بِنِعْمَةِ اللّٰهِ كَمَا وَقَعَ لِلشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّهٗ بَيْنَمَا هُوَ بِمَجْلِسِ وَعْظِهٖ وَاِذَا هُوَ يَقُوْلُ قَدَمِيْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاَجَابَهٗ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ اَوْلِيَاءُ الدُّنْيَا قَالَ جَمَاعَةٌ بَلْ وَاَوْلِيَاءُ الْجِنِّ جَمِيْعُهُمْ وَطَاْطَؤُا رُؤُسَهُمْ وَخَضَعُوْا لَهٗ وَاعْتَرَفُوْا بِمَا قَالَهٗ اِلَّا رَجُلٌ بِاَصْفَهَانِيْ فَسُلِبَ حَالُهٗ وَمِمَّنْ طَاْطَاَ رَاْسَهٗ اَبُو النَّجِيْبِ السُّهْرَوَرْدِيُّ وَقَالَ عَلٰى رَاْسِيْ عَلٰى رَاْسِيْ وَاَحْمَدُ الرِّفَاعِيُّ فَقَالَ وَاَحْمَدُ مِنْهُمْ وَسُئِلَ فَقَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا وَاَبُوْ مَدْيَنَ فِي الْمَغْرِبِ وَاَنَا مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ مَلَائِكَتَكَ اِنِّيْ سَمِعْتُ وَاَطَعْتُ فَسُئِلَ فَاَخْبَرَ بِمَا قَالَهُ الشَّيْخُ بِبَغْدَادَ فَاَرَّخَ فَكَانَ قَوْلُ اَبِيْ مَدْيَنَ عَقِبَ قَوْلِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذٰلِكَ وَكَذَا الشَّيْخُ عَبْدُ الرَّحِيْمِ الْقَنَاوِيُّ مَدَّ عُنُقَهٗ وَقَالَ

صادق المصدوق فسئل فأخبر بما قاله الشيخ وذكر كثيرون من العارفين الذي ذكرنا
هم وغيرهم انه لم يقل الا بأمر الا ما بقطبيته فلم يسع احداً التخلف بل جاء بأسانيد
متعددة عن كثيرين انهم اخبروا قبل مولده بنحو مائة سنة انه سيولد بأرض
عجم مولود له مظهر عظيم يقول ذلك فتندرج الأولياء في وقته تحت قدميه وحكى
امام الشافعية في زمنه ابو سعيد عبد الله بن ابي عصرون قال دخلت بغداد في طلب العلم
فوافقت ابن السقا ورافقته في طلب العلم بالنظامية وكنا نزور الصالحين وكان ببغداد
رجل يقال له الغوث يظهر اذا شاء ويختفي اذا شاء فقصدنا زيارته انا وابن السقا و
الشيخ عبد القادر رضي الله عنه وهو يومئذ شاب فقال ابن السقا ونحن سائرون لأسألنه
مسئلة لا يدري لها جواباً وقلت لأسألنه مسئلة وانظر ما يقول فيها وقال الشيخ عبد القادر
رضي الله عنه معاذ الله ان اسأله شيئاً انا بين يديه انتظر بركة رؤيته فدخلنا عليه
فلم نره الا بعد ساعة فنظر الشيخ الى ابن السقا مغضباً وقال ويحك يا ابن السقا تسألني
مسئلة لا أدري لها جواباً هي كذا وجوابها كذا اني لأرى نار الكفر تلتهب فيك ثم نظر الى
وقال يا عبد الله اتسألني عن مسئلة لتنظر ما اقول فيها هي كذا وجوابها كذا لتخرن الدنيا
عليك الى شحمة اذنيك باساءة ادبك ثم نظر الى الشيخ عبد القادر رضي الله عنه وادناه
منه واكرمه وقال يا عبد القادر رضي الله عنه لقد ارضيت الله ورسوله بحسن ادبك
كأني اراك ببغداد وقد صعدت الكرسي متكلماً على الملأ وقلت قدمي هذه على رقبة كل
ولي لله وكأني ارى الاولياء في وقتك وقد حنوا رقابهم اجلالاً لك ثم غاب عنا فلم
نره قال واما الشيخ عبد القادر رضي الله عنه فقد ظهرت امارات قربه من الله واجمع
عليه الخاص والعام وقال قدمي الخ واقرت الاولياء في وقته له بذلك واما ابن السقا
فانه اشتغل بالعلوم الشرعية حتى برع فيها وفاق فيها كثيراً من اهل زمانه واشتهر
بقطع من يناظره في جميع العلوم وكان ذا لسان فصيح وسمت بهي فادناه الخليفة
منه وبعثه رسولاً الى ملك الروم فرآه ذا فنون وفصاحة وسعة فاعجب به وجمع له
القسيسين والعلماء بالنصرانية فناظرهم وافحمهم وعجزوا فعظم عند الملك فزادت

فتنته فتراءت له بنت الملك فأعجبته وفتن بها فسأله أن يزوجها فقال إلا أن تتنصر
وتزوجها ثم مرض فألقوه بالسوق يسأل القوت فلا يجاب وعليه كآبة وسواد حتى
مر عليه من يعرفه فقال له ما هذا قال فتنة حلت بي سببها ما ترى قال له هل تحفظ شيئا
من القرآن قال لا إلا قوله ربما يود الذين كفروا لو كانوا مسلمين قال ثم خرجت عليه
يوما فرأيته كأنه قد حرق وهو في النزع فقلبته إلى القبلة فاستدار إلى الشرق فعدت
فعاد وهكذا إلى أن خرجت روحه ووجهه إلى الشرق وكان يذكر كلام الغوث ويعلم
أنه أصيب بسببه قال ابن أبي عصرون وأما أنا فجئت إلى دمشق فأحضرني السلطان
الصالح نور الدين الشهيد وأكرهني على ولاية الأوقاف فوليتها وأقبلت على الدنيا
إقبالا كثيرا فقد صدق قول الغوث فينا كلنا وفي هذه الحكاية التي كادت أن تتواتر في
المعنى لكثرة ناقليها وعدالتهم فيها أبلغ زجر وأكبر ردع عن الإنكار على الأولياء الله
تعالى خوفا من أن يقع المنكر فيما وقع فيه ابن السقا من تلك الفتنة المهلكة الأبدية
التي لا أقبح منها ولا أعظم منها نعوذ بالله من ذلك ونسأله بوجهه الكريم وحبيبه
الرؤف أن يؤمننا من ذلك ومن كل فتنة ومحنة بمنه وكرمه وفيها أيضا أتم
حث على اعتقادهم والأدب معهم وحسن الظن بهم ما أمكن ●

یعنی تیسری وجہ اولیاء اللہ علیہم السلام کے اپنے کمالات کے اظہار کی یہ ہے کہ وہ امر لئے جانتے ہیں تاکہ جاہل لوگ اُن
کے مرتبہ سے واقف ہو جائیں یا اللہ تعالیٰ کی نعمت کے اظہار سے اُس کا شکریہ ادا ہو جائے جیسا کہ حضرت شیخ سید
عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے مجلسِ وعظ میں فرمایا قدمي هذه على رقبة كل ولي الله تعالى میرا یہ قدم
ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ جس وقت آپ نے یہ کلمہ مبارک فرمایا اُسی وقت روئے زمین کے اولیاء نے سر جھکا دیئے
مشائخ کی ایک جماعت سے منقول ہے کہ جو اولیاء پوشیدہ تھے یعنی متقدمین اور متاخرین سب نے سر جھکا دیئے
آپ کے سامنے عاجزی کی اور آپ کے قول مبارک کو قبول کیا لیکن ایک اصفہانی مرد نے انکار کیا اور اُس کا حال بد
کر لیا گیا۔ جن مشائخ نے سر جھکایا اُن میں سے ایک ابو نجیب سہروردی ہیں۔ انہوں نے فرمایا آپ کا قدم مبارک میرے
سر پر میرے سر پر۔ اور ایک شیخ احمد الرفاعی ہیں۔ انہوں نے کہا "اور احمد بھی اُن میں سے ہیں" لوگوں نے تعجب سے
کہا کہ یہ کیا کلمہ ہے؟ جواب دیا کہ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا کلمہ فرمایا ہے یہ آپ کا جواب ہے

شیخ ابومدین مغربی ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہوں نے فرمایا "اور میں بھی اُن میں سے ہُوں۔ اے اللہ میں تجھ کو اور تیرے
گواہ ٹھہراتا ہُوں کہ میں نے سُنا اور آپ کی اطاعت کی"۔ لوگوں نے آپ سے دریافت کیا کہ یہ کیا کلمات ہیں؟ آپ
ت کا قول مبارک جو جناب نے بغداد شریف میں فرمایا تھا بیان کیا اور وقت و تاریخ نوٹ کر لی۔ اور شیخ ابومدین
عنہ کا یہ قول حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول مبارک کے بعد تھا۔ اور اسی طرح شیخ عبدالرحیم القناوی
علیہ نے اپنی گردن جھکائی اور کہا "صادق المصدوق نے سچ کہا"۔ لوگوں آپ سے اس کلمہ کی حقیقت دریافت کی تو
نے حضرت کے قول مبارک کی خبر دی۔ اور مشائخ مذکورہ اور اُن کے سوا سبھی نے ذکر کیا ہے کہ حضرت نے یہ قول
سوائے امر الٰہی کے نہیں فرمایا اور آپ نے یہ قول مبارک اپنی قطبیت کے اظہار کے لئے نہیں فرمایا کیونکہ قُطب زمان
میں ایک ہوتا ہے۔ کسی کو طاقت نہیں کہ آپ کے اس قول مبدک کی طاعت سے پیچھے رہے۔ بلکہ متعدد اسانید
قول ہے کہ بہت سے مشائخ نے آپ کے تولدِ مُبارک سے تقریباً سو سال قبل آپ کی بشارت دی کہ عجم کے علاقہ
ایسی ہستی پیدا ہوگی جن کی شان بہت عظیم ہوگی اور وہ منبر پہ فرمائیں گے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ
وَلِیِّ اللّٰهِ اور تمام اولیاء اللہ اپنی گردنیں اُن کے قدم کے نیچے رکھ دیں گے۔

اور ابوسعید عبداللہ بن ابی عصرون جو اپنے زمانہ میں شافعیوں کے امام تھے، سے منقول ہے کہ جب میں تحصیل علم
کے لئے بغداد شریف میں گیا تو اُس وقت بغداد شریف کے مدرسہ نظامیہ میں ابن سقا میرا رفیق تھا۔ اور ہم نیک مردوں
زیارت کیا کرتے تھے۔ اور اُس وقت بغداد شریف میں ایک عزیز تھا جس کی نسبت یہ مشہور تھا کہ وہ غوث ہے
خبر یہ بھی افواہ تھی کہ وہ جب چاہتا ہے ظاہر ہو جاتا ہے اور جب چاہتا ہے غائب ہو جاتا ہے۔ پس میں اور
سقا اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ابھی جوان تھے اُس غوث کی زیارت کو گئے۔ ابن سقا نے کہا کہ میں غوث
سے ایسا سوال کروں گا جس کا وہ جواب نہ دے سکے گا۔ اور میں نے کہا کہ میں بھی اُس سے ایک سوال پوچھوں گا اور
دیکھوں گا کہ وہ اُس کا کیا جواب دیتا ہے۔ لیکن شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ معاذ اللہ! میں ہرگز سوال نہیں
کروں گا بلکہ اُن کے دیدار کی برکت کا منتظر رہوں گا۔ جب ہم اُس غوث کے پاس آئے تو اُس کو اپنی جگہ پہ نہ
ایک گھڑی کے بعد اُسی جگہ پر نمودار ہوا اور غصّے کی نگاہ سے ابن سقا کی طرف دیکھ کر کہا۔ اے ابن سقا! تجھ پہ
افسوس ہے تو مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھنا چاہتا ہے جس کا جواب تیرے زعم میں میں نہیں دے سکوں گا۔ تیرا
مسئلہ یہ ہے اور اُس کا یہ جواب ہے۔ میں تحقیق دیکھ رہا ہُوں کہ تجھ میں کُفر کی آگ شعلہ زن ہے۔ اُس کے بعد میری
طرف دیکھا اور کہا کہ اے عبداللہ! تو مجھ سے مسئلہ پوچھتا ہے اور یہ دیکھتا ہے کہ میں اس کی بابت کیا جواب دیتا ہُوں

تیرا مسئلہ یہ ہے اور اُس کا جواب یہ ہے۔ البتہ تُو دُنیا میں ہر دو گوش تک ڈوبے گا اور یہ اِس بے ادبی کے سبب
ہوگا جو تُو نے میرے ساتھ کی۔ اور اُس کے بعد حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف دیکھ کر اُن
اپنے نزدیک بٹھایا اور بہت عزت کی۔ اور کہا اے عبد القادر رضی اللہ عنہ! آپ نے میرا ادب ملحوظ رکھنے سے خد
اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کیا ہے گویا میں آپ کو بغداد میں منبر پر قَدَمِيْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ
وَلِيِّ اللّٰهِ کہتے ہوئے دیکھتا ہوں اور بتحقیق جملہ اولیاء کرام کو آپ کے اجلال و اکرام کے سبب گردن جھکاتے دیکھت
یہ کہہ کر وہ اسی وقت غائب ہو گئے اور اُس کے بعد اُن کو کبھی نہیں دیکھا۔ اور کہا جو کچھ حضرت شیخ عبد القادر رضی
کی نسبت فرمایا تھا واقعہ ہوا۔ پس بتحقیق اللہ تعالیٰ کے قرب کی علامات آپ کے لئے ظاہر ہوئیں اور عام و خاص آپ
گرد جمع ہوئے اور آپ نے منبر پر بیٹھ کر فرمایا قَدَمِيْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ اور جملہ اولیاء رحمہم اللہ تعا
آپ کے اِس قول کا اقرار کیا۔ اور ابن سقا علوم شرعیہ میں مشغول ہو کر کامل ہوا اور اپنے زمانہ کے اکثر علماء پر ف
حاصل کی اور شہرت ہو گئی کہ جمیع علوم میں مناظرہ کرنے والے کو لاجواب کر دیتا ہے اور فصیح اللسان و خوش
تھا۔ خلیفہ نے اُس کو اپنا مقرب بنایا، اُس پر احسان کیا اور شاہِ روم کے پاس بطور سفیر بھیجا۔ شاہِ روم نے اُس
فصیح و بلیغ اور خوش شکل پایا اور نہایت پسند کیا۔ شاہِ روم نے علماءِ نصاریٰ کو جمع کیا اور اُس کے ساتھ مناظرہ کرا
نے سب کو لاجواب کر دیا۔ پس اِس سبب سے وہ بادشاہ کا منظورِ نظر ہو گیا۔ اُس نے بادشاہ کی لڑکی کو دیکھا اور
پر فریفتہ ہو گیا۔ پس اُس کے ساتھ شادی کرنے کے لئے بادشاہ سے التجا کی۔ اُس نے کہا اِس شرط پر کہ تم نصرانی ہو
پس وہ نصرانی ہو گیا اور اُس لڑکی کے ساتھ شادی کر لی۔ پھر وہ بیمار ہو گیا اور بازار میں پھینک دیا گیا۔ وہ اپنی خوراک
سوال کرتا تھا لیکن کچھ حاصل نہ کرتا۔ اور مرض کی وجہ سے اُس کے جسم پر داغ تھے اور چہرہ پر سیاہی تھی حتیٰ کہ جو
اُس کو جانتا تھا اُس کے پاس سے گزرتا اور اُس سے پوچھتا اِس کی کیا وجہ ہے؟ اُس کو جواب دیتا کہ یہ بلا جو مجھ پر نا
ہے اِس کا باعث وہی ہے جو تو دیکھ رہا ہے۔ پھر اُس سے پوچھا گیا کہ کوئی چیز قرآن مجید میں سے تجھ کو یاد ہے؟ اُ
جواب دیا کچھ یاد نہیں صرف ایک آیت کریمہ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ۔ اور کہا پھر میں ایک روز
کے پاس گیا اور دیکھا کہ اُس کے اعضاء سب پھٹ گئے تھے اور وہ حالتِ نزع میں تھا۔ میں نے اُس کا منہ
طرف کیا اور اُس نے پھر مشرق کی طرف پھیر لیا۔ میں نے پھر قبلہ کی طرف پھیرا لیکن اُس نے پھر مشرق کی طرف پھیر لیا
طرح حتیٰ کہ اُس کی روح قبض کر لی گئی اور اُس کا منہ مشرق کی طرف تھا اور ابن سقا اُس غوث کے کلام کو یاد کر
جانتا تھا کہ یہ سب اُنکی بے ادبی کا نتیجہ ہے۔ ابن ابی عصرون نے کہا میں دمشق میں گیا اور سلطان صالح نور الدین شہ

حضور میں بُلایا اور مجھے جبراً اوقاف کا متوّلی بنا دیا۔ پس مَیں متوّلی کا کام کرتا تھا اور دُنیا میں مجھے بہت اقبال حاصل ہوا پس اُس غوث کا کلام ہم سب کے متعلق سچّا ثابت ہُوا۔

اور یہ حکایت بوجہ کثیر عادل راویوں کے حقیقت میں تواتر کا حکم رکھتی ہے اور پُر زور دلالت کرتی ہے کہ اولیاء اللہ تعالےٰ پر انکار سے بالکل باز رہنا چاہیئے کیونکہ اُن کا منکر اللہ تعالیٰ کا منکر ہے جیسا کہ ابن سقا اُس غوث کے انکار سے ایسے دائمی اور مہلک فتنہ سے دوچار ہُوا جس سے زیادہ قبیح اور اعظم تصور میں نہیں آسکتا۔ ہم اللہ تعالےٰ سے ایسے فتنہ سے پناہ مانگتے ہیں اور ربِّ کریم سے طفیل جناب رسولِ کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سوال کرتے ہیں کہ ہم کو ایسے فتنہ سے بلکہ جملہ فتن اور محن سے اپنے فضل و کرم سے مامون رکھے اور اس حکایت میں یہ بھی صراحت ہے کہ اولیاء اللہ تعالےٰ پر اعتقاد اور اُن کا ادب اور اُن پر نیک گمان بہ احسن حسن ہو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔

(ف) صاحب فتاویٰ حدیثیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے تولد مبارک سے قریباً سو سال قبل مشائخ عظام آپ کی بشارت دیتے آئے ہیں اور آپ کے قول مبارک قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہِ کی بشارت بھی اُنہوں نے دی۔ حضرت امام محمد بن سعید بن احمد بن سعید رضی اللہ عنہ کی تحقیق یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی بشارت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس میں دی اور آپ کے اس قول مبارک کی بھی بشارت دی۔ حدیث شریف دیباچہ میں درج کی گئی ہے۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث شریف امیر المومنین حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ سے سُنی اور آگے یہ روایت ہر زمانہ میں انقلاب کرتے آئے ہیں۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کو تقریباً پچاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی زیارت کا شرف حاصل تھا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے خلیفہ تھے۔

حسن بصریؒ مُرید مرتضیٰؓ بود ۔۔۔ علیؓ را پیر کامل مصطفےٰؐ بود

تحقیق حضرت امام محمد بن سعید بن احمد بن سعید رضی اللہ عنہ از کتاب روضۃ النواظر فی مناقب شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیش کی جاتی ہے۔

شَہِدَتْ بِرُتْبَتِہٖ جَمِیْعُ مَشَائِخٍ ۔۔۔ تمام مشائخ نے حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بلند

فِیْ عَصْرِہٖ کَالْقُوْلِ الْغَیْرِ تَنَاکُرٍ ۔۔۔ مرتبہ کی شہادت دی ہے اور اس میں کسی کو انکار نہیں۔

اَمَّا الَّذِیْنَ تَقَدَّمُوْا قَدْ بَشَّرُوْا ۔۔۔ تمام اولیاء اللہ اور بڑے بڑے صاحب طریقت

بِقُدُوْمِہِ الْمَیْمُوْنِ اَکْرِمْ طَائِرٍ
کَالْعَالِمِ الْبَصْرِیِّ ھُوَ الْحَسَنِ الَّذِیْ
عَمَرَ طَرِیْقَ السَّالِکِیْنَ لِسَائِرٍ
مِنْ عَصْرِہِ السَّامِیْ اِلٰی عَصْرِالشَّرِیْفِ
اَلْقُطْبِ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ

مشائخ جیسے حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جو
سے پہلے ہوئے ہیں سب نے حضرت خواجہ موصوف
رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ مبارک سے لے کر سیدنا قطب
الاقطاب میراں محی الدین شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس
سرہ النورانی کے زمانہ اقدس تک آپ کے قدومِ میمنت
لزوم کی خوشخبری دی ہے ◆

مَا مِنْ رَئِیْسٍ کَانَ صَدْرَ زَمَانِہٖ
اِلَّا وَبَشَّرَھُمْ بِاَکْرَمِ طَائِرٍ
وَالْکُلُّ کَانُوْا قَبْلَہٗ حُجَّابَہٗ
فَتَقَدَّمُوْا وَکَانُوْا کَالْعَسَاکِرِ

اپنے وقت کے ہر قطب نے اس مبارک
ہستی کی تشریف آوری کی خوشخبری لوگوں کو دی
جملہ اقطاب جو آپ سے پہلے آئے وہ سب
سب آپ کے دربان تھے اور شہنشاہ کی آمد کی خبر
کے لئے لشکریوں کی طرح آپ سے پہلے آئے ◆

وَاَتٰی کَسُلْطَانٍ تَقَدَّمَ جَیْشُہٗ
شَمْسًا تُغَیِّبُ کُلَّ نَجْمٍ زَاھِرٍ

آپ ایک بادشاہ کی طرح تشریف فرما ہو
جس کے آگے آگے اُس کا لشکر چلا۔ جس طرح
کے سامنے سب روشن ستارے غائب ہو جا
ہیں اسی طرح جب آپ کا آفتاب ولایت بلند ہو
آسمان ولایت کے سارے روشن ستارے مدھم
گئے ◆

ھُوَ صَاحِبُ الْقَدَمِ الَّذِیْ خَضَعَتْ
رِقَابُ الْاَوْلِیَاءِ لَہٗ بِغَیْرِ تَشَاجُرٍ
اِذْ قَالَ مَاْمُوْرًا عَلٰی کُرْسِیِّہٖ
قَدَمِیْ عَلٰی رَقَبَاتِ کُلِّ اَکَابِرٍ
فَحَنَتْ جَمِیْعُ الْاَوْلِیَاءِ رُءُوْسَھُمْ
اِجْلَالًا لَہٗ بَادِیْھِمْ وَالْحَاضِرٍ

آپ وہ صاحبِ قدم ہیں کہ جن کے پاؤ
کے آگے تمام اولیاء اللہ کی گردنیں بلا انکار جھک
جب آپ نے بحکم الٰہی کرسی پر بیٹھ کر فرمایا
قدم جملہ اکابرِ دین کی گردنوں پر ہے" تو آپ
کے سامنے تمام اولیاء اللہ حاضر و غائب نے اپنے
جھکا دیئے۔ ہر نبی کا چونکہ ولی ہونا لازمی ہے اس

سابقہ انبیاء علیہم السّلام بھی سب کے سب اولیاء

غیب میں شامل ہیں ؟

(ف۲) کاتبِ حروف مسکین عطا محمدؐ عفی اللہ عنہ الصّمد اپنی تحقیق پیش کرتا ہے کہ چونکہ یہ بندہ
مسکین اسی کتاب کے لکھنے میں مشغول ہے اس لئے اگلے دن دوپہر کو قیلولہ کے وقت میرے سلطان حضرت غوث
ثقلین رضی اللہ عنہ خواب میں تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا "صرف اولیاء ہی کے نزدیک ہم مقرّب ترین
ہستی نہیں ہیں بلکہ انبیاء کرام کے نزدیک بھی ہم ہی مقرّب ترین ہستی ہیں" آپ کی مراد یہ تھی کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی
بارگاہ اقدس میں مقرّب ترین ہستی ہم ہیں اور جیسا کہ ہم کو اولیاء پر فضیلت حاصل ہے ایسے ہی ہم کو انبیاء پر بھی فضیلت
حاصل ہے علیہم السّلام۔ اس بندہ کو تو پہلے ہی آپ کے فرمانِ پاک (آپ کا ارشادِ گرامی بذریعہ خواب دیباچہ میں درج
ہے) حق الیقین کا مرتبہ حاصل ہو چکا تھا لیکن آپ کے دوبارہ فرمانے سے یہ مسکین آپ کا مطلب سمجھ گیا۔ آپ کی منشا
مبارک یہ تھی کہ میں اس کتاب میں آپ کی فضیلت سابقہ انبیاء کرام پر قرآن مجید اور حدیث شریف کی رُو سے تحریر کروں
وَاللّٰہُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَھُوَ یَھْدِی السَّبِیْلَ ۔

(۱) ربّ تعالیٰ فرماتے ہیں وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ
مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ۝ (اور جو لوگ اللہ تعالیٰ
اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اطاعت کرتے ہیں وہ ان کے ساتھ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے نوازا اور وہ نبی ہیں صدیق
ہیں شہید ہیں اور نیک بخت ہیں اور خوب ہے ان کی رفاقت۔ نساء۔ ع ۹) پس ہر ولی جو اللہ تعالیٰ اور جناب رسولِ
پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اطاعت کرتا ہے ربّ تعالیٰ اُسے دنیا و آخرت میں انبیاء علیہم السّلام کے گروہ میں شامل کرتے
ہیں اور وہ آپس میں رفیق ہوتے ہیں۔ اب اگر اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ کے سردار حضرت سلطان غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ
یہ دعویٰ کریں کہ ہم سابقہ انبیاء علیہم السّلام سے افضل ہیں تو اس میں کونسی تعجّب کی بات ہے کیونکہ آپ جملہ سابقہ
انبیاء علیہم السلام کے پیر و مرشد ہیں۔ کتاب فصوص الحکم فص شیثی میں مذکور ہے کہ جملہ سابقہ انبیاء کرام علیہم السّلام نے
علم شریعت خاتم الرّسل جناب محمد پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم سے پڑھا ہے اور علم ولایت خاتم الاولیاء جناب سیّد عبدالقادر
جیلانی رضی اللہ عنہ سے پڑھا ہے۔ فصوص کی اصل عبارت ملاحظہ فرمائیے فَالْمُرْسَلُوْنَ مِنْ کَوْنِھِمْ اَوْلِیَآءَ
لَا یَرَوْنَ مَا ذَکَرْنَاہُ اِلَّا مِنْ مِّشْکٰوۃِ خَاتِمِ الْاَوْلِیَاءِ یعنی رسل علیہم السّلام خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی
مشکوٰۃ کے بغیر علم ولایت حاصل نہیں کرتے کیونکہ رسولوں کا پہلے ولی ہونا لازمی ہے۔ صاحب کتاب نبی کو چونکہ

رسول کہتے ہیں اسلئے لازمی ہے کہ ہر رسول پہلے نبی ہو اور نبی کے لئے لازمی ہے کہ وہ پہلے ولی ہو۔ پس ہر رسول نبی بھی ہے اور ولی بھی ہے اور باعتبار ولی ہونے کے ہر رسول خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ سے علمِ ولایت پڑھتا ہے۔ کتاب فصوص الحکم بظاہر حضرت شیخ الاکبر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے لیکن حقیقت میں حدیث پاک کا ایک مقدس صحیفہ ہے ؛

خاتم الاولیاء سے مراد حضرت سلطان غوثِ اعظم پاک جناب سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں ؛

(۲) ربّ تعالیٰ فرماتے ہیں وَ يَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ٥ (اور ربّ تعالیٰ پیدا کرتا ہے جن کی تم کو خبر نہیں۔ نحل) جب حضرت سلطان محی الدین رضی اللہ عنہ کی رُوحِ مبارک دنیا میں ظہور سے پہلے ربّ تعالیٰ کے حضور میں مسرور بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ تو انبیاء علیہم السّلام اور اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ کی ارواح طیبہ تو اُس وقت بھی آپ کی نرالی شان سے واقف اور آپ کی فضیلت کی قائل تھیں لیکن چونکہ آپ کی شان عوام الناس کی عقل سے بالاتر ہے اس لیے ربّ تعالیٰ نے مومنین کے ایمان کو ورطۂ ہلاکت سے بچانے کے لیے ارشاد فرمایا اے مومنو! عنقریب ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی اُمّت میں سے ایک ایسی محبوب ہستی پیدا کرنے والے ہیں جو ہمارے محبوب ہیں اور ہمارے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے بھی محبوب ہیں اور وہ سابقہ انبیا علیہم السّلام پر بھی فضیلت رکھتے ہیں۔ خبردار خبردار اُن کی اس نرالی شان کا انکار نہ کرنا کہ وہ سابقہ انبیا علیہم السّلام پر کیسے فضیلت رکھتے ہیں۔ اسی لئے حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے آپ کی بشارت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دی جس کا ذکر احادیث پاک میں موجود ہے۔ جب آپ کا ظہور ہُوا تو آپ نے منبر پر بیٹھ کر امرِ الٰہی سے مومنین کے ایمان کو ورطۂ ہلاکت سے بچانے کے لئے اور عاشقوں کے سینے ٹھارنے کے لئے حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی اُس بشارت کو دہرا کر فرمایا قَدَمِيْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ۔ جملہ مومنین اولیاء رضی اللہ عنہم صحابہ اور انبیاء علیہم السّلام نے تسلیم کر لیا اور حضور کے دُشمن آپ کی شان کا انکار کرنے والے ہمیشہ ذلیل وخوار ہیں اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ؛

آیۂ کریمہ وَ يَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کے متعلق میرے حضرت سلطان غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ ہماری شان میں نازل کی گئی ہے۔ بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار مطبوعہ مصر صفحہ ۲۲ کا اقتباس استشہاداً پیش کیا جاتا ہے: اَلشَّيْخُ مُحْيِ الدِّيْنِ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيْلِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ عَلَى الْكُرْسِيِّ يَا اَهْلَ الْاَرْضِ شَرْقًا وَّ غَرْبًا وَّ يَا اَهْلَ السَّمَاءِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ يَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اَنَا مِمَّا لَا تَعْلَمُوْنَ

حضرت شیخ سُلطان محی الدّین عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ تخت پر بیٹھ کر فرمایا کرتے تھے: اے زمین والو! مشرق

گویا مغرب میں! اور اے آسمان والو! ربّ تعالیٰ فرماتے ہیں "وُہ پیدا کرتے ہیں جن کو تم نہیں جانتے"۔ میں اُن میں سے ہُوں جن کو تم نہیں جانتے۔ اگر آپ صرف اَولیاء کے سردار ہوتے تو یہ کوئی اچنبہ بات نہ تھی۔ چونکہ آپ کو سابقہ انبیاء علیہم السّلام پر بھی فضیلت حاصل ہے اسلیئے عوام النّاس کو یہ امر اچنبہ معلوم ہوتا ہے کہ ہیں ولی اور فضیلت خلفائے راشدین پر بھی اور ائمہ اطہار اہلبیت علیہم السّلام پر بھی اور سابقہ انبیاء علیہم السّلام پر بھی۔ قُرآن مجید کا نزول صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ مُبارک میں ہُوا۔ چُونکہ یہ آیۂ کریمہ حضرت سُلطان غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی شانِ اقدس میں نازل ہوئی تھی اسلیئے حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے آپ کی نرالی شان کی بشارت صحابہ رضی اللہ عنہم کو دی۔ چند احادیث پاک مناقب غوثیہ کے تحت درج کی جائیں گی، وہاں سے ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ چونکہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے شیرِ اعلیٰ ہیں اسلیئے اُمت پر مہربانی فرمائی اور اپنی نرالی شان کو دُنیا سے انتقال کے وقت پھر دُہرایا تاکہ مُومنین درطۂ ہلاکت سے محفوظ رہیں کیونکہ جو مسلمان حضور کی اِس نرالی شان کا انکار کرتا ہے اور آپ کی شان گھٹا کر بیان کرتا ہے وُہ صرف آپ ہی کا دُشمن نہیں بلکہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا بھی دشمن ہے اور حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اُس کو دُنیا و آخرت میں ذلیل و خوار کر دیتے ہیں۔ آپ کا وُہ قول مُبارک سُنیئے اور ایمان تازہ کیجئے وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَلَا تَقِيسُونِي بِأَحَدٍ وَّلَا تَقِيسُوا عَلَيَّ أَحَدًا (از کتاب فتوح الغیب برحاشیہ بہجۃ الاسرار ص ۱۶۹) یعنی جناب حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے اور تمہارے درمیان اور تمام خلائق کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے مابین۔ پس نہ قیاس کرو مجھے کسی پر اور نہ قیاس کرو کسی کو مجھ پر۔ آپ کے اس قول مبارک کی شرح میں مولانا حضرت شیخ محمّد صادق قادری شہابی سعدی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب مناقب غوثیہ کے دیباچہ میں فرماتے ہیں کہ فنا فی الرسول کا عُمدہ اور اعلیٰ حصہ جناب ہی کی ذات میں متحقق ہے کیونکہ آپ نے قسمیہ فرمایا هٰذَا وُجُودُ جَدِّي مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ لَا وُجُوْدُ عَبْدِ الْقَادِرِ یہ میرے جدّ امجد محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا وجود مبارک ہے نہ کہ عبد القادر کا وجود۔ پس آپ کی زبان مبارک پر حقیقتاً حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم ہی نے فرمایا کہ ہم کو کسی پر قیاس نہ کرو اور ہمارے اور تمام خلائق کے درمیان مرتبہ کے لحاظ سے آسمان اور زمین کا فرق ہے۔ اسی لیئے لفظ بَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ فرمایا۔ اَلْخَلْقِ كُلِّهِمْ میں انبیاء علیہم السّلام بھی بطریقِ اَولیٰ شامل ہیں کیونکہ وہ بھی مخلوق ہیں۔

کلامِ الٰہی کا معجزہ دیکھیئے۔ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کے اعداد ابجد کے لحاظ سے ۶۶۸ بنتے ہیں اور آپ زُہّادُ محبوب سید عبد القادر جیلانی کے اعداد بھی ۶۶۸ بنتے ہیں۔ یہ بیّن دلیل ہے کہ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ سے مُراد پیرِ سُلطان

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ ہیں۔ نقشہ ملاحظہ ہو:

مَالَا تَعۡلَمُوۡنَ	م ا ل ا ت ع ل م و ن ۴۰ ۱ ۳۰ ۱ ۴۰۰ ۷۰ ۳۰ ۴۰ ۶ ۵۰	۶۶۸
ابٌ زهاد محبوب	ا ب ز ه ا د م ح ب و ب ۱ ۲ ۷ ۵ ۱ ۴ ۴۰ ۸ ۲ ۶ ۲	
سیّد عبدالقادر جیلانی	س ی د ع ب د ا ل ق ا د ر ج ی ل ا ن ی ۶۰ ۱۰ ۴ ۷۰ ۲ ۴ ۱ ۳۰ ۱۰۰ ۱ ۴ ۲۰۰ ۳ ۱۰ ۳۰ ۱ ۵۰ ۱۰	۶۶۸

(۳) ربّ تعالیٰ فرماتے ہیں قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ (اے حبیب پاک صلّی اللہ وآلہ وسلّم! آپ فرما دیجئے فضیلت اللہ کے ہاتھ میں دیتا ہے جس کو چاہے اور اللہ گنجائش والا ہے۔ خبردار۔ خاص کرتا ہے اپنی مہربانی جس پر چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے۔ آل عمران۔ ع ۸)۔ حبیب حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی شانِ اقدس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے رُوبرو بیان فرمائی کہ ہمارے شہزادہ حضرت امام حسن علیہ السّلام کی اولاد میں سے ایک ایسے امام ہونگے جو تمام اولیاء کے سردار اور سابقہ انبیاء علیہم السّلام سے بھی افضل ہوں گے اُن کا نام سیّد عبدالقادر لقب محی الدین کنیت ابو محمّد خطاب غوث اعظم ہوگا اور اپنے ظہور کے وقت منبر پر بیٹھ کر اعلان فرمائیں گے قَدَمِيْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ، صحابہ کرام نے تسلیم تو کر لیا لیکن تعجب کیا کہ ہمارے بعد ایک ایسی ہستی تشریف لانے والی ہے جو ہم سے اور سابقہ انبیاء سے بھی افضل ہوگی۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اُن کی تسلّی کے لئے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فرمایا یا علیؓ! سب سے پہلے آپ ہی یہ شرف حاصل کریں چنانچہ سب سے پہلے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جناب حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی رُوح مُبارک کو اپنے کندھوں پر اُٹھایا (محک الفقراء کلاں صدا) اتنے میں سیّدنا جبریل علیہ السّلام آیت قرآنی لے کر نازل ہوئے قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۚ ۝ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ اے حبیب پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم! آپ ان کو فرما دیجئے کہ فضیلت کا تعلّق اللہ تعالیٰ کی مشیّت سے ہے۔ جب ہماری مشیّت ازلی میں ہمارے فیضان کی بارشش حضرت غوث اعظم کی رُوح مبارک پر ہوئی تو ہم نے اُن کی محبوبیّت کی ایسی نرالی شان بخشی کہ وہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مشیرِ اعلیٰ بن گئے۔

(۴) ربّ تعالیٰ فرماتے ہیں وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ (اور اُسی کا زور پہنچتا ہے اپنے

…ل پر اور وہی حکمت والا خبردار ہے۔ انعام ع ۲)۔ حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات مکیہ …ب میں فرماتے ہیں کہ یہ آیۂ کریمہ محبوبِ سبحانی حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی شانِ اقدس میں نازل کی …ے۔ آپ چونکہ سرکارِ دو عالم حضور نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے محبوب ہیں اس لئے مقامِ ناز آپ پر ختم ہے۔ کتاب …ح الخاطر میں مذکور ہے کہ ابتدا میں جب آپ کا ظہور ہُوا جو شخص بے وضو آپ کا نام لیتا وُہ ہلاک ہو جاتا تھا بعد …ر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سفارش پر آپ نے یہ جلالیت خلقت سے اُٹھالی۔ آپ چونکہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے …ات تامّہ ہیں اسلیئے آپ کو کما حقّہٗ مقامِ محمدی صلّی اللہ علیہ وسلّم نصیب ہے کَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالشَّفْعِ …وَتْرِ۔ جب حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم معراج شریف کی رات حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر راکب ہو …رش معلّیٰ پر تشریف لے گئے تو ربّ تعالیٰ نے نہایت خوشی کی اور فرمایا وَالشَّفْعِ قسم ہے جوڑے کی یعنی قسم ہے …ل اللہ صلّی اللہ علیک وسلّم آپ کی اور آپ کے محبوب محی الدّین کی۔ وَالْوَتْرِ قسم ہے ایک کی۔ ربّ تعالیٰ نے فرمادیا …یہ دو وُجود نہیں ہیں بلکہ ایک ہی وُجود ہے۔ چونکہ آپ کمالاتِ محمّدیہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے متصل ہیں اسلئے سوائے …ر صلّی اللہ علیہ وسلّم کے آپ جمیع خلائق پر غالب ہیں۔ لفظ "عِبَاد" میں سابقہ انبیاء و جملہ اولیاء علیہم السّلام سب …ب داخل ہیں۔ آپ کی صولت و استطالت خلق پر طاری ہے۔ آپ کا ڈنکا جمیع عوالم میں بج رہا ہے۔ حضور صلّی اللہ …یہ وسلّم کے بعد کسی نبی اور ولی کی اتنی قدر شہرت نہیں۔ آپ خود ارشاد فرماتے ہیں ؎

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ ؁ وَشَاءُوْسُ السَّعَادَۃِ قَدْ بَدَالِیْ

میرے نام کے ڈنکے زمین و آسمان میں بجائے جاتے ہیں اور نیک بختی کے نگہبان ونقیب میرے لئے ظاہر ہو رہے ہیں۔

…مسکین سیّدی مُرشدی و مَولائی امام ہُمام اعلیٰ حضرت نائب خاتم الاولیاء مولانا پیر غلام محمّد صاحب قبلہ امام جلوی رضی اللہ …عنہ کی رُوح پُر فتوح کی طرف متوجّہ ہُوا اور عرض کیا کہ آیۂ مذکورہ میں ھُوَ کا مرجع کون ہے؟ فرمایا محبوب عبدالقادر …جیلانی۔ میں نے اَلْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِہٖ کے اعداد بحسابِ ابجد نکالے تو وُہ ٦٠٥ نکلے۔ حبیب محبوب عبدالقادر الجیلانی …ے اعداد نکالے تو وُہ بھی ٦٠٥ ہی نکلے۔ نقشہ ملاحظہ ہو:

اعداد بحسابِ ابجد

القاھر فوق عبادہٖ	ال ق ا ھ ر ف و ق ع ب ا د ہ ١ ٣٠ ١٠٠ ١ ٥ ٢٠٠ ٨٠ ٦ ١٠٠ ٧٠ ٢ ١ ۴ ٥	٦٠٥

میزان		
...٠٥	م ح ب و ب ع ب د ا ل ق ا د ر ٤٠ ٨ ٢ ٦ ٢ ٧٠ ٢ ٤ ١ ٣٠ ١٠٠ ١ ٤ ٢٠٠ ا ل ج ی ل ا ن ی ١ ٣٠ ٣ ١٠ ٣٠ ١ ٥٠ ١٠	محبوب عبدالقادر الجیلانی

نیز آنحضرت قبلۂ عالمیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ھُوَ کا اطلاق ذاتِ احد پر اسلیئے مناسب نہیں کہ مرتبۂ احدیت ذاتیہ بطون در بطون مرتبہ ہے۔ اس میں ذاتِ حق کے اسماء و صفات کا ظہور نہیں۔ جب ذاتِ احد نے عرفان کے مقام سے تنزل فرما کر سرکارِ دوعالم حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صورتِ پاک پر جلوہ آرائی کی تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قلب پاک میں حقتعالیٰ کی جملہ صفات کا ظہور ہوا کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ۔ قٓ سے مراد قلب محمدی ہے صلّی اللہ علیہ وسلّم جو حقتعالیٰ کی جملہ صفات کا مرآتِ تام ہے لہٰذا ھُوَ کا اطلاق سرکارِ دوعالم جناب محمدؐ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم پر مناسب ہے لیکن جب حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی سلطنت کے فرائض کا بوجھ اُتار ڈالا اور خود فارغ ہوگئے کَمَا قَالَ تَعَالٰی اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ اور اپنی سلطنت اپنے محبوب اور معشوق محی الدّین حضرت سیّد جیلانی رضی اللہ عنہ کے سپرد کی تو ھُوَ کا اطلاق حقیقتاً اُن ہی پر صادق ہے اور اِس آیۂ کریمہ کے مصداق آپ ہیں۔

نیز فرمایا حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا معشوق ایک ہی ہے اور وُہ سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں۔ جملہ وجملہ اولیاء متقدّمین اور متاخّرین علیہم السّلام حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے عاشق ہیں۔ اُن میں سے کسی کو مقامِ نازنین نہیں۔ میں نے لفظ معشوق میں غور کیا تو لفظ معشوق کے اعداد بحسابِ ابجد ۵۱۶ نکلے اور عبدالقادر جیلانیؓ کے اعداد نکالے تو وُہ بھی ۵۱۶ نکلے۔ نقشہ ملاحظہ ہو:

اعداد بحسابِ ابجد

میزان		
...٦	م ع ش و ق ٤٠ ٧٠ ٣٠٠ ٦ ١٠٠	معشوق
... ...	ع ب د ا ل ق ا د ر ٧٠ ٢ ٤ ١ ٣٠ ١٠٠ ١ ٤ ٢٠٠ ج ی ل ا ن ی	عبدالقادر جیلانی

پس ثابت ہُوا کہ سلطان الانبیاء جناب محمدؐ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کا محبوب اور معشوق ایک ہی ہے اور سلطان الاصفیاء حضرت عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں ٭

اب لفظ محبوب میں غور کیجئے۔ محبوب کے اعداد بحساب ابجد ۵۸ نکلتے ہیں اور محی کے بھی ۵۸ ہی ہیں۔ نقشہ ملاحظہ ہو:

اعداد بحساب ابجد

						میزان
محبوب	م ۴۰	ح ۸	ب ۲	و ۶	ب ۲	۵۸
محی	م ۴۰	ح ۸	ی ۱۰			۵۸

ثابت ہوا کہ سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم جناب محمدؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ایک ہی ہے اور وہ حضرت سیدنا محی الدین رضی اللہ عنہ ہیں۔ جملہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محب ہیں۔ اسی لیئے یہ اعزاز سوائے حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے کسی نبی یا ولی کو نصیب نہیں۔ لہٰذا وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ میں ھُوَ کا مرجع حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ ہیں۔ عباد جمع عبد کی ہے۔ چونکہ سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں وسیلۂ اعظم آپ ہی ہیں اسلیئے رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ جمیع عالم کی فریادیں ازل سے لیکر ابد تک حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ ہی سنتے ہیں۔ اسی لیئے آپ کا خطاب مستطاب غوث اعظم ہے۔ آپ جملہ عباد یعنی جمیع اولیاء و انبیاء سابقہ علیہم السلام کے فریادرس ہیں۔ ایک قصیدہ شریف میں حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ؎

بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ ٭ وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَا لِیْ

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے تمام شہر میرا ملک ہیں اور ان پر میری حکومت ہے اور میرا وقت میرے دل کی پیدائش سے پہلے صاف تھا یعنی میری روحانی حالت میرے جسم کے پیدا ہونے سے پہلے ہی مصفا تھی۔ مراد آپکی یہ ہے کہ بلاد اللہ پر میری حکومت ازل ہی سے ہے ٭

وَ ھُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ میں رب تعالیٰ نے اشارہ کر دیا ہے کہ سلطنتِ الٰہیہ جو حقیقت میں سلطنتِ مصطفیٰ ہے صلی اللہ علیہ وسلم کے دائمی وزیرِ اعظم ازل سے لیکر ابد تک حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ ہیں اور اس سلطنت الٰہیہ کے اسرار و رموز سوائے آپ کے کوئی نہیں جانتا۔ آپ نے اپنے اس منصب کے متعلق اپنے ایک قصیدہ شریف میں اشارہ فرمایا ہے ؎

اَنَا کُنْتُ فِی الْعُلْیَا وَنُوْرُ مُحَمَّدٍ ٭ بِمَکْنُوْنِ عِلْمِ اللّٰہِ بِنُبُوَّتِیْ

مُجھے اُس وقت عالی مراتب حاصل تھے جب نُورِ محمدؐ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم اللہ تعالیٰ کے عِلم میں مکنون اور مستور
اور آپؐ نبوّت سے مشرّف تھے یعنی مَیں ازل ہی سے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہِ اقدس کا وزیرِ اعظم ہُوں ❊

(۵) ربّ تعالیٰ فرماتے ہیں مَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَھُوَ الْمُھْتَدِ وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا (ج
اللہ تعالیٰ ہدایت دے وہی ہدایت پاتا ہے اور جس کو وہ گمراہ کرے وہ ولی مُرشد کو نہیں پاتا ۔ کہف ع ۲)۔ اس آ
میں ولی مُرشد سے مُراد جناب حضرت غوثِ اعظم پاک محبوبِ سُبحانی سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ اس پر
یہ ہے کہ الفاظ ولی مرشد کے اعداد ابجد کے لحاظ سے ۵۹۰ ہیں اور سیّد عبدالقادر جیلانیؓ کے اعداد بھی ۵۹۰ ہی
ملاحظہ ہو:

اعداد بحساب ابجد

		میز
سیدعبدالقادر جیلانی	س ی د ع ب د ا ل ق ا د ر ج ی ل ا ن ی ٦٠ ١٠ ٤ ٧٠ ٢ ٤ ١ ٣٠ ١٠٠ ١ ٤ ٢٠٠ ٣ ١٠ ٣٠ ١ ٥٠ ١٠	٩٠
ولی مرشد	و ل ی م ر ش د ٦ ٣٠ ١٠ ٤٠ ٢٠٠ ٣٠٠ ٤	٠

پس ربّ تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا ہے کہ ولی مُرشد سے مُراد حضرت سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہی
تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے حضرت سُلطان غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی حقیقت کو وہ ہی پا سکتا ہے جس کو اللہ
ہدایت کرے۔ اس سے ثابت ہُوا کہ آپکی حقیقت بشری عقول اور فہوم سے بالاتر ہے۔ اگر آپ صرف اولیاء علیہم الس
سردار ہوتے تو یہ کوئی اچنبھہ بات نہ تھی لیکن جیسا کہ کتاب فصوص الحکم فص شیثی میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم ارشاد فرما
خاتم الاولیاء علم ولایت میں جُملہ سابق رُسل علیہم السّلام کے پیر و مُرشد ہیں تو یہ بات عوام النّاس کو اچنبھہ معلوم ہوتی

(۱) سارے قرآن مجید میں الفاظ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (احزاب ۔ ع ۵) ایک ہی دفعہ آتے ہیں تاکہ ہر کسی پر
جائے کہ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ سرکارِ دوعالم حضور نبی پاک جناب محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ایک ہیں یعنی آپ کا کوئی
ثانی نہیں۔ اسی طرح الفاظ وَلِیًّا مُّرْشِدًا (کھف ۔ ع ۲) سارے قرآن مجید میں ایک ہی دفعہ آئے ہیں تاکہ ہر ک
ہو جائے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا مشیرِ اعلیٰ و وزیرِ اعلیٰ اور وارثِ حقیقی ایک ہے اور وہ جناب حضرت سیّد ع
جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں۔ سابقہ انبیاء علیہم السّلام حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے دربان ہیں اور کُل افراد خواہ وہ
ولی ہیں صحابی ہیں امام ہیں سب کے سب حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے خُدّام اور وزراء ہیں لیکن وزیرِ اعلیٰ ایک ہے او
ہے یعنی حضرت سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ❊

ب) حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کو لفظ ولی مرشد کا خطاب دیا ہے۔ لفظ ولی مرشد کے اعداد بحساب ۵۹ بنتے ہیں اور ان اعداد کی جمع الجمع ۱۴ بنتے ہیں گویا آپ چودھویں کے چاند ہیں بِقَوْلِہٖ تَعَالیٰ وَالشَّمْسِ وَ ضُحٰھَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰھَا۔ یعنی ربّ تعالیٰ کی مُراد یہ ہے کہ جناب حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے مظہرِ اتم ہیں۔ کوئی ولی، صحابی، امام، نبی حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا مظہرِ اتم نہیں کسی ولی کو کرامت کسی نبی کو چند معجزات لیکن حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے مرآت ہونے کے باعث جُملہ کمالاتِ محمّدیہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام سے مشرّف ہیں ۔

ج) ربّ تعالیٰ فرماتے ہیں مَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَھُوَ الْمُھْتَدِ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا یعنی جس کو ربّ تعالیٰ ہدایت کرتے ہیں وہی ہدایت یافتہ ہے اور جس کو ربّ تعالیٰ گمراہ کرتے ہیں وہ ولی مرشد کی حقیقت کو نہیں پاسکتا۔ ربّ تعالیٰ کے نزدیک مُھْتَدِ (ہدایت یافتہ) وُہی ہے جو ولی مُرشد کی حقیقت یعنی جناب حضرت غوثِ اعظم سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حقیقت سے واقف ہے اور وُہ حقیقت یہ ہے کہ جناب حضرت سُلطان حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ علم ولایت میں جُملہ اولیاء علیہم السّلام کے پیرومُرشد ہیں۔ لفظ اولیاء میں صحابہ، أئمہ، انبیاء رُسل علیہم السّلام سب کے سب داخل ہیں۔ کتاب فصوص الحکم کی فص شیثی پڑھیئے اور ایمان تازہ کیجیے۔ یہ بندہ مسکین مؤلف حروف ربّ تعالیٰ کا شکریہ ادا نہیں کرسکتا جس نے اِس مسکین پر یہ راز فاش کیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یہ بندہ احقر ترین سیّدنا ومولانا حضرت سُلطان محی الدین غوث الثقلین محبوب سُبحانی بازِ اشہب شیخ سیّد نا عبدالقادر الجیلانی الکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کس زبان سے شکریہ ادا کرے جنہوں نے اِس مسکین پر یہ راز خود فاش کیا ہے اور اس کتاب کے لکھنے کے لئے اس عاصی کو منتخب فرمایا ہے بلکہ اس مسکین کو فخر ہے کہ اس کتاب کا ایک ایک حرف حضور پاک رضی اللہ عنہ کی تائید بلکہ فرمانِ پاک سے لکھا جارہا ہے۔ اگرچہ جُملہ اقطاب عارفین رضوان اللہ علیہم اجمعین اِس حقیقت سے واقف تھے لیکن آج تک مجھ سے پہلے کسی نے یہ راز اِس وضاحت سے مدلّل بالآیات بیّنات و احادیثِ پاک پیش نہیں کیا۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۔

د) ربّ تعالیٰ فرماتے ہیں وَالْفَجْرِ ۙ وَلَیَالٍ عَشْرٍ ۙ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ ۚ ھَلْ فِیْ ذٰلِکَ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ ۔ قسم ہے فجر کی اور قسم ہے دس راتوں کی۔ قسم ہے جوڑے کی اور قسم ہے ایک کی۔ اور قسم ہے اُس رات کی جب رات کو چلے۔ ان چیزوں کی قسم میں عقلمندوں کیلئے اشارے ہیں۔ سُورۂ فجر ع ۱) ۔

معراج شریف کی رات جب سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم حضرت سُلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

کے کندھوں مبارک پر سوار ہو کر عرشِ معلّٰی پہ پہنچے تو ربّ تعالیٰ نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے جسم اقدس واطہر پر سے ستر
ہزار حجاب جو کسی حکمت کی خاطر ڈالے ہوئے تھے سب ہٹا دیئے تاکہ ملاقاتِ حبیب بلا برقع نصیب ہو۔ جب حضور صلّی
اللہ علیہ وسلّم کے نورانی پیکر سے جملہ حجب ہٹائے گئے تو آپؐ کے ذاتی نور نے عرشِ معلّٰی کو منوّر کر دیا اور رات کو فجر میں
تبدیل کر دیا۔ ربّ تعالیٰ نے فرمایا وَالْفَجْرِ اے حبیب پاک صلّی اللہ علیک وسلّم! قسم ہے مجھے آپؐ کے ذاتی نور کی جس
نے عرشِ معلّٰی کو منوّر کر دیا ہے اور رات کو فجر میں تبدیل کر دیا ہے کَمَا قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقْتُ رُوْحَ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ نُوْرِ وَجْہِیْ میں نے روحِ جناب محمدؐ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اپنے ذاتی نور سے پیدا کیا
(حدیث قدسی)۔ جب عرشِ معلّٰی حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ذاتی نور سے جگمگا اٹھا تو آپؐ کی سیاہ زلفیں مبارک آپؐ
نورانی پیشانی مبارک پر عجیب چمکارے مار رہی تھیں۔ درمیان سے پانچ خمدار زلفیں مبارک دائیں طرف اور پانچ خمدار زلفیں
مبارک بائیں طرف تھیں۔ ربّ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وَلَیَالٍ عَشْرٍ اے محبوب پاک صلّی اللہ علیک وسلّم! قسم ہے مجھے
دس خمدار زلفوں مبارک کی جو آپؐ کے نورانی ماتھے مبارک پر عجیب سہا رہی ہیں۔ آگے فرمایا وَالشَّفْعِ قسم ہے جوڑے کی
اے محبوب پاک صلّی اللہ علیک وسلّم! قسم ہے آپؐ کی اور قسم ہے آپؐ کے محبوب محی الدّین کی اور فرمایا وَالْوَتْرِ قسم ہے ایک
کی یعنی ربّ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے کہ دو وجود نہیں بلکہ ایک ہی وجود ہے یعنی حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ
صورتِ پاک پہ جناب محمدؐ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم جلوہ نما ہیں جیسا کہ حضرت شیخ الاکبر محی الدّین ابن العربی رضی اللہ عنہ نے
فصوص الحکم فصِ شیثی میں اس امر کی صراحت فرمائی ہے وَخَاتِمُ الْاَوْلِیَاءِ الْوَلِیُّ الْوَارِثُ الْاٰخِذُ عَنِ الْاَصْلِ الْمُشَاھِدِ
لِلْمَرَاتِبِ وَھُوَ حَسَنَۃٌ مِّنْ حَسَنَاتِ خَاتِمِ الرُّسُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور خاتم الاولیاء ولی ہے
وارث ولایت ہے اور اصل معدن سے اخذ کرنیوالا ہے اور انبیاء واولیاء علیہم السّلام کو مراتبِ ولایت تقسیم کرنیوالا ہے
اور وہ خاتم الاولیاء خاتم الرسل جناب محمدؐ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حسنات میں سے ایک حسنہ ہے یعنی خاتم الاولیاء
خاتم الرسل جناب محمدؐ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کے وجودوں میں سے ایک وجود ہے۔ وَالْوَتْرِ قسم ہے ایک کی۔ جب
حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کے مقام سے مشرف ہوئے تو انوارات الٰہیہ نے حضور صلّی اللہ
علیہ وسلّم کے نورانی پیکر مبارک کو گھیر لیا اور فرمایا اے محبوب پاک صلّی اللہ علیک وسلّم! میں بے صورت ہوں بے
ہوں بے شبہ و بے نمود ہوں بیچون و بیچگون ہوں لیکن ظہور کی خاطر میں نے آپؐ کی نورانی صورتِ پاک پسند کی
کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ قسم ہے آپؐ کی صورتِ پاک کی کیونکہ یہ صورتِ الٰہیہ ہے
قسم ہے اس سمجھانے والے قرآن کی یعنی آپؐ کی حقیقتِ پاک کی کیونکہ آپؐ ہی کی حقیقت میں میری حقیقت ہے

جاری ہے۔ پس میں ایک ہوں لیکن آپؐ ہی کی صورتِ پاک پر جلوہ نما ہوں لہٰذا یہاں غیر کی گنجائش نہیں۔ آگے فرمایا ہَلْ فِیْ ذٰلِکَ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ ان قسموں میں عقلمندوں کے لئے اشارات ہیں یعنی مذکورہ بالا اشارات کو وہ اقطاب مدین رضی اللہ عنہم جانتے ہیں جن کو عقلِ کُل سے بہرہ حاصل ہے، جن کی عقل کا دہانہ عقلِ کُل کے سمندر کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ میرے حضرت سُلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے چند قصائد شریف تمہ فتوح الغیب برحاشیہ بہجۃ الاسرار و معدن الانوار مطبوعہ مصر پر درج ہیں۔ ان میں سے ایک قصیدہ شریف میں آپ نے معراج شریف کی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام قابَ قوسین میں شریک ہونے کے متعلق ارشاد فرمایا ؎

اَنَا کُنْتُ فِی الْعُلْیَا بِنُوْرِ مُحَمَّدٍ ؛ وَفِیْ قَابَ قَوْسَیْنِ اجْتِمَاعُ اَحِبَّۃٖ

یعنی قابَ قوسین میں جب دوستوں کا اجتماع ہوا تو اس بلند مقام میں حضور جناب محمدؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے ساتھ ہم بھی موجود تھے۔ سابقہ انبیاء علیہم السّلام کو اس مقام تک رسائی نہیں کَمَا قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ میرا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک وقت ہے جس میں نہ کوئی مقرب فرشتہ سماتا ہے اور نہ کوئی نبی رسول (سرّ الاسرار فیما یحتاج الیہ الابرار)۔ پس میرے حضرت سُلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت جملہ سابقہ انبیاء علیہم السّلام پر ثابت ہوئی۔

یہ مسکین اپنے قبلہ وکعبہ امام ہمام نائب خاتم الاولیاء غوث الاعظم ثانی خاتمۃ المفسرین اعلیٰ حضرت مولانا پیر غلام محمد صاحب قبلہ امام جیلوی رضی اللہ عنہ کی روحِ پُرفتوح کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کیا کہ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ میں الشفع والوتر سے ربّ تعالیٰ کی کیا مراد ہے۔ فرمایا الشفع سے مراد "احمد المدنی و محی الدین الجیلانی" ہے اور اس پر دلیل یہ ہے کہ جوہر اور حقیقت کے لحاظ سے دونوں کا وزن برابر ہے۔ نیز قرآنِ مجید ازلی کلام ہے۔ اگرچہ معراج کی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکّی تھے لیکن ربّ تعالیٰ اپنے علم قدیم سے جانتے تھے کہ ہمارے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ابدی آرام گاہ و دربارِ پاک مدینہ طیبہ ہے اور احمدؐ اسلیئے فرمایا کہ آسمانوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب احمدؐ ہے لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَا مُسَمّٰی عَلَی الْاَرْضِ بِمُحَمَّدٍ وَفِی السَّمَاءِ بِاَحْمَدَ۔ نقشہ ملاحظہ ہو:۔

وزن بحساب ابجد

		میزان
الشفع	ا ل ش ف ع ۱ ۳۰ ۳۰۰ ۸۰ ۷۰	۴۸۱
احمد المدنی و محی الدین الجیلانی	ا ح م د ال م د ن ی ہ م ح ی ال د ی ن ال ج ی ل ا ن ی ۱ ۸ ۴۰ ۴ ۱ ۳۰ ۴۰ ۴ ۵۰ ۱۰ ۵ ۴۰ ۸ ۱۰ ۱ ۳۰ ۴ ۱۰ ۵۰ ۱ ۳۰ ۳ ۱۰ ۳۰ ۱ ۵۰ ۱۰	۴۸۱

احمد المدنی کے آگے گول دائرہ ۵ آیت یعنی وقف تام کی علامت ہے۔ مُراد یہ ہے کہ بظاہر یہ دو وجود ہیں۔ ایک خاتم ال
کا وجودِ اقدس ہے صلّی اللہ علیہ وسلّم اور دُوسرا خاتم الاولیاء کا وُجودِ مُبارک ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ فصُوصُ الحِکم کے باب
فص شیثی میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ خاتم الاولیاء کا وُجود مبارک خاتم الرُسل صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرح قدیم
اور جُملہ رُسل اور اولیاء نے علم ولایت خاتم الاولیاء کی مشکوٰۃ سے حاصل کیا ہے حتّیٰ کہ خاتم الرُسل صلّی اللہ علیہ و
نے بھی فیضانِ ولایت خاتم الاولیاء کی مشکوٰۃ سے حاصل کیا ہے۔ اب یہ تعجّب کی بات ہے کہ خاتم الرُسل احمد المد
صلّی اللہ علیہ وسلّم خاتم الاولیاء محی الدّین الجیلانی رضی اللہ عنہ سے فیضانِ ولایت حاصل کریں۔ اِسی طرح یہ بھی تعجب
کی بات ہے کہ حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اپنے کندھوں مُبارک پر اُٹھا کر ساتو
آسمان سے عرشِ مُعلّیٰ تک ایک آن میں پہنچا دیں۔ اب ربّ تعالیٰ اس اشکال کو حل فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں
اَلْوَتْرِ قسم ہے ایک کی۔ یعنی یہ دو وُجود نہیں ہیں بلکہ ایک ہی وُجود ہے اور وُہ وجود احمد المدنی صلّی اللہ علیہ وسلّم
ہے۔ احمد المدنی صلّی اللہ علیہ وسلّم ہی محی الدّین الجیلانی رضی اللہ عنہ کی صُورتِ مُبارک پر جلوہ نُما ہے چنانچہ حضور صلّی
اللہ علیہ وسلّم اسی فص شیثی میں فرماتے ہیں وَ هُوَ حَسَنَةٌ مِّنْ حَسَنَاتِ خَاتِمِ الرُّسُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْ
وَسَلَّمَ یعنی خاتم الاولیاء خاتم الرُسل حضرت محمدؐ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حسنات میں سے ایک حسنہ ہے۔ مُ
یہ ہے کہ خاتم الاولیاء خاتم الرُسل کے وُجودوں میں سے ایک وُجود ہے۔ خاتم الرُسل جناب محمدؐ پاک صلّی اللہ علیہ و
سِرّ الٰہی ہیں۔ باعتبارِ رسالت جناب کا لقب خاتم الرُسل ہے اور باعتبارِ ولایت جناب ہی کا لقب خاتم الاولیا
گویا یہ دو مشکوٰۃ ہی نہیں صرف ایک مشکوٰۃ خاتم الرُسل ہی کی ہے۔ اُسی کا ایک لقب مشکوٰۃ خاتم الاولیاء ہے۔
ہی وجہ ہے کہ "مدنی" اور "جیلانی" کا ایک جوہر ہے بلکہ "احمد" اور "جیلی" کا بھی ایک ہی جوہر ہے۔ نقشہ ملاحظہ ہو:۔

وزن بحساب ابجد

							میزان
مدنی		م ۴۰	د ۴	ن ۵۰	ی ۱۰		۱۰۴
جیلانی	ج ۳	ی ۱۰	ل ۳۰	ا ۱	ن ۵۰	ی ۱۰	۱۰۴
احمد		ا ۱	ح ۸	م ۴۰	د ۴		۵۳
جیلی		ج ۳	ی ۱۰	ل ۳۰	ی ۱۰		۵۳

یہ میرے پیرومُرشد کی پڑھائی ہوئی تفسیر ہے جو من و عن درج کردی گئی ہے۔

کتاب فصوص الحکم اگرچہ بظاہر حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ کی تصنیف لطیف ہے لیکن آپ دیباچہ
ـتے ہیں کہ یہ کتاب مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں عطا کی تھی اور جو حد میرے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
ـر کی تھی میں نے اُس سے ایک حرف کم و بیش نہیں کیا مراد آپکی یہ ہے کہ یہ ساری کتاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لکھائی
ـے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت مبارکہ کے کمل اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم ہی اس راز کو جانتے ہیں کہ حضور صلی اللہ
ـسلم کیسے کتابیں لکھاتے ہیں۔ الیعزیزا لمکمل اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم شفیع المذنبین رحمۃ
جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دائمی حضوری والے لوگ ہیں کَمَا قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی عِبَادًا
ـہُمْ فِی الدُّنْیَا وَقُلُوْبُہُمْ تَحْتَ الْعَرْشِ اللہ تعالیٰ کے ایسے خاص بندے بھی ہیں جن کے ابدان دنیا میں اور
ـکے قلوب عرش کے نیچے ہیں (سِرُّ الْاَسْرَارِ فِیْہَا یَحْتَاجُ اِلَیْہِ الْاَبْرَار)۔

(۷) ربّ تعالیٰ فرماتے ہیں وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا (شمس ع ۱) یعنی قسم ہے سورج کی اور
دھوپ چڑھنے کی اور قسم ہے چاند کی جب اُس کے پیچھے آوے۔ شمس سے مراد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
ـے ہے جو ربّ تعالیٰ کا نور ہے لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ (مائدہ ع ۲)۔
ـبّ تعالیٰ نے ازل میں اپنے جملہ خزائن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کئے لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا
ـسَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ تو آپ کے دل مبارک پر نہایت بوجھ پڑا کہ ربّ تعالیٰ کے وصال
ـشاہدہ سے محروم ہو جائیں گے اور ان خزائن ظاہری و باطنی کو جمیع عوالم پر تقسیم کرنا پڑے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم
ـلب مبارک پر اس قدر اثر ہوا کہ آپ بول اُٹھے یَا لَیْتَ رَبَّ مُحَمَّدٍ لَمْ یَخْلُقْ مُحَمَّدًا (کاش ربّ محمد
ـے محمد کو نہ پیدا کیا ہوتا فیہ ما فیہ مولانا روی صفحہ ۲۰۵)۔ ربّ تعالیٰ نے فرمایا اے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم! ہم
ـپ کا یہ بوجھ اُتار دیتے ہیں۔ آپ صرف بادشاہ بنیں اور ان خزائن کی تقسیم کے لئے آپ کو ایک وزیر اعظم اور
دیتے ہیں اور وہ جناب حضرت محی الدین ہیں۔ مرآتِ محمدؐ نے جملہ فیضان الٰہی کی شعاعیں آگے مرآۃ محی الدین
ـال دیں یعنی جملہ خزائن حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیئے اور خود فارغ ہو گئے۔ ربّ تعالیٰ نے اس
ـہ کی تصدیق اس طرح فرمائی اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ
ـے محبوب پاک صلی اللہ علیک وسلم! کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ کشادہ نہیں کر دیا اور ہم نے آپ پر سے آپ
ـہ بوجھ اُتار دیا جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی۔ قمر چونکہ شمس سے فیض حاصل کرتا ہے اس لئے قمر سے مراد
ـبّ تعالیٰ کی حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ ہیں اور ازل سے لیکر ابد تک جمیع عوالم کو فیضان حضرت غوث اعظم

پاک رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک سے تقسیم ہو رہا ہے اور جملہ اقطاب ازل سے لیکر ابد تک آپ ہی کے نائب منا
ہیں چنانچہ آپ اپنے اس منصب کا اظہار ایک قصیدہ شریف میں کرتے ہیں ؎

نَعَمْ نَشْأَتِیْ فِی الْحُبِّ مِنْ قَبْلِ آدَمٍ ٭ وَ قَرَّبَنِیَ الْمَوْلٰی فَفُزْتُ بِهٖ وَلِیْ

میں نے حضرت آدم علیہ السّلام سے قبل عشقِ الٰہی میں پرورش پائی ہے اور ربّ تعالیٰ نے مجھے اپنے قُرب کی دولت سے
نوازا ہُوا تھا۔

اَنَا کُنْتُ فِی الْعُلْیَا وَنُوْرُ مُحَمَّدٍ ٭ بِمَکْنُوْنِ عِلْمِ اللهِ بِنُبُوَّتِیْ

مجھے اُس وقت مراتبِ عُلیا حاصل تھے جب نورِ محمّد پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم اللہ تعالیٰ کے علم میں ثابت اور مکن
اور آپؐ نبوت سے مشرّف تھے۔

پس ثابت ہُوا کہ حضور غوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مثل قمر کے ہیں اور جُملہ اقطاب مثل ستاروں کے ہیں اور
ولایت کو منوّر کر رہے ہیں کَمَا قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ میرے اصحابی مثل ستاروں کے ہیں۔
ازل سے لیکر ابد تک تمام خلائق حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اُمّت ہے اور جمیع انبیاء اور اُن کی اُمّتیں آپؐ کی اُمت میں
ہیں اسی لئے آپ کا خطاب مستطاب نبی الانبیا ہے لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا
وَّ نَذِیْرًا وَّ لٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ (ہم نے آپؐ کو سارے انسانوں کے لئے خوشی اور ڈر سنانے کے
بھیجا ہے لیکن اس حقیقت کو بہت لوگ نہیں جانتے۔ سباع ۳) لفظ ناس میں جملہ سابقہ انبیا علیہم السّلام اور اُن
بھی داخل ہیں۔ چونکہ ازل سے لیکر ابد تک جُملہ اولیاء و انبیاء کو آپؐ کی حضوری اور صحبت کا شرف حاصل ہے
اولیاء اور انبیاء آپؐ کے اصحاب ہیں اور آسمانِ ولایت پر مثل ستاروں کے ہیں اور آسمانِ ولایت پر قمر یعنی غو
غوثِ اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فیضان کی شعاعیں حاصل کرتے ہیں کَمَا قَالَ الرُّوْمِیُّ ؎

ہمہ انبیاء در پناہِ تو اند ٭ مقیم در بارگاہِ تو اند
تو مہرِ منیری ہمہ اختر اند ٭ تو سلطانِ مُلکی ہمہ چاکر اند

پس حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم مثل مہر یعنی شمس کے ہیں اور جناب حضرت محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مثل قمر کے ہیں
انبیاء اولیاء و صحابہ مثل ستاروں کے ہیں۔ پس میرے سُلطان غوث الثقلین حضرت محی الدین رضی اللہ تعا
فضیلت جُملہ انبیاء علیہم السّلام اولیا، صحابہ وائمہ رضی اللہ عنہم پر ایک مسلّمہ حقیقت ہے جس کا آنحضرت رضی اللہ عنہ
بغداد شریف میں تخت پر بیٹھ کر اعلان کیا کرتے تھے۔ امام نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف قدس سرہ

معدن الانوار کے صفحہ ۲۴ پر بالاسناد نقل کرتے ہیں کہ حضرت سلطان شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ بیٹھ کر بغداد شریف میں فرمایا کرتے تھے یَا غُلَامُ سَافِرْ اَلْفَ عَامٍ لِتَسْمَعَ مِنِّیْ کَلِمَةً یَا غُلَامُ اَلْوِلَایَاتُ فِیْ مَجْلِسِیْ تَفَرَّقَ الْخِلَعُ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا وَلِیٍّ اِلَّا وَقَدْ حَضَرَ مَجْلِسِیْ هٰذَا بِاَبْدَانِهِمْ وَالْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِهِمْ یعنی اے لڑکے! ہزار سال سفر کر تاکہ تو مجھ سے ایک کلمہ سُنے۔ اے ولایات یہاں ہیں۔ درجات یہاں ہیں۔ میری مجلس میں خلعتیں تقسیم ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا کیا جو میری مجلس میں حاضری نہ دے، زندہ اپنے بدنوں کے ساتھ اور فوت شدہ اپنی ارواح کے ساتھ ؎

قرآن مجید کی رُو سے آسمانِ ولایت کے شمس خاتم الرسل جناب محمدِ پاک ہیں صلی اللہ علیہ وسلم کَمَا قَالَ تَعَالٰی وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا آسمانِ ولایت کے قمر خاتم الاولیاء جناب سید عبدالقادر جیلانی ہیں رضی اللہ عنہ کَمَا قَالَ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا، آسمانِ ولایت کے بُروج دوازدہ ائمہ اطہار اہلبیت ہیں علیہم السلام کَمَا قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَ لَقَدْ جَعَلْنَا فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ زَیَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِیْنَ، اور آسمانِ ولایت کے نجوم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں علیہم السلام کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ. لفظ صحابہ میں جمیع سابقہ اور جمیع اولیاء داخل ہیں۔ لہٰذا شمس کو قمر پر، قمر کو بُروج پر اور بُروج کو نجوم پر بالترتیب صریح فضیلت ہے ؎

نیز سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے اعداد بحساب ابجد ۵۹۰ بنتے ہیں اور ان اعداد کی جمع ۱۴ بنتی ہے جس سے یہ مُراد ہے کہ آپؓ چودھویں کے چاند ہیں۔ اور طٰہٰ کے اعداد بھی ۱۴ ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لقب ہے۔ پس معلوم ہُوا کہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مرآتِ تامہ آئینہ مکمل اور مظہرِ اتم ہیں اور یہ شرف کسی ولی نبی کے لئے ثابت نہیں۔ طٰہٰ کے اعداد کی جمع ۱۴ ہے اور سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے اعداد کی جمع الجمع ۱۴ ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ جب خاتم الاولیاء سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ خاتم الرسل جناب محمدِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس میں محو ہو گئے تو عین طٰہٰ بن گئے یعنی خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی صورتِ پاک پر خاتم الرسل ہی کا ظہور ہے صلی اللہ علیہ وسلم ؎

(۸) رب تعالیٰ فرماتے ہیں حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ کَذٰلِكَ یُوْحِیْٓ اِلَیْكَ وَ اِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (حٰم ۝ عٓسٓق ۝ اسی طرح وحی کرتا ہے آپؐ کیطرف اور آپؐ سے پہلوں کیطرف اللہ غالب حکمت والا ہے شوریٰ ع ۱) ؎

حٰ ۔ ح سے حق مُراد ہے اور ح کے سر پر الف کا کھڑا ہونا ظہور کی طرف اشارہ ہے۔ پس حٰ سے مُراد ظہورِ حق ہے۔ مہ سے مُراد حضرتِ انسانِ کامل جناب محمدؐ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم ہیں اور مہ پر لمبی مَدّ (ــــ) ظلّ کی طرف اشارہ ہے یعنی مہ پر ح کا ظلّ ہے بلکہ مہ ح کا ظلّ ہے مُراد یہ ہے کہ مہ ح کے لئے مرآتِ تامہ ہے لہٰذا حٰمٓ سے اِس حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ حق تعالیٰ کا ظہور جناب محمدؐ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صُورتِ پاک پر تامّہ ہے ۞

ع علم کی طرف اِشارہ کرتا ہے۔ عٓ پر لمبی مَدّ (ــــ) ظلّ کی طرف اشارہ ہے۔ مُراد یہ ہے کہ جناب محمدِ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کا علم حق تعالیٰ کے علم کا آئینہ تامّہ ہے یعنی علم محمد پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم عین علمِ الٰہی ہے۔ س سے مُراد سلامت یعنی حیات ہے۔ ق سے مُراد قمر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جناب محمدؐ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کو آسمانِ ولایت کا شمس فرمایا ہے اور جناب محی الدّین غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کو آسمانِ ولایت کا قمر فرمایا ہے لِقَوْلِهٖ تَعَالیٰ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صحابہ (جمیع انبیاء واولیاء علیہم السّلام) کو نجوم فرمایا ہے لِقَوْلِهٖ تَعَالیٰ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ۔ "صحاب" صُحبت سے ہے۔ چُونکہ جُملہ انبیاء واولیاء علیہم السّلام کو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صُحبتِ اقدس کا شرف حاصل ہے لہٰذا سب آپ کے اصحاب ہیں لِقَوْلِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِنَّ مِنْ اَصْحَابِیْ مَنْ یَّرَانِیْ بَعْدَ مُفَارَقَتِیْ (الحقائق فی حدیث خیر الخلائق للامام عبد الرؤف المناویؒ) جو ہمیں ہماری مفارقت کے بعد دیکھے گا بیشک وہ اصحاب میں سے ہے۔ بعض مفسّرین نے قمر سے مُراد حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ لی ہے۔ یہ صریح حدیث شریف کے خلاف ہے لِقَوْلِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَلیٌّ یزهر فِی الْجَنَّةِ ککوکب الصبح لاهل الدنیا (الجامع احادیث البشیر النذیر للامام جلال الدین السیوطیؒ) علی جنّت میں اہلِ دُنیا کے لئے کوکب الصبح کی طرح چمکیں گے۔ کوکب الصبح دیگر نجوم سے بہت ہی زیادہ روشن اور بہت ہی زیادہ بڑا ہوتا ہے لیکن اُسے قمر نہیں کہا جا سکتا۔ قمر وہ ہستی ہے جس سے جملہ نجوم (جمیع سابقہ انبیاء و جمیع اولیاء علیہم السلام) فیضانِ ولایت حاصل کریں اور یہ دعویٰ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نہیں کیا بلکہ میرے حضرت سُلطان الاعظم پاک رضی اللہ عنہ نے تخت پر بیٹھ کر کیا ہے نیز قمر وُہ ہستی ہے جس کا ظہور عنصری حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ثانی بعد ہو لِقَوْلِهٖ تَعَالیٰ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ظہور عنصری چونکہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ ہے اسلئے قمر سے مُراد آپ نہیں ہیں۔ پس ثابت ہُوا کہ قمر سے مُراد حضرت سُلطان محی الدّین رضی اللہ عنہ ہیں۔ رب تعالیٰ نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خوشنودی کی خاطر آپؐ کے محبوب و معشوق حضرت سید

جیلانی رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر ساتھ ہی کر دیا ہے۔ سٓ پر لمبی مَد (ــــ) ظِلّ کی طرف اشارہ ہے یعنی حضرت
غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی حیات مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارک کا ظِلّ ہے۔ مراد یہ ہے
جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجودِ اقدس ازلی و ابدی ہے ایسے ہی حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کا
وجود مبارک ازلی و ابدی ہے نیز اس میں یہ راز ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کی
حقیقت ازلی ہے اور ابد تک رہے گی۔ قٓ پر لمبی مَد (ــــ) ظِلّ کی طرف دلالت کرتی ہے یعنی حضرت سلطان
محی الدین رضی اللہ عنہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مرآتِ تامہ ہیں۔ لہٰذا عٓسٓقٓ سے مراد یہ ہے کہ
حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مرآتِ تامہ ہیں اور حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کی
حیات مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارک کا مرآتِ تامہ ہے یعنی کما حقہٗ مقامِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
آپ کو نصیب ہے۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم مبارک حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کے وجود مبارک
و سلامتی کے ساتھ ہے مراد یہ ہے کہ قمر براہِ راست شمس سے فیض حاصل کرتا ہے اور نجوم قمر سے فیض حاصل
کرتے ہیں۔ نجوم براہِ راست شمس سے فیض حاصل نہیں کرتے اسی لئے جملہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام کو حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خلعتیں میرے حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ تقسیم فرماتے ہیں لِقَولِہٖ
رضی اللہ عنہ یَا غُلَامُ اَلْوِلَایَاتُ ھٰھُنَا اَلدَّرَجَاتُ ھٰھُنَا فِیْ مَجْلِسِیْ تَفَرَّقَ الْخِلَعُ وَمَا مِنْ
نبیٍّ خَلَقَہُ اللہُ تَعَالیٰ وَلَا وَلِیٍّ اِلَّا وَقَدْ حَضَرَ مَجْلِسِیْ ھٰذَا الْاَحْیَاءُ بِاَبْدَانِھِمْ وَالْاَمْوَاتُ
بِاَرْوَاحِھِمْ اے لڑکے! ولایات یہاں ہیں' درجات یہاں ہیں' ہماری مجلس میں خلعتیں تقسیم ہوتی ہیں اللہ
تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو ہماری مجلس میں حاضری نہ دے' زندہ اپنے اجساد کے ساتھ
اور فوت شدہ اپنی ارواح کے ساتھ۔

پس حٰمٓ میں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کا ذکر خیر ہے اور عٓسٓقٓ میں حضرت
سلطان محی الدین رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر ہے۔ لبِّ لُب یہ ہے کہ سلطنتِ الٰہیہ کے بادشاہ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم ہیں اور دائمی وزیرِ اعظم حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ ہیں۔ جملہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے وقتی وزیر تھے' ہیں اور ہوتے رہیں گے۔

اے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم! حٰمٓ عٓسٓقٓ کے اسرارات جیسا کہ آپ کو بذریعہ وحی بتلائے
گئے ہیں ایسے ہی سابقہ انبیاء علیہم السلام کو بھی بذریعہ وحی بتلائے گئے ہیں یعنی ان اسرارات کا ذکر جیسا کہ

قرآن مجید میں کیا گیا ہے ایسے ہی سابقہ رُسل کے آسمانی صحیفوں میں کیا گیا ہے مُراد یہ ہے کہ اے حبیب پاک صلّی اللہ علیک وسلّم ! آپ کا ذکرِ اقدس و آپ کے محبوب سلطان محی الدّین کا ذکرِ اقدس جملہ آسمانی کتب میں موجود ہے۔

(۹) حدیث شریف میں وارد ہُوا عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ یعنی میری اُمّت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی مثل ہیں۔ اِس سے آپؐ کی مُراد وہ عُلماء باللہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے جمال اور جلال کے عارف ہیں۔ یہ حدیث شریف عالی سرکار جناب حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی تصنیف سرّ الاسرار فیما یحتاج الیہ الابرار کے صفحہ پر روایت فرماتے ہیں۔ یہ ہی حدیث شریف حضرت شیخ عبدالکریم جیلی قدس سرہٗ اپنی کتاب الناموس الاعظم کی گیارھویں جز اَلْمُسَمّٰی بِالنُّوْرِ الْمُتَمَکِّنِ فِیْ مَعْنٰی قَوْلِہٖ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ میں نقل فرماتے ہیں۔ ایک روایت میں وارد ہُوا عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ اَنْبِیَاءُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ۔ حضرت مولانا جامی قدس سرہٗ السامی اپنی کتاب نقد النصوص فی شرح فصوص الحکم میں دونوں روایات پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ دونوں صحیح ہیں۔ نیز جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اَلشَّیْخُ فِیْ قَوْمِہٖ کَالنَّبِیِّ فِیْ اُمَّتِہٖ یعنی شیخ اپنی قوم میں مثل نبی کے ہے۔ حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ اس حدیث شریف کا ترجمہ مثنوی شریف دفتر سوم میں پیش فرماتے ہیں ؎

گفت پیغمبر کہ شیخ رفتہ پیش ٭ چوں نبی باشد میانِ قومِ خویش

میرے مشفق سردار الاولیاء حضرت داتا گنج بخش ہجویری قدس سرہٗ یہ ہی حدیث شریف اپنی کتاب کشف المحجوب باب الاربعۃ فی لبس المرقعات کے صفحہ ۴۰ پر نقل فرماتے ہیں۔ یہ ہی حدیث شریف حضرت امام جلال الدین سیوطی قدس سرہٗ اپنی کتاب الدرر المنتشرۃ فی الاحادیث المشتہرہ میں روایت کرتے ہیں۔ جزو العاشقین میں حضرت شیخ رشید بن محمد جنیدی ناقل ہیں کہ شب معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم ملاقی ہوئے۔ حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام نے عرض کیا آپؐ کا ارشاد گرامی ہے عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کسی عالم کو بلائیے۔ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے رُوحِ امام غزالیؒ کو طلب کیا چنانچہ امام بالا مقام نے حاضر ہوکر سلام عرض کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے پُوچھا آپ کا کیا نام ہے؟ عرض کیا محمد بن محمد بن محمّد الغزالی۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے کہا میں نے آپ کا نام پُوچھا ہے آپ نے اپنے باپ دادا کا نام کیوں لیا۔ امام نے جواب دیا۔ خداوند تعالیٰ نے آپ سے پوچھا تھا کہ آپ کے داہنے ہاتھ میں کیا ہے۔ آپ

[illegible] میں کہا کہ یہ میرا عصا ہے، اس پر ٹیک لگاتا ہوں، بکریوں کو اس سے ہانکتا ہوں اور میرے بہت سے کام اس سے [illegible] ہیں۔ آپ نے فقط یہ کیوں نہ کہا کہ یہ میرا عصا ہے اتنا لمبا چوڑا جواب کیوں دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب [illegible] جب باری تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے، مجھے خیال ہوا کہ وہ عالم الغیب والشہادۃ [illegible] جو سائل ہے تو نہیں کیا سوال مگر محض بخیالِ دلحاظ استیناس مکالمہ۔ پس حسب اقتضائے حال ومقام ان کلمات [illegible] نے زیادہ کیا۔ امام عالی مقام نے جواب دیا، جو آپ کا جواب ہے وہی میرا بھی جواب ہے۔ آپ نے مجھے واسطے [illegible] جب فرمایا ہے لہٰذا حسب مقام ومقتضائے حال الفاظ زیادہ کیئے گئے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ساکت ہو گئے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کے اپنے عصا مبارک سے امام غزالی کی جانب اشارہ کر کے فرمایا بس بس غزالی [illegible] ب ملحوظ رکھو۔ جب امام غزالی پیدا ہوئے تو نشانِ عصاء مبارک آپ کے بدن پر تھا۔

[illegible] سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم نورِ قدیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے ایک ولی کی شان دیکھیے حضرت [illegible] علیہ السلام کلیم اللہ کے خطاب والے صاحب کتاب رسول مکالمہ میں مغلوب ہو گئے ہیں۔ اگر ان اولیاء کے [illegible] سرکار جناب حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعویٰ کریں کہ ہم جملہ سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام [illegible] ہیں تو اس میں کونسی تعجب کی بات ہے۔

[illegible] ترمذی شریف جلد دوم ابواب الزہد باب ماجاء فی الحب للہ ص۶۲ پر حدیث شریف ملاحظہ فرمائیے

[illegible] ثنا احمد بن منیع ناکثیر بن ھشام ناجعفر بن برقان ناحبیب بن ابی مرزوق عن عطا بن [illegible] رباح عن ابی مسلم الخولانی ثنی معاذ بن جبل۔ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ [illegible] قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَھُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ یَغْبِطُھُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّھَدَاءُ [illegible] الْبَابِ عَنْ اَبِیْ دَرْدَاءِ وابن مسعود وعبادۃ بن الصامت وابی مالک الاشعری وابی ھریرہ۔ ھٰذا [illegible] حدیث حسن صحیح وابو مسلم الخولانی اسمہٗ عبد اللہ بن ثوب۔

یعنی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا [illegible] اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محض میری خاطر آپس میں محبت رکھنے والوں کے لیئے نور کے منبر ہوں گے۔ اُن پر پیغمبروں اور [illegible] شہیدوں کو بھی رشک ہے۔ اس باب میں حضرت ابو درداء حضرت ابن مسعود حضرت عبادہ بن صامت حضرت ابو مالک [illegible] اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایت ہے (یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

اور حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہٗ اپنی کتاب کشف المحجوب باب الکلام فی اثبات الولایۃ کے ص۱۶۷ پر

یہی حدیث شریف بہ الفاظِ دیگر روایت فرماتے ہیں وَھُوَ ھٰذَا، وپیغامبر گفت صلّی اللہ علیہ وسلّم اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ لَعِبَادًا
یَّغْبِطُھُمُ الْاَنْبِیَآءُ وَالشُّھَدَآءُ قِیْلَ مَنْ ھُمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صِفْھُمْ لَنَا لَعَلَّنَا نُحِبُّھُمْ قَالَ قَوْمٌ تَحَابُّوْا
بِرُوْحِ اللّٰہِ مِنْ غَیْرِ اَمْوَالٍ وَّلَا اکْتِسَابٍ وُجُوْھُھُمْ نُوْرٌ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ لَا یَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ
وَلَا یَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ ثُمَّ تَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ یعنی
عزّوجلّ کے بندوں سے کچھ ایسے بندے ہیں کہ اُن پر رشک کھاتے ہیں۔ خدا تعالٰی کے نبی اور شہید۔ صحابہ
رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ وُہ کون ہیں یارسول اللہ آپ اُن کی صفت بتائیے تاکہ ہم اُن کو دوست رکھیں۔ فرمایا
ایک قوم ہے جو دوست رکھتی ہے رُوح اللہ کو بغیر مالوں اور کسبوں کے اُن کے چہرے نُور ہیں اور وُہ نور کے منبر
ہوں گے۔ جس وقت لوگ خوف کھائیں گے انہیں کوئی خوف نہ ہوگا۔ اور جس وقت لوگوں کو غم ہوگا انہیں کسی قسم کا
ہوگا۔ پھر حضور علیہ السّلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی آگاہ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشادِ مبارک تسلیم کرلینا چاہیئے کہ اولیاءُ اللہ میں سے بعض ایسے ہیں جن پر انبیاء
بھی رشک کھاتے ہیں۔ رشک ہمیشہ اپنے سے اعلٰی کا ہوتا ہے۔ سابقہ انبیاء علیہم السّلام اُن چند کمّل افراد پر
رشک کھاتے ہیں کہ اللہ تعالٰی کی بارگاہِ اقدس میں وُہ کمّل افراد رضی اللہ عنہم سابقہ انبیاء علیہم السّلام سے
قُرب میں کمال میں افضل ہیں۔ بعض علماءِ کرام اللہ تعالٰی اُن کو فہم عطا کرے اس حدیث شریف
متعلق فرماتے ہیں کہ اُن اولیاء پر انبیاء اور شہداء کا رشک کرنا فضیلت کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اُن
صالح اعمال کی وجہ سے ہے۔ یہ اُن کے عقلی ڈھکوسلے ہیں۔ مومن وُہ ہے جو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے
اقدس کے سامنے سر جھکادے۔ اپنی عقل سے دخل نہ دے ؎

عقل قرباں کُن بہ پیشِ مصطفٰی

اب حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شرح سُنیے اور ایمان تازہ کیجئے: قال اللّٰہ تعالٰی المتحابون فی علٰی منابر
یغبطھم بمکانھم النبیّون والصدیقون والشھداء (الجامع الصغیر للسیوطیؒ عن عبادہ
الصامت) اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ وُہ اولیاء جو آپس میں میری ذات کی خاطر محبت رکھتے ہیں نور کے منابر
اور نبی وصدیق اور شہید اُن پر اُن کے مقام کی وجہ سے رشک کھاتے ہیں۔ اس حدیث شریف میں حضور
علیہ وسلّم نے وضاحت فرمادی ہے کہ اُن کمّل افراد پر سابقہ انبیاء علیہم السّلام کے رشک کھانے کی وجہ
کمّل افراد رضی اللہ عنہم کا جنابِ الٰہی میں مقام سابقہ انبیاء علیہم السّلام سے اعلٰی ہے۔ اس سے بھی زیادہ

...یجئ۔ عن یمین الرحمٰن تعالیٰ وکلتا یدیہ یمین رجال لیسوا بانبیاء ولاشھداء یغشی بیاض وجوھھم نظر الناظرین یغبطھم النبیون والشھداء بمقعدھم وقربھم من اللہ تعالیٰ (الجامع الصغیر للسیوطیؒ عن عمرو بن عبسۃ) اللہ تعالیٰ کے داہنے ہاتھ اور اُس کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں ایسے رجال ہیں کہ نہ وُہ انبیاء میں سے ہیں نہ شہداء ہیں۔ اُن کے چہرے نور ہیں۔ اُن کے نورانی چہروں کی سطوت کی وجہ سے دیکھنے والوں کی نظریں بیہوش ہو جاتی ہیں۔ اُن کو جناب الٰہی میں جو مقام وقُرب حاصل ہے اُس کی وجہ سے انبیاء اور شہداء اُن پر رشک کرتے ہیں۔ اب حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فیصلہ مُبارک پڑھیئے اور عقلی دلائل ترک کر دیجئے: یغبطھم النبیون والشھداء بمقعدھم وقربھم من اللہ تعالیٰ یعنی اُن کُمّل عارفین رضی اللہ عنہم کو جناب الٰہی میں جو مقام حاصل ہے اور جو قُرب حاصل ہے وُہ انبیاء اور شہداء کو حاصل نہیں۔ پس اُن چند افراد کی فضیلت سابقہ انبیاء علیہم السّلام پر ثابت ہُوئی لہٰذا اُن افراد کے سردار جناب حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ اگر دعویٰ کریں کہ ہم سابقہ انبیاء علیہم السّلام سے افضل ہیں تو اِس میں کون سی تعجب کی بات ہے۔

(۸) حدیث شریف میں وارد ہے رِجَالٌ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْزِلَتُھُمْ کَمَنْزِلَتِیْ یعنی ہماری اُمّت میں سے بعض ایسے رجال ہیں جن کی منزلیں مثل ہماری منزل کے ہیں۔ حضرت مولانا رُوم علیہ الرحمۃ مثنوی شریف دفتر اوّل میں حدیث شریف کا ترجمہ پیش فرماتے ہیں:

گفت پیغمبر کہ ہست از اُمّتم ❊ کہ بود ہم گوھر و ہم ہمّتم

مر مرا زاں نور بیند جانِ شاں ❊ کہ من ایشاں را ہمے بینم ازاں

بے صحیحین واحادیث وروات ❊ بلکہ اندر مشرب آب حیات

یعنی کُمّل عارفین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا گروہ ہے جن کی منزلیں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی منزلیں ہیں اور جن پر سابقہ انبیاء علیہم السّلام رشک کھاتے ہیں۔ قطب الموحّدین حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ فتوحات المکیہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جب ہم کو خاتم الاولیاء کے منصب پر فائز کیا گیا تو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السّلام نے ہم کو اِس منصب کی مبارک دی۔ سیّدی مُرشدی مولائی امام ہمام غوث اعظم ثانی یعنی حضرت مولانا پیر غلام محمّد صاحب قبلہ امام خلوی رضی اللہ عنہ بھی اپنے خواص کے سامنے موجیں مارتے تھے کہ ہم ولایت خاصہ محمّدیہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے خاتم ہیں۔ کتاب فصوص الحکم فص شیثی میں سرکار دوعالم حضور کریم جناب محمّد پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں کہ خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کا وجود مُبارک خاتم الرُسل صلّی اللہ

علیہ وسلم کے وجود مبارک کی طرح قدیم ہے اور جملہ رسل علیہم السلام نے علم ولایت خاتم الاولیاء کی مشکوٰۃ سے حاصل کیا ہے۔ پس خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ ازل سے ابد تک خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح واحد ہے اور وہ میرے حضرت سلطان غوث اعظم پاک محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں۔ حبیب سرکار دو عالم خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور عنصری ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کاملہ کے باعث اس امت مبارکہ میں سے بعض افراد اس کمال کو پہنچے کہ وہ اپنے اپنے زمانہ مبارک میں ولایت خاصہ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاسم ہوئے اور انہوں نے خاتم الاولیاء ہونے کی موجیں ماریں۔ حقیقت میں یہ سب افراد نائب خاتم الاولیاء کے منصب پر فائز ہیں اور سب کے سب میرے حضرت سلطان غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کے نائب اور خادم ہیں۔ اس امت مبارکہ میں سے پہلے نائب خاتم الاولیاء مولا مشکلکشا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔ ہر زمانہ میں ایک فرد نائب خاتم الاولیاء کے منصب پر فائز ہوتا ہے۔ نائب خاتم الاولیاء قطب زمان کے اوپر اور خاتم الاولیاء کے ماتحت ہوتا ہے۔ بعض نائب خاتم الاولیاء فوت شدہ افراد میں سے ہوتا ہے۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے یہی افراد کا گروہ جو سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام سے درجہ میں افضل ہیں اور یہ شرف ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے نصیب ہوا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ایسی کامل اکمل اور مکمل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے بعض تو سابقہ انبیاء کی مثل ہو گئے اور بعض کمل افراد ان پر سبقت لے گئے لِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِبَادِ اللّٰهِ لَعِبَادًا يَّغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاۗءُ۔ پس ان افراد کے سردار میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعویٰ کریں کہ وہ سابقہ انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں تو اس میں کونسی تعجب کی بات ہے۔

(۱۲) حدیث شریف میں وارد ہوا مَثَلُ اُمَّتِیْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى اَوَّلُهٗ خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِی (میری امت کا حال بارش کی مانند ہے جس کی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا اول اچھا ہے یا آخر اچھا ہے۔ مشکوٰۃ شریف جلد سوم باب ثواب ھٰذہ الامۃ)۔ اب امت کے متعلق رب تعالیٰ وضاحت فرماتے ہیں وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ یعنی ہم نے آپؐ کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے (سبا)۔ چونکہ انبیاء علیہم السلام بھی لفظ ناس میں داخل ہیں لہٰذا وہ بمعہ اپنی امتوں کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آپ کا لقب نبی الانبیاء ہے۔ اگر آپؐ کی امت میں سے بعض کمل افراد سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت نہ رکھتے ہوتے تو آپؐ ہرگز نہ فرماتے لَا يُدْرٰى اَوَّلُهٗ خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ بلکہ آپؐ فرماتے مَثَلُ اُمَّتِیْ مَثَلُ الْمَطَرِ اَوَّلُهٗ خَيْرٌ۔ لیکن چونکہ آپؐ جانتے تھے کہ ہماری امت میں سے بعض

سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت رکھتے ہیں لہٰذا فرمایا لَا یُدْرٰی اَوَّلُہٗ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُہٗ۔ پس ان کمّل افراد کے سلطان حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ اگر یہ دعویٰ کریں کہ ہم سابقہ انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں تو اس میں کونسی تعجب کی بات ہے ۞

(۲) میرے حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی وہ نرالی شان ہے اور اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ اور انبیاء علیہم السلام پر آپ کا وہ دبدبہ اور ہیبت ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے تو وہ اس وقت کے قطب کا ادب کریں گے جو حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کا نائب ہوگا لِقَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاہِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ قَالَ فَیَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فَیَقُوْلُ اَمِیْرُہُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَیَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَکْرِمَۃَ اللّٰہِ ہٰذِہِ الْاُمَّۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری اُمّت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق کے واسطے جنگ کرتی رہے گی اور قیامت کے دن تک دشمنوں پر غلبہ حاصل کرتی رہے گی۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم نازل ہوں گے اور میری اُمّت کا امیر اُن سے کہے گا "آؤ ہم کو نماز پڑھاؤ"۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے میں امامت نہیں کرتا اس لئے کہ تم میں سے بعض لوگ بعض پر امیر و امام ہیں اور خداوند تعالیٰ اس اُمّت کو بزرگ و برتر سمجھتا ہے (مشکوٰۃ شریف باب نزولِ عیسیٰ علیہ السلام)۔ اس حدیث شریف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت چمک رہی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ حقیقی اور مرآتِ تامّہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بالتحقیق ثابت ہوتی ہے ۞

(۳) معراج شریف کی رات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت زمین پر بیت المقدس میں کی کَمَا وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ ثُمَّ دَخَلْتُ بَیْتَ الْمَقْدِسِ فَجُمِعَ لِیَ الْاَنْبِیَاءُ فَقَدَّمَنِیْ جِبْرَائِیْلُ حَتّٰی اَمَمْتُہُمْ (خصائص الکبریٰ جز اوّل باب حدیث انس رضی اللہ عنہ صہ ۱۵۴) اور اپنی اُمّت کے کمّل افراد کی امامت ساتویں آسمان پر بیت المعمور میں کی جیسا کہ حدیث شریف مندرجہ خصائص الکبریٰ جز اوّل باب حدیث ابوسعید رضی اللہ عنہ صہ ۱۶۸ اس امر پہ شاہد ہے فَصَلَّیْتُ اَنَا وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ۔ پس آپ کی اُمّت کے کمّل افراد کی فضیلت انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہوئی لہٰذا کمّل افراد کے سردار حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت سابقہ انبیاء علیہم السلام پر اظہر من الشمس ہے ۞

(۱۵) امام اجل حضرت مولانا الشیخ عبدالقادر القادری ابن محی الدین الاربلی اپنی کتاب تفریح الخاطر کے ص
پر ارقام فرماتے ہیں۔ ذَكَرَ صَاحِبُ قَلَائِدِ الْجَوَاهِرِ اَخَذَ مِنْ مَجْمَعِ الْفَضَائِلِ قَالَ سَمِعْتُ
عَنِ الْمَشَائِخِ الصُّوْفِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ اِنَّ سَيِّدَنَا الشَّيْخَ السَّيِّدَ عَبْدَ الْقَادِ
الْكِيْلَانِيْ هُوَ الْغَوْثُ الْاَعْظَمُ لِاَنَّهٗ كُلَّمَا ذُكِرَ الْغَوْثُ فَالْمُرَادُ بِهٖ هُوَ رَضِيَ اللهُ عَنْ
لِاَنَّهٗ مُخَاطَبٌ مِنَ الْحَقِّ بِهٖ كَذَا ذُكِرَ فِي الْغَوْثِيَّةِ رَاٰى نَبِيَّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّ
لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ وَمُشَرَّفٌ بِتَشْرِيْفِ الْوِلَايَةِ الْمُطْلَقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَخِلْعَةِ الْوِرَاثَ
الْمَحْبُوْبِيَّةِ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ الْمُبَارَكَةِ كَمَا نَقَلَ عَنْهُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّهٗ
لَمَّا عَرَجَ بِجَدِّيْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمِرْصَادِ وَبَلَغَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى بَقِيَ جِبْ
الْاَمِيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُتَخَلِّفًا وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ لَوْ دَنَوْتُ اَنْمُلَةً لَاحْتَرَقْتُ فَاَرْسَلَ ا
تَعَالٰى رُوْحِيْ اِلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ الْمَقَامِ لِاَسْتَفِيْدَ مِنْ سَيِّدِ الْاَنَامِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّ
وَالسَّلَامُ التَّشْرِيْفُ بِهٖ وَاسْتَحْصَلْتُ عَلَى النِّعْمَةِ الْعُظْمٰى وَالْوِرَاثَةِ وَالْخِلَافَةِ الْكُ
حَضَرْتُ وَاُوْجِدْتُ بِمَنْزِلَةِ الْبُرَاقِ حَتّٰى رَكِبَ عَلَيَّ جَدِّيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
وَعِنَانِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى وَصَلَ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى وَقَالَ لِيْ يَا وَلَدِيْ وَحَدَقَةَ عَ
قَدَمِيْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَتِكَ وَقَدَمَاكَ عَلٰى رِقَابِ كُلِّ اَوْلِيَاءِ اللهِ تَعَالٰى انتهى (وقال) رَضِيَ
تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ بَعْضِ اَشْعَارِهٖ

وَصَلْتُ اِلَى الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ بِحَضْرَتِيْ ؛ فَلَاحَتْ لِيَ الْاَنْوَارُ وَالْحَقُّ اَعْطَانِيْ
نَظَرْتُ لِعَرْشِ اللهِ قَبْلَ تَخَلُّقِيْ ؛ فَلَاحَتْ لِيَ الْاَمْلَاكُ وَاللهُ سَمَّانِيْ
وَتَوَّجَنِيْ تَاجَ الْوِصَالِ بِنَظْرَةٍ ؛ وَمِنْ خِلْعَةِ التَّشْرِيْفِ وَالْقُرْبِ كَسَانِيْ

یعنی صاحب قلائد الجواہر نے مجمع الفضائل سے نقل کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے مشائخ رضی اللہ
عنہم سے سنا ہے کہ ہمارے سید سردار حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی غوث اعظم
جب غوث اعظم کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس سے آپ ہی مراد ہوتے ہیں کیونکہ خدا نے آپ کو اس
مخاطب کیا ہے (کذا فی الغوثیۃ) آپ نے شب معراج میں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
اور ولایت محمدیہ اور وراثت محبوبیہ کے خلعت سے بہرہ اندوز ہوئے۔

چنانچہ آپؓ فرماتے ہیں کہ جب میرے نانے حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو معراج ہوئی اور جناب سدرۃ المنتہیٰ پہ پہنچے تو جبریل علیہ السّلام ٹھہر گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلّی اللہ علیک وسلّم! اگر میں اس مقام سے آگے بڑھوں تو جل جاؤں گا۔ پس خداوند تعالیٰ نے میری رُوح اس مقام پہ بھیجی تاکہ میں حضرت سرورِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے مُستفید ہوں۔ سو میں نے آپؐ کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور نعمتِ عظمیٰ اور خلافتِ کبریٰ سے بہرہ ور ہُوا۔ جب میں سدرۃ المنتہیٰ کے مقام پر پہنچا تو مجھے بُراق کی جگہ کھڑا کیا گیا اور رسُولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم باگ ہاتھ میں لے کر مجھ پہ سوار ہوئے اور قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کے مقام پر پہنچ کر فرمایا: "اے میرے فرزند اور میری آنکھ کی پتلی میرے عزیز دلبند! میرا یہ قدم تمہاری گردن پہ ہے اور تمہارے قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہیں۔" حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اس معراج شریف کی رات کا واقعہ اپنے ایک قصیدہ شریف میں پیش فرماتے ہیں۔ جو تتمہ فتوح الغیب بر حاشیہ بہجۃ الاسرار مطبوعہ مصر میں مندرج ہے۔ چند اشعار پیش کئے جاتے ہیں ؎

(۱) مجھے عرش مجید پہ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں باریابی نصیب ہُوئی۔ انوارِ آلہیّہ میرے لئے ظاہر ہوئے اور حق تعالیٰ نے مجھے یہ مرتبہ عطا کیا۔

(۲) میں نے اپنے پیدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے عرش کو دیکھا۔ میرے لئے اللہ تعالیٰ کے تمام خزانے کھول دیئے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے میرا نام غوثِ اعظم رکھا۔

(۳) خداوند تعالیٰ نے مجھے اپنی نظرِ عنایت سے وصال کا تاج پہنایا اور بزرگی و قُرب کا خلعت پہنایا۔

حضور غوثیت مآب قدس سرہٗ کے اپنے ارشادات اور بزرگانِ عظام کے مندرجہ بالا اقوال و حدیث پاک سے آپ کی فضیلت سابقہ انبیاء علیہم السّلام پر ثابت ہوتی ہے کیونکہ قرآن مجید اور احادیث شریف سے کسی نبی مرسل کے لئے ساتویں آسمان سے اُوپر عرش مجید پر مقام قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی سے مُشرّف ہونا ثابت نہیں حدیث مذکورہ اور آپ کے اپنے قول کے مطابق یہ مقام صرف حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ثابت ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف جلد سوم بَابُ فِی الْمِعْرَاجِ میں حدیث پاک عن حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں مذکور ہے کہ معراج شریف کی رات انبیاء کرام علیہم السّلام نے اپنے اپنے مقامات (وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ۔ صافات ع ۵) پر جناب ختم المرسلین حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا استقبال کیا۔ سیّدنا حضرت آدم علیہ السّلام نے پہلے آسمان پر حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السّلام نے دوسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السّلام

نے تیسرے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السّلام نے چوتھے آسمان پر حضرت ہارون علیہ السّلام نے پانچویں آسمان حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے چھٹے آسمان پر اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے ساتویں آسمان پر حضور صلّی اللہ علیہ و سلم کا استقبال کیا۔ نیز حدیث شریف لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ (میرا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک وقت ہے جس میں نہ کوئی مقرب فرشتہ سماتا ہے اور نہ کوئی نبی و رسول) جو حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اپنی کتاب سرالاسرار کے صفحہ ۲۸ پر پیش فرماتے ہیں اس امر پر شاہد ہے کہ مقام قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی میں کسی نبی و رسول کو رسائی نصیب نہیں۔ یہ ہی حدیث شریف جس میں معراج شریف کی رات میں حضور صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کا حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کے کندھوں مبارک پر سوار ہوکر عرش مجید پر مقام قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی پر پہنچنا ثابت ہے شیخ اجل عارف باللہ حضرت سید نعمت اللہ صاحب قادری علیہ الرحمہ بہ الفاظ دیگر اپنی کتاب سفینۃ الاولیاء میں نقل کرتے ہیں اور یہ ہی حدیث شریف شیخ کمال الدین ابن الشیخ الشیخ عبداللطیف البغدادی الشاہی الغیاثی رحمہ اللہ تعالےٰ اپنی کتاب اللطائف اللطیفہ میں نقل کرتے ہیں یہ ہی حدیث شریف فرید عصر وحید دھر الشیخ رشید بن محمد الجنیدی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب حرز العاشقین میں پیش فرماتے ہیں۔ یہ جملہ احادیث مِنْ دعن تفریح الخاطر و مناقب غوثیہ میں درج کی گئی ہیں وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

معراج شریف کی رات ربّ تعالیٰ نے آپ کو غوث اعظم کے لقب سے پکارا۔ لہٰذا جناب محمدؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں جملہ خلائق کی فریاد رسی کرنا آپ ہی کا منصب ہے کیونکہ آپؓ حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کے مشیرِ اعلیٰ اور وزیرِ اعظم ہیں لہٰذا آپؓ کی فضیلت جملہ اولیاء' ائمہ' صحابہ اور انبیاء علیہم السّلام پر ثابت ہے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے تو حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو وزیر فرمایا ہے فَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَھْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرَائِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ وَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنَ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ (مشکوٰۃ شریف باب مناقب ابی بکرؓ و عمرؓ) اس کا جواب یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم عینِ حیات میں تمام سیاسی امور میں حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مشورہ لیتے تھے خلفائے راشدینؓ میں یہ دونوں حضرات معمر تھے اور حضرت عثمان غنی اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عمر شریف میں چھوٹے تھے۔ نیز یہ حضرات سیاسی امور میں وزیر تھے اور وہ بھی عینِ حیات میں اور سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا منصب بحیثیت غوث اعظم قیامت تک ہے جس میں کسی ولی' صحابی' امام اور نبی کو دخل

ـب کا ارشاد مبارک اِس امر پر شاہد ہے ؎

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا ❊ اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

(ترجمہ) ہم سے پہلے لوگوں کے سورج غروب ہو گئے اور ہمارا آفتاب ہمیشہ بلندی کے اُفق پر رہے گا اور کبھی غروب نہ ہوگا۔ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی السرہندی قدس سرہٗ اپنی کتاب مکتوبات امام ربانی کی جلد سوم مکتوب ۱۲۳ صفحہ ۱۴۰ پر اس شعر کی شرح میں فرماتے ہیں مُراد از شمس آفتاب فیضانِ ہدایت و ارشاد است واز اُفول آں عدم فیضان مذکور چوں بوجودِ حضرت شیخ رضؓ معاملہ کہ باؤلین تعلق داشت باو قرار گرفت و اُو واسطۂ وصولِ رُشد و ہدایت گردید چنانچہ پیش از وے اوّلین بودہ اند و نیز تا معاملہ توسطِ فیضان برپا است بتوسلِ او ست ناچار راست آمد کہ اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا الخ۔ یعنی آفتاب سے مُراد ہدایت و ارشاد کے فیضان کا آفتاب ہے اور اس کے غروب سے مُراد فیضان مذکور کا نہ ہونا ہے۔ چونکہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے وجود مُبارک سے وُہ معاملہ اوّلین سے تعلق رکھتا تھا قرار پکڑ گیا اور آپ اوّلین کی طرح ارشاد و ہدایت کے وصول کا واسطہ بن گئے اور نیز جب تک فیضان کے توسط کا معاملہ جاری ہے حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے توسل و توسط ہی سے ہے لہٰذا آپ کا ارشاد گرامی بالکل درست ہے کہ اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا الخ۔ سبحان اللہ! حضرت مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرہٗ کیسی وضاحت سے فرما رہے ہیں کہ متقدمین سب کے فیضان ختم ہو گئے ہیں اور حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا فیضان ابدالآباد تک جاری رہے گا۔ یعنی جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں اب ابدالآباد تک مُقرب ترین ہستی مشیرِ اعلیٰ وزیرِ اعلیٰ حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی ہیں رضی اللہ عنہ اس منصب پر کوئی ولی، صحابی، امام یا نبی فائز نہیں۔ پس آپ رضؓ کی فضیلت جُملہ اولیاء، ائمہ، صحابہ اور انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہوئی۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ ازل سے ابد تک سلطنتِ الٰہیہ کے بادشاہ خاتم الرُسل جناب محمد پاک ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیرِ اعظم ازل سے ابد تک خاتم الاولیاء جناب سید عبدالقادر جیلانی ہیں رضی اللہ عنہ۔ کتاب فصوص الحکم جو بظاہر حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے اور حقیقتاً ساری کی ساری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لکھائی ہوئی کتاب ہے جیسا کہ دیباچہ میں مذکور ہے، کی فص شیثی میں صراحت ہے کہ خاتم الاولیاء جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا وجود مُبارک خاتم الرُسل جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مُبارک کی طرح قدیم ہے، علم ولایت کو اصالتاً سوائے خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم اور خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کے کوئی نہیں جانتا، جُملہ رُسل و انبیاء و اولیاء علیہم السلام نے

علمِ ولایت خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی مشکوٰۃ سے حاصل کیا ہے اور جملہ رُسل و انبیاء علیہم السلام نے علمِ شریعت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی مشکوٰۃ سے حاصل کیا ہے۔ علمِ ولایت میں خاتم الاولیاء جناب سیّد عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ جمیع اولیاء، صحابہ، ائمہ اور سابقہ انبیاء و رُسل علیہم السلام کے پیر و مُرشد ہیں۔ ہماری کتاب اسرار القادر من فصوص الحکم پڑھیئے اور ایمان تازہ کیجئے۔ فصِ شیثی کا اصل عربی متن خطبۃ الکتاب میں درج کیا گیا ہے، وہاں سے ملاحظہ فرمائیے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

از اَلْقَصِیْدَۃُ الرُّوْحِیْ !

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔

شَهِدْتُ بِاَنَّ اللّٰہَ وَالِیْ وِلَایَتِیْ
وَقَدْ مَنَّ بِالتَّصْرِیْفِ فِیْ کُلِّ حَالَتِیْ

(۱) بے شک مشاہدہ سے مجھے یہ بات حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ولایت کا نگہبان ہے۔ اور اُس نے بلاشک مجھ پر احسان کیا ہے کہ مجھے ہر حال میں تصرف کرنے کی اجازت دی ہے۔

سَقَانِیْ رَبِّیْ فِیْ کُئُوْسٍ شَرَابِہٖ
وَاَسْکَرَنِیْ حُقْبًا فَهِمْتُ بِسُکْرَتِیْ

(۲) میرے ربّ نے اپنی شراب (محبّت) مجھے پیالوں میں پلائی۔ اور نشۂ شراب سے میں مست ہو گیا۔ پس میں سالہا سال اس نشے میں مخمور و سرمست رہا۔

وَمَلَّکَنِیْ جَمِیْعَ الْجِنَانِ وَمَا حَوَتْ
وَکُلُّ مُلُوْکِ الْعٰلَمِیْنَ رَعِیَّتِیْ

(۳) ربّ تعالیٰ نے جمیع بہشت معہ جملہ انعام و اکرام و برگ میری ملکیت کر دیئے ہیں اور جملہ عوالم کے بادشاہ میری رعیّت ہیں۔

وَشَاعُوْسُ مُلْکِیْ سَارَ شَرْقًا وَّمَغْرِبًا
وَصِرْتُ لِاَهْلِ الْکَوْنَیْنِ غَوْثًا بِرَحْمَتِیْ

(۴) میرے ڈنکے جملہ عوالم میں مشرق سے لے کر مغرب تک بج رہے ہیں۔ میں اپنی رحمت سے موجوداتِ ہر دو جہان کی فریادیں سننے والا ہوں۔

فِيْ حَانِنَا اُدْخُلْ تَرَى النَّاسَ دَآئِرًا
عَلٰى سَآئِرِ الْاَقْطَابِ صَحَّتْ وِلَايَتِيْ

(۵) ہمارے میخانہ میں داخل ہو تو دیکھیے گا جامِ محبّت کا دور چل رہا ہے۔ ہماری ولایت (حکومت) جملہ اقطاب پر ثابت ہے ؂

اَنَا قَادِرُ الْوَقْتِ قُطْبًا مُتَجَبِّلًا
وَلَا شَرِبَ الْعُشَّاقُ اِلَّا بَقِيَّتِيْ!

(۶) مَیں تمام اوقات کا والی اور بڑی عظمت و جلال والا قطب ہُوں یعنی جُملہ اقطاب کا سردار ہُوں اور جُملہ عشاق نے میری پس خوردہ شراب محبّت پی ہے ؂

رُفِعْتُ عَلٰى مَنْ يَدَّعِي الْحُبَّ فِي الْوَرٰى
تَطُوْفُ بِيَ الْاَفْلَاكُ فِيْ حِيْنِ حَضْرَتِيْ

(۷) زمانہ بھر میں جُملہ محبّت کا دَم بھرنے والوں سے میرا مقام بلند ہے۔ میرے دربار میں بوقت حاضری افلاک میرا طواف کرتے ہیں ؂

تَعَرْ نَشَاتِيْ فِي الْحُبِّ مِنْ قَبْلِ اٰدَمَ
وَقُرْبِيَ الْمَوْلٰى تَفَرُّزْتُ بِدَوْلَتِيْ

(۸) مَیں نے حضرت آدم علیہ السّلام کے ظہُور سے قبل عشقِ الٰہی میں پرورش پائی۔ مجھے (ازل ہی سے) ربّ تعالیٰ کی حضوری حاصل ہے اور مجھے اُس نے سرداری کے منصب سے نوازا ہُوا ہے ؂

اَنَا كُنْتُ فِي الْعُلْيَا وَنُوْرُ مُحَمَّدٍ
مَكْنُوْنٌ عِلْمِ اللّٰهِ بِنُبُوَّتِيْ

(۹) مجھے اُس وقت عُلیا مراتب حاصل تھے جب حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا نُورِ پاک اللہ تعالیٰ کے علم میں نبوّت کے ساتھ مکنون اور مستور تھا۔ (یعنی ازل میں اللہ تعالیٰ کے علم میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نبی تھے اور مَیں آپؐ کا وزیرِ اعظم تھا) ؂

اَنَا كُنْتُ مَعَ اِدْرِيْسَ لَمَّا ارْتَقَى الْعُلٰى
وَاَسْكَنْتُهُ الْفِرْدَوْسَ اَحْسَنَ جَنَّتِيْ

(۱۰) جب حضرت ادریس علیہ السّلام آسمان کی طرف اُٹھائے گئے مَیں اُن کے ساتھ تھا اور مَیں نے ہی اُن کو جنّت الفردوس میں عمدہ جگہ دلائی ؂

اَنَا كُنْتُ مَعَ نُوْحٍ بِفُلْكٍ اِذَا جَرَتْ
بِطُوْفَانٍ حَفِظْتُهُ عَلٰى كَفِّ رَاحَتِيْ

(۱۱) جب طوفان میں حضرت نُوح علیہ السّلام کی کشتی جاری ہوئی تو میں اُن کے ساتھ تھا اور مَیں نے کشتی کو ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھا اور طُوفان سے حفاظت کی ؂

أَنَا كُنْتُ مَعَ إِبْرَاهِيمَ فِي النَّارِ مُلْقِيًا
وَمَا طَفِئَتِ النَّارُ إِلَّا بِنَفْثَتِي

(۱۲) جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام آگ میں ڈالے گئے تو
اُن کے ساتھ تھا اور مَیں نے ہی اُس آگ کو اپنے دم
بجھایا تھا ۔

أَنَا كُنْتُ مَعَ يَعْقُوبَ فِي حُزْنِ يُوسُفَ
وَمَا اجْتَمَعَ الِاثْنَانِ إِلَّا بِبَرَكَتِي

(۱۳) جب حضرت یعقوب علیہ السّلام حضرت یوسف علیہ
کے غم میں مبتلا تھے مَیں اُن کے ساتھ تھا اور اُن
کا ملاپ میری ہی برکت سے ہوا تھا ۔

أَنَا كُنْتُ مَعَ رُؤْيَا الذَّبِيحِ مُشَاهِدًا
وَمَا أُنْزِلَ الْكَبْشُ إِلَّا بِفَتْوَتِي

(۱۴) جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے بیٹے کو ذبح
کا خواب دیکھا تو مَیں اُن کے ساتھ تھا اور میری ہی
سے دُنبہ نازل ہوا تھا ۔

أَنَا كُنْتُ مَعَ أَيُّوبَ فِي زَمَنِ الْبَلَاءِ
وَمَا بَرِئَتْ بَلْوَاهُ إِلَّا بِدَعْوَتِي

(۱۵) جب حضرت ایوب علیہ السّلام بلا میں مبتلا تھے تو
اُن کے ساتھ تھا۔ اور میری ہی دُعا سے اُن کو بلا
ملی ۔

وَعَصَا مُوسَى مِنْ عَصَايَ اسْتَمَدَّ بِهٖ
وَمَا عَصَاهُ إِلَّا عَصَايَ وَسَنَدَتِي

(۱۶) حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا عصا میرے ہی عصا
استمداد کرتا تھا۔ وہ درحقیقت میرا ہی عصا اور سہار
یعنی اُن کی مدد بھی مَیں نے ہی کی تھی ۔

أَنَا كُنْتُ مَعَ عِيسَى فِي الْمَهْدِ نَاطِقًا
وَأَعْطَيْتُ دَاوُدَ حَلَاوَةَ نَغْمَتِي

(۱۷) حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے ساتھ گہوارے میں
ہی کلام کیا تھا اور حضرت داؤد علیہ السّلام کو خوش
کی نعمت مَیں نے ہی عطا کی تھی ۔

أَنَا أَوَّلُ الْقُدْسِ فِي عِلْمِ خَالِقِي
أَنَا آخِرُ الْمَبْعُوثِ فِي سَرْمَدِ نِيَّتِي

(۱۸) اپنے خالق تعالیٰ کے علم میں جملہ قدسی صفات
سے اوّل پیدا کیا گیا ہُوں اور سب سے آخر مبعوث
ہُوں۔ یہ منصب عالی مجھے دائمی حاصل ہے ۔

وَمِنْ قَبْلُ قَبْلَ الْآنِ فِي دَرَجِ الْعُلَى
مُقِيمًا وَفِي الْفِرْدَوْسِ مَسْمُوعُ نَغْمَتِي

(۱۹) میرے مدارج بہت عالی ہیں۔ کون ہے جو مجھ
ہیں آگے ہے۔ جنّت میں میرے نغمات سُنے جا

نَظَرْتُ اِلَى الدُّنْيَا جَمِيْعًا وَجَدْتُهَا
كَخَرْدَلَةٍ فِيْ وَسْطِ كَفِّيْ وَرَاحَتِيْ

(۲۰) میں نے ساری دُنیا پر نظر ڈالی اور اُسے اپنی ہتھیلی کے وسط میں ایک رائی کے دانہ کے برابر پایا۔

وَاَعْطَانِيَ الرَّحْمٰنُ مِنْ غَيْبِ عِلْمِهٖ
ثَمَانِيْنَ عِلْمًا غَيْرَ عِلْمِ حَقِيْقَتِيْ

(۲۱) ربّ تعالیٰ نے مجھے علمِ حقیقت کے علاوہ اَسّی (۸۰) اور علوم اپنے علمِ غیب میں سے عطا کئے ہوئے ہیں۔

وَلَا مِنْبَرٌ اِلَّا وَلِيْ فِيْهِ خُطْبَةٌ
وَلَا مَسْجِدٌ اِلَّا وَلِيْ فِيْهِ رَكْعَتِيْ

(۲۲) کوئی ایسا منبر نہیں جس پر میرا خطبہ نہیں پڑھا جاتا اور کوئی ایسی مسجد نہیں جس میں میرا ذکرِ خیر نہ ہو۔

مُرِيْدِيْ تَمَسَّكْ بِيْ وَكُنْ بِيْ وَاثِقًا
اَنَا اُحْمِيْكَ فِي الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ

(۲۳) اے میرے مُرید! میرا دامن مضبوطی سے پکڑ۔ میں تیری دُنیا میں بھی اور روزِ قیامت کو بھی مدد کروں گا۔

وَاَعْلَمُ بِمَوْجِ الْبَحْرِ وَاُحْصِيْ اَعْدَادَهَا
وَاَعْلَمُ بِرَمْلِ الْاَرْضِ كَمْ هِيَ رَمْلَتِيْ

(۲۴) میں سمندر کی اَمواج اور اُن کی تعداد کو بھی جانتا ہوں اور رُوئے زمین پر ریت کے جتنے دانے ہیں اُن سب کی تعداد مجھے معلوم ہے۔

وَاُوْصِيْكُمْ لَا تَقْعُدُوْا بِتَكَبُّرٍ
وَاُوْصِيْكُمْ تَمْشُوا الطَّرِيْقَ الْحَمِيْدَتِيْ

(۲۵) میں تم سب کو وصیّت کرتا ہوں کہ تکبّر کے ساتھ مت بیٹھو (یعنی تکبّر اور خودپسندی ترک کردو) نیز وصیّت کرتا ہوں کہ میرے عمدہ طریقہ کی پیروی کرو۔

وَمَا قُلْتُ هٰذَا الْقَوْلَ فَخْرًا وَاِنَّمَا
اُوْتِيَ الْاِذْنُ حَتّٰى يَعْرِفُوْنَ حَقِيْقَتِيْ

(۲۶) میں نے یہ قصیدہ فخریہ نہیں کہا بلکہ مجھے اِس کا اِذن دیا گیا ہے اور منشاءِ الٰہی یہ ہے کہ لوگ میری حقیقت کو شناخت کرلیں۔

وَمَا قُلْتُ حَتّٰى قِيْلَ لِيْ قُلْ وَلَا تَخَفْ
لِاَنَّكَ وَلِيُّ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ حَالَتِيْ

(۲۷) میں نے یہ کلام نہیں کیا جب تک مجھے امر نہیں ہُوا کہ "کلام کر اور خوف نہ کر کیونکہ تو بیشک ہر حالت میں اللہ کا دوست ہے"۔

وَوَالِدَتِيْ زَهْرَاءُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ
وَاَبِيْ اَمِيْرُ الْخَيْلِ وَاَدْرِيْهِمْ بَرَكَتِيْ

(۲۸) میری دادی حضرت سیّدۃ النّساء زہرا علیہا السلام جناب محمدِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شہزادی ہیں اور میرا دادا لشکر کا سردار حضرت شاہ علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سب

کی برکات ہر وقت میرے شاملِ حال ہیں ۔

وَجَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ طٰہٰ مُحَمَّدٌ
اَنَا عَبْدُ الْقَادِرِ شَیْخُ کُلِّ طَرِیْقَتِیْ

(۲۹) میرے نانا پاک جناب رسول اللہ طٰہٰ کے خطاب والے جناب محمد پاک ہیں صلے اللہ علیہ وسلم اور میں سب طریقوں کا شیخ عبدالقادر رضؓ ہوں ۔

مُرِیْدِیْ تَمَسَّکْ بِیْ وَکُنْ بِیْ وَاثِقًا
قَدَمِیْ هٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیَّتِیْ

(۳۰) اے میرے مُرید! میرا دامن مضبوطی سے پکڑ لے میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے ۔

(ف) میرے حضرت سُلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے بہت سے قصائد تتمہ فتوح الغیب بر حاشیہ بہجۃ الاسرار و معدن الانوار مطبوعہ مصر میں مندرج ہیں ۔ یہ قصیدہ اُن میں سے ایک ہے ۔ بعض علماءِ کرام کا یہ عقیدہ ہے کہ آپ نے یہ کلام مبارک بحالتِ سُکر فرمایا ہے چنانچہ حضورؓ نے خود ہی اُن کے وہم باطل کی تردید فرمائی ہے ۔

وَمَا قُلْتُ هٰذَا الْقَوْلَ فَخْرًا وَاِنَّمَا ٭ اُوْتِیَ الْاِذْنَ حَتّٰی یَعْرِفُوْنَ حَقِیْقَتِیْ
وَمَا قُلْتُ حَتّٰی قِیْلَ لِیْ قُلْ وَلَا تَخَفْ ٭ لِاَنَّکَ وَلِیُّ اللّٰہِ فِیْ کُلِّ حَالَتِیْ

یعنی میں نے یہ کلام فخر سے نہیں بلکہ امرِ الٰہی سے کیا ہے اور منشاءِ الٰہی یہ ہے کہ لوگ اِس کلام سے میری حقیقت کو پہچان لیں ۔ لیکن عارف کامل خوب سمجھتا ہے کہ یہ اَنا کی موج نہیں ہے بلکہ یہ کلام دائرہ شریعت کے اندر رہ کر میں میں اور تُو کا ذکر ہے ۔ جنابؓ نے اپنی نرالی شان بیان کرنے کے بعد اپنا نسب بیان فرمایا ہے پس ثابت ہوا کہ یہ کلام حالتِ سُکر کی نہیں ہے بلکہ یہ جنابؓ کی دائمی شان ہے ۔ قصیدہ شریف میں آپؓ نے اپنی وہ شان بیان کی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی اور ولی میں نہیں پائی جاتی مثلاً (۱) آپؓ شعر ۸ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ربِ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہم کو اُس وقت قُرب حاصل تھا جب سیدنا آدم علیہ السلام کا ظہور نہیں ہوا تھا اور شعر ۹ میں فرمایا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ اقدس علمِ الٰہی میں مکنون اور نبوت سے مشرف تھا تو مجھ کو جناب کی بارگاہِ عالیہ میں عالی مراتب حاصل تھے ۔ (۲) آپؓ نے شعر ۱۰ تا ۱۷ میں ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت ادریس، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت یوسف، حضرت ایوب، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی مصیبت میں مدد کی ۔ ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں مدد وہ کر سکتا ہے جو درجہ میں، کمال میں اور قرب میں فوقیت رکھتا ہو ۔ لہٰذا اِس کلام سے آپؓ کی سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت ثابت ہوتی ۔ (۳) چونکہ

شانِ اقدس بہت ہی بلند اور ارفع ہے اِس لئے بشری عقول و فہوم آپ کی حقیقت کے ادراک میں عاجز و قاصر ہیں۔ چنانچہ آپؓ کا ارشادِ مبارک اپنی شانِ پاک کے متعلق درج کیا جاتا ہے وَهُوَ هٰذَا (بهجة الاسرار مطبوعہ مصر صفحہ ۲۲) اَلشَّيْخُ مُحْيِ الدِّيْنِ عَبْدِالْقَادِرِ الْجِيْلِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ عَلَى الْكُرْسِيِّ يَا اَهْلِ الْاَرْضِ شَرْقًا وَّ غَرْبًا وَّ يَا اَهْلَ السَّمَاءِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ يَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اَنَا مِمَّا لَا تَعْلَمُوْنَ. یعنی آقائے غوث الوریٰ محبوبِ کبریا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرسی پر بیٹھ کر فرمایا کرتے تھے اے زمین والو! مشرق میں ہو یا مغرب میں۔ اور اے آسمان والو! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَ يَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی چیزیں پیدا کرتے ہیں جن کو تم نہیں جانتے۔ اَنَا مِمَّا لَا تَعْلَمُوْنَ میں اُن میں سے ہوں جن کو تم نہیں جانتے۔

اب اگر علماءِ کرام اور نیم ولی آپؓ کی شانِ اقدس کو نہ سمجھ سکیں تو وہ معذور ہیں۔ اُن کو چاہیئے کہ جنابؓ کے کلامِ مبارک کو من و عن تسلیم کر لیں اور اپنے علوم اور عقول کے ترازو پر جناب کی شانِ پاک کو نہ تولیں ابھی ابھی تو آپ شعر ۲۶ میں فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ کلام فخر سے نہیں کیا بلکہ منشاءِ الٰہی یہ ہے کہ لوگ آپؓ کی حقیقت کو پالیں اور وہ حقیقت یہ ہے کہ آپ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں سب سے مقرب ترین اور افضل ترین ہستی ہیں۔ یعنی آپؓ کو جملہ اولیاء، ائمہ، صحابہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے۔

آپؓ کا ایک اور ارشادِ گرامی سنیئے اور خوشی سے سر دھنیئے (بهجة الاسرار مطبوعہ مصر صفحہ ۲۲) وَمَا مِنْ نَبِيٍّ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا وَلِيٍّ اِلَّا وَقَدْ حَضَرَ مَجْلِسِيْ هٰذَا الْاَحْيَاءُ بِاَبْدَانِهِمْ وَالْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِهِمْ. اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو میری مجلس میں حاضری نہ دے زندہ اپنے بدنوں کے ساتھ اور فوت شدہ اپنی ارواح کے ساتھ۔ اِس قول مبارک میں آپؓ نے اپنے قصیدہ شریف کی شرح فرما دی ہے۔ اگر آپ کو سابقہ انبیاء علیہم السلام اور جملہ متقدمین اولیاءِ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ پر فضیلت حاصل نہیں تو اُن کی حاضری آپ کی مجلس شریف میں کیوں ضروری تھی۔ سرکارِ دو عالم حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ کی مجلس شریف میں آپ کی تربیت اور تائید کے لئے تشریف لاتے تھے کیونکہ آپؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب اور معنوی فرزند ہیں اور سابقہ انبیاء اور متقدمین اولیاءِ کرام علیہم السلام اسلئے حاضری دیتے تھے کہ آپ سے کلمات سیکھیں اور فیض حاصل کریں۔ یاد رہے کہ خلفائے راشدینؓ بھی

متقدمین اولیاء میں شامل ہیں۔ اس میں تعجب کی کونسی بات ہے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے علمائے ربّانی بنی اسرائیل کے انبیاء کی مثل ہیں کَمَا وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تو علمائے ربّانی کے سردار جناب حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کیوں اُن سے افضل ہوں۔ اب کوئی اعتراض کرے کہ آپ کو رب تعالیٰ کی بارگاہ میں اتنا بلند اور ارفع اور اعلیٰ مقام کیوں حاصل ہُوا اور کیسے حاصل ہُوا رب تعالیٰ جواب میں فرماتے ہیں قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ (آل عمران ع ۸) یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ فرما دیجئے کہ فضیلت اللہ کے ہاتھ میں ہے دیتا ہے جس کو اور اللہ گنجائش والا ہے خبردار، خاص کرتا ہے اپنی مہربانی جس پر چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے۔ نیز فرمایا لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ (انبیاء ع ۲) یعنی رب تعالیٰ جو چاہیں کریں اُن سے کوئی نہیں سکتا کہ ایسے کیوں کیا اور اگر لوگ اُس کے کئے پر اعتراض کریں گے تو وہ پوچھے جائیں گے یعنی ان کی گرفت ہوگی ؎

(۴) قصیدہ شریف کے آخری شعر میں آپؓ نے فیصلہ فرمادیا ہے وھو ھذا:

مُرِیْدِیْ تَمَسَّکْ بِیْ وَکُنْ بِیْ وَاثِقًا ؎ قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیَّتِیْ

یعنی اے میرے مُرید میرا دامن مضبوطی سے پکڑلے اور مجھ پر پُورا اعتماد رکھ۔ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ ہر نبی کا ولی ہونا لازمی ہے لہٰذا آپ کے اس قول مُبارک میں سابقہ جملہ انبیاء کرام علیہم السلام بھی شامل ہیں۔ کوئی شخص نبی تب بنتا ہے جب پہلے ولی بھی ہو۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ رُوحی تعلق کا نام ولایت ہے اور خلق کے ساتھ ظاہری تعلق کا نام نبوّت ہے۔ ولی جب کمال حاصل کرتا ہے تو اُسے اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ ہو جاتا ہے، عالم ملکوت کا اُس کو مکاشفہ نصیب ہو جاتا ہے، انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی اَرواح طیبات سے وُہ فیض حاصل کرتا ہے، ملائکہ کی اُسے زیارت نصیب ہو جاتی ہے اور خاص طور پر وہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو شناخت کرتا ہے۔ منتہی ولی کے لئے اللہ تعالیٰ ایک خاص مظہر جبریلِ علیہ السلام معیّن کر دیتے ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہمیشہ اُسی صُورت میں اُس عارف کے پاس عالم مثال میں تشریف فرما ہوتے ہیں۔ جب ولی اس کمال کو پہنچ جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے فیض حاصل کرسکے اُس وقت اُس کے سر پر نبوّت کا تاج رکھ دیا جاتا ہے۔ نبوّت نبا سے ہے یعنی خلق کو خبریں دینا، لہٰذا پہلے کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے

ے گا تو پھر بعد میں وُہ حاصل کردہ خبریں خلق تک پہنچائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے خبریں حاصل کرنا ولایت
حاصل کردہ خبریں خلق کو پہنچانا نبوّت ہے۔ پس اب اے عزیز! تیرے ذہن میں بیٹھ گیا ہوگا کہ ہر نبی
ولی ہونا لازمی ہے اور صاحب کتاب نبی کو رسُول کہتے ہیں۔ لہٰذا ثابت ہُوا کہ ہر رسول و نبی پر لازمی
وُہ پہلے علم ولایت پڑھیں۔ علم ولایت کا تعلق اگرچہ قلب کے ساتھ ہے لیکن علم ولایت بھی علم
یت کی طرح پڑھایا جاتا ہے۔ خاتم الرسُل جناب محمد پاک صلے اللہ علیہ وسلّم کتاب فصوص الحکم کی
شیثی میں ارشاد فرماتے ہیں کہ خاتم الرسُل جناب محمد پاک صلے اللہ علیہ وسلّم کی طرح خاتم الاولیاء جناب
عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا وجود مبارک بھی قدیم ہے' علم ولایت بالاصالت سوائے خاتم الرسُل صلی اللہ
وسلّم اور سوائے خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کے کوئی نہیں جانتا' جملہ رسُل علیہم السّلام کو علم ولایت خاتم
رضی اللہ عنہ پڑھاتے تھے اور اُس کے بعد خاتم الرسُل صلی اللہ علیہ وسلّم اُن کو علم شریعت پڑھا کر زمین
مبعوث فرماتے تھے' رسولوں سے کمتر درجہ والے یعنی انبیاء و ائمہ وصحابہ و اولیاء علیہم السّلام خاتم الاولیاء
سے کیسے بے نیاز ہو سکتے ہیں یعنی ان سب نے بھی علم ولایت خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی مشکوٰۃ سے حاصل
ہے۔ ائمہ اطہار اہلبیت علیہم السّلام سابقہ رسُل علیہم السّلام سے افضل ہیں۔" ائمہ وصحابہ" کے الفاظ اولیاء
سے علیحدہ لکھے گئے ہیں کہ بعض کم فہم اور کج فہم علما کہتے ہیں کہ "صحابہ" پر لفظ ولی کا عائد نہیں ہوتا۔ یہ
ہے۔ لفظ "اولیاء" میں "صحابہ" بھی داخل ہیں۔ فصوص کی عبارت سے ثابت ہُوا کہ خاتم الاولیاء جناب سید عبد القادر
جیلانی رضی اللہ عنہ جملہ اولیاء وصحابہ و ائمہ وسابقہ رسُل علیہم السّلام کے علم ولایت میں پیر و مُرشد ہیں اسی لئے
رب تعالیٰ نے جناب کو قرآن مجید میں "ولی مُرشد" کا خطاب دیا ہے کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ مَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ
فَھُوَ الْمُھْتَدِ وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا ۝ جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے وہی ہدایت پاتا
ہے اور جس کو وُہ گمراہ کرے وہ ولی مُرشد کو نہیں پاتا (سورۃ کہف)۔ آیت کریمہ کی تفسیر کے لئے ہماری تفسیر
جبری پڑھیئے اور اپنے قلوب کو صحیح عقائد کے نُور سے منوّر کیجئے۔ اگرچہ فص شیثی کا پُورا اقتباس کتاب فصوص
الحکم کے تحت درج کیا جائے گا لیکن قارئین کرام کی تشفّی کے لئے چند سطور درج کی جاتی ہیں: فَمِنَّا مَنْ جَھِلَ
فِیْ عِلْمِہٖ فَقَالَ وَالْعِجْزُ عَنْ دَرْکِ الْاِدْرَاکِ اِدْرَاکٌ وَ مِنَّا مَنْ عَلِمَ فَلَمْ یَقُلْ بِمِثْلِ ھٰذَا وَھُوَ
اَعْلَی الْقَوْلِ بَلْ اَعْطَاہُ الْعِلْمُ السُّکُوْتَ کَمَا اَعْطَاہُ الْعِجْزَ وَ ھٰذَا ھُوَ اَعْلٰی عَالِمٍ بِاللّٰہِ
وَلَیْسَ ھٰذَا الْعِلْمُ بِالْاَصَالَۃِ اِلَّا لِخَاتِمِ الرُّسُلِ وَخَاتِمِ الْاَوْلِیَاءِ وَمَا یَرَاہُ اَحَدٌ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ

وَالرُّسُلِ اِلَّا مِنْ مِشْكٰوةِ الرَّسُوْلِ الْخَاتِمِ وَلَا يَرَاهُ اَحَدٌ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ اِلَّا مِنْ مِشْكٰوةِ الْوَلِيِّ
الْخَاتِمِ حَتّٰى اَنَّ الرُّسُلَ لَا يَرَوْنَهٗ مَتٰى رَاَوْهُ اِلَّا مِنْ مِشْكٰوةِ خَاتِمِ الْاَوْلِيَاءِ فَاِنَّ الرِّسَالَةَ
وَالنُّبُوَّةَ اَعْنِيْ نُبُوَّةَ التَّشْرِيْعِ وَرِسَالَتَهٗ تَنْقَطِعَانِ وَالْوِلَايَةَ لَا تَنْقَطِعُ اَبَدًا فَالْمُرْسَلُوْنَ
مِنْ كَوْنِهِمْ اَوْلِيَاءَ لَا يَرَوْنَ مَا ذَكَرْنَاهُ اِلَّا مِنْ مِشْكٰوةِ خَاتِمِ الْاَوْلِيَاءِ فَكَيْفَ مَنْ دُوْنَهُمْ
مِنَ الْاَوْلِيَاءِ اِلَخ۔ اے عزیز! تو اعتراض کریگا کہ کتاب فصوص الحکم تو حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی رضی
اللہ عنہ کی تصنیف ہے۔ جواباً یہ مورِ مسکین عرض کرتا ہے کہ خطبۃ الکتاب پڑھیے اور انصاف کیجیے۔ چند سطور خطبہ
مبارک سے نقل کی جاتی ہیں اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مُبَشِّرَۃٍ
اُرِیْتُهَا فِی الْعَشْرِ الْاٰخِرِ مِنْ مُحَرَّمٍ سَنَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَسِتِّمِائَةٍ بِمَحْرُوْسَةِ دِمَشْقَ
وَبِيَدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابٌ فَقَالَ لِيْ هٰذَا كِتَابُ فُصُوْصِ الْحِكَمِ خُذْهُ وَاخْرُجْ
بِهٖ اِلَى النَّاسِ يَنْتَفِعُوْنَ بِهٖ لیکن حمد و نعت کے بعد پس تحقیق میں جناب رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم
کی زیارتِ پاک سے خواب میں مشرف ہوا۔ مجھے آپکی یہ زیارت مبارک ماہ محرم شریف کے اخیر عشرہ سنہ ۶۲۷
بیچ شہر دمشق کے اِس حال میں نصیب ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک میں ایک کتاب تھی حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا "یہ کتاب فصوص الحکم ہے اِس کو لے اور اِس کو لوگوں تک پہنچا تاکہ وہ اِس
سے فائدہ حاصل کریں۔" اِس میں تصریح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم خواب میں کتاب فصوص الحکم
حضرت شیخ الاکبر رضی اللہ عنہ کو اجمالاً دکھائی اور بعد میں خود بظاہر آپ کو تفصیلاً لکھائی۔ اقطاب عارفین رضی اللہ
عنہم کے نزدیک کتاب فصوص الحکم حدیثِ پاک کا ایک مقدس صحیفہ ہے۔ علماء کرام کی خدمت میں التماس
ہے کہ وہ کتاب مذکورہ کے جملہ اسرارات کو من و عن تسلیم کریں۔ جو شخص اِس کتاب کے ایک حرف پر بھی اعتراض
کرے وہ بدنصیب ہے۔ ہاں! اگر کوئی چیز سمجھ میں نہ آئے تو کسی عارف باللہ سے سمجھنے کی کوشش کرے۔
پس کلام فصوص سے ثابت ہوا کہ جمیع اولیاء و انبیاء اور رسل علیہم السلام نے علم ولایت خاتم الاولیاء
جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے پڑھا ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب خاتم الاولیاء جناب
عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا ظہور عنصری ہوا تو اُس وقت سابقہ انبیاء علیہم السلام تو دار آخرت میں پہنچ
ہوئے تھے، اب اُن کی خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی بارگاہ اقدس میں حاضری کیونکر ضروری تھی؟ جواباً عرض
ہوں کہ انبیاء علیہم السلام زندۂ جاوید ہوتے ہیں۔ اُن کے رحلت کر جانے کے بعد اُن کی شریعتیں تو منسوخ

ن کی ولایت ابدالآباد تک باقی ہے۔ چونکہ کمالاتِ الٰہیہ لامتناہی ہیں کما قال اللہ عزّ وجلّ کُلّ یَوم
ھو فی شأنٍ اللہ تعالیٰ ہر آن نئی شان میں ہیں اور ہر نئی شان عارف کو ایک نیا علم عطا کرتی ہے، اسلئے انبیاء
علیہم السلام اپنے علوم میں بعد از موت بھی ترقی کرتے رہتے ہیں۔ لہٰذا وُہ علمِ ولایت میں ترقی کے لئے خاتم الاولیاء
اللہ عنہ کی بارگاہِ اقدس میں حاضری دیتے تھے اور یہ سلسلہ ابدالآباد تک جاری رہے گا۔ پس قصیدہ شریف
اس پر دلالت کرتا ہے کہ ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افضل ترین ہستی جناب حضرت غوث
پاک رضی اللہ عنہ ہیں ۔

اَلْقَصِیْدَۃُ الْغَوْثِیَّۃ

سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِیْ

عشق و محبت نے مجھے وصل کے پیالے پلائے، پس میں نے اپنی شراب کو کہا کہ میری طرف لوٹ آ۔

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُئُوْسٍ
فَھِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

پیالوں میں بھری ہوئی وُہ شراب میری طرف دوڑی، پس میں اپنے احباب کے درمیان نشۂ شراب سے مست ہو گیا۔

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا
بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

میں نے تمام اقطاب کو کہا کہ آپ بھی عزم کرو اور میرے حال میں داخل ہو جاؤ یعنی میرے رنگ میں رنگے جاؤ کیونکہ آپ بھی میرے رفقا ہیں۔

وَھُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ
فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَا لِیْ

ہمت اور مستحکم ارادہ کرو اور جامِ معرفت پیو کہ تم میرے لشکری ہو، کیونکہ ساقیٔ قوم نے میرے لئے لبالب جام بھر رکھا ہے۔

شَرِبْتُمْ فَضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ
وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ

میرے مست ہونے کے بعد تم نے میری بچی کھچی شراب پی لی۔ لیکن میرے بلند مرتبے اور قرب کو نہ پا سکے۔

مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَّلٰکِنْ
مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَا زَالَ عَالِیْ

اگرچہ آپ سب کا مقام بلند ہے پھر بھی میرا مقام آپ کے مقام سے بلند تر ہے اور ہمیشہ بلند رہے گا۔